شوّالُ المکرّم ۱۴۳۹ھ
جون/جولائی 2018ء

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ

رمضان المبارک ہمیں نیکی و پرہیزگاری کا درس دیتا ہے لہٰذا رمضان شریف کے بعد بھی خوب خوب نیکیوں کا سلسلہ جاری رکھئے۔

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کا سفرِ یورپ

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا ابو اُسید عبید رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے 19 اپریل تا 11 مئی 2018ء یورپ کے مختلف ممالک (جرمنی، ناروے، یونان، اٹلی، اسپین، فرانس، ہالینڈ) کا سفر کیا جہاں آپ نے ● دعوتِ اسلامی کے مختلف مدنی کاموں میں شرکت فرمائی ● ہالینڈ میں بننے والے نئے مدنی مرکز سمیت مختلف ممالک کے مدنی مراکز کا مدنی دورہ فرمایا ● جرمنی کے شہر اوفن باخ میں نئے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا افتتاح فرمایا نیز جرمنی میں ہی شامی مہاجرین کے درمیان مدنی حلقے میں شُرکا کو مدنی پھولوں سے نوازا، آپ کی انفرادی کوشش کی بدولت تقریباً 7 اسلامی بھائیوں نے ایک مٹھی داڑھی سجانے کی نیت کی، جبکہ بعض اسلامی بھائیوں نے مدنی قافلے کے ہمراہ سفر کی سعادت بھی پائی۔ ● ناروے میں سنّتوں بھرے اجتماع میں ایک غیر مسلم نے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کے ذریعے قبولِ اسلام کی سعادت پائی جن کی اسلامی تربیت کا بھی سلسلہ کیا گیا۔ **کھانے پینے میں احتیاط** دورانِ سفر جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کی ایک ایسے گھر تشریف آوری ہوئی جہاں گھر کے سربراہ کا کچھ عرصے قبل انتقال ہوا تھا اور ان کے ورثا میں نابالغ بچے بھی شامل تھے، اہلِ خانہ نے خیر خواہی کا اہتمام بھی کیا تھا۔ جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت نے اس گھر میں کھانے پینے سے اجتناب فرمایا اور شرعی مسئلہ سمجھا کر جلد از جلد تقسیمِ وراثت کی ترغیب دلائی۔ **دعا کی برکت** یونان (Greece) میں جمعہ کے دن ایک گھر میں جانا ہوا۔ صاحبِ خانہ کے بھائی کو پولیس نے گرفتار کر لیا تھا۔ ان کی درخواست پر جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت نے دُعا فرمائی جس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ کچھ ہی دیر میں وہ چھوٹ کر آ گئے اور نمازِ جمعہ آپ کے ساتھ ہی ادا کی۔ **رکنِ شوریٰ کے تاثرات** اس سفر میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری بھی جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے آپ کے بارے میں جو تاثرات پیش کئے ان کا خلاصہ یہ ہے: ● امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے جوانی کے بیانات کی جھلک جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کے بیانات میں نظر آئی ● کسی ملک یا شہر میں جانے سے پہلے وہاں کے حالات اور پائی جانے والی برائیوں مثلاً سود، رشوت اور شراب وغیرہ کی معلومات کرتے پھر سنتوں بھرے بیان میں ان کی اصلاح کی کوشش فرماتے ● سفر میں بھی زبان اور آنکھوں کے قفلِ مدینہ کا اہتمام مثالی تھا ● دورانِ سفر، سفر کی دُعا پڑھواتے، احتیاطی توبہ و استغفار اور تجدیدِ ایمان کرواتے، تلاوت و نعت نیز اَوْرَاد و وظائف میں مشغولیت اور واٹس ایپ پر آنے والے پیغامات کا جوابات دیتے ● قیام گاہ پر W.C.، کموڈ یا شاور کا رُخ غلط ہوتا تو میزبان کو شرعی مسئلہ بتا کر ہاتھوں ہاتھ درست کرنے کی ترغیب دلاتے ● سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی حلقوں وغیرہ میں وقت کی پابندی فرماتے ● 12 مدنی کاموں کی خوب ترغیب دلاتے ● اسلامی بھائیوں سے ملاقات میں ملنساری، دلجوئی کے نظارے ہوتے ● دُکھیاروں کے لئے دُعا کرتے اور ضرورتاً تعویذات عطا فرماتے ● اندازے اور اٹکل سے شرعی مسئلہ بیان کرنے یا حدیثِ پاک کی شرح کرنے سے اِجتناب فرماتے ● باجماعت فرض نمازوں کے علاوہ تہجد، اشراق اور چاشت کا بھی اہتمام فرماتے ● خود بھی فکرِ مدینہ کرتے اور اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلاتے ● ملاقات کرنے والے اسلامی بھائیوں میں سے کسی نے لاکٹ، چھلّا یا ناجائز انگوٹھی پہنی ہو تو شرعی مسئلہ بتا کر توبہ کروا دیتے ● سنّتوں بھرے بیانات اور انفرادی کوشش میں گاہے بگاہے تذکرۂ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے۔

تو سدا رہے سلامت، تجھ پر ہو ربّ کی رحمت
اے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت، اے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت

شوّالُ المکرّم ۱۴۳۹ھ جلد:2
جون/جولائی 2018ء شمارہ:7

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ:35 رنگین:60
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ:800 رنگین:1100
مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:
سادہ:421 رنگین:720
☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کرواکر سال بھر کے لئے 12 کوپن حاصل کریں اور ہر ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کرواکر اپنا شمارہ وصول فرمائیں۔
ممبر شپ کارڈ(Member Ship Card)
12 شمارے رنگین:725 12 شمارے سادہ:425
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
OnlySms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس
ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ
پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران باب المدینہ کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp:+923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

اس شمارے کی شرعی تفتیش دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) کے حافظ محمد جمیل عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے فرمائی ہے۔

https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضان مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

قرآن وحدیث

فیضانِ امیرِ اہلِ سنت

دارالافتاء اہلِ سنت

مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کے لئے

مضامین

تاجروں کے لئے

اسلامی بہنوں کے لئے

بزرگانِ دین کی سیرت

متفرق

صحت وتندرستی

قارئین کے صفحات

اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:
جو مجھ پر شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ سو بار دُرُود شریف پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور تیس دُنیا کی۔ (شعب الایمان، 3/111، حدیث: 3035)

حمد / مناجات

یارَبّ! پھر اوج پر یہ ہمارا نصیب ہو

یارَبّ! پھر اَوج پر یہ ہمارا نصیب ہو
سُوئے مدینہ پھر ہمیں جانا نصیب ہو

مکّہ بھی ہو نصیب مدینہ نصیب ہو
دشتِ عرب نصیب ہو صَحرا نصیب ہو

حج کا سفر پھر اے مِرے مولیٰ نصیب ہو
عَرَفات کا مِنیٰ کا نَظارہ نصیب ہو

مکّے میں اُن کی جائے وِلادت پہ یاخُدا
پھر چشمِ اشکبار جَمانا نصیب ہو

کردوں میں کاش! جالیوں پر اپنی جاں فِدا
رَوضے کا ان کے جس گھڑی جلوہ نصیب ہو

ہِجرِ رسول میں ہمیں یارَبِّ مصطفےٰ
اے کاش! پُھوٹ پُھوٹ کے رونا نصیب ہو

عطّار کی ہو حاضِری ہر سال یاخدا
آخر کو طیبہ میں اسے مرنا نصیب ہو

وسائلِ بخشش (مُرمَّم)، ص89
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت / استغاثہ

ماہِ طیبہ نَیّرِ بطحا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّم

ماہِ طیبہ نَیّرِ بطحا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّم
تیرے دَم سے عالَم چمکا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّم

تُو ہے نائبِ ربِّ اکبر، پیارے ہر دم تیرے در پر
اہلِ حاجت کا ہے میلہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّم

ہر شے میں ہے تیرا جلوہ، تجھ سے روشن دین و دنیا
بانٹا تُو نے نور کا باڑا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّم

تُو چاہے وہ جو ربّ چاہے، رَبّ چاہے وہ جو تو چاہے
چاہا تیرا رَبّ کا چاہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّم

جتنے سلاطیں پہلے آئے، سکّے ان کے ہوگئے کھوٹے
جاری رہے گا سکّہ تیرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّم

رافع تم ہو دافع تم ہو، نافع تم ہو شافع تم ہو
رنج و غم کا پھر کیا کھٹکا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّم

حاضرِ در ہے نوری مُضطَر، آپکا یہ مَورُوثی ثناگر
ابنِ رضا ہے خواہاں رضا کا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّم

سامانِ بخشش، ص95
از مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضاخان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن

منقبت

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری
رَہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری

علم میں بَحْرِ رَواں احمد رضا خاں قادری
دین میں گوہرِ فشاں احمد رضا خاں قادری

تیرا علم و فضل و شان و شوکت و جاہ و حشم
شَشْ جِہت پر ہے عَیاں احمد رضا خاں قادری

ہے عرب کے عالِموں کا مَدح خواں سارا جہاں
اور وہ تیرے مَدح خواں احمد رضا خاں قادری

روز افزوں حشر تک یارَبّ ترقّی پر رہے
لہلہاتا بوستاں احمد رضا خاں قادری

تیرے صدقہ میں خدا چاہے تو پائینگے غلام
گل وہاں باغِ جِناں احمد رضا خاں قادری

دے مبارکباد انکو قادری رضوی جمیؔل
جن کے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری

قبالۂ بخشش، ص190
از مَدّاحُ الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی

دعا کی عظمت و فضیلت اور حکمتیں

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ترجمہ: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

(پ24، المؤمن:60)

تفسیر اس آیت میں لفظ ”اُدْعُوْنِیْ“ کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد ”دُعا“ ہے۔ معنیٰ یہ ہوا کہ اے لوگو! مجھ سے دعا کرو، میں اسے قبول کروں گا، اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد ”عبادت“ ہے۔ معنیٰ یہ ہوا کہ تم میری عبادت کرو، میں تمہیں ثواب دوں گا۔ (تفسیر کبیر، 350/13)

دُعا ایک عظیم الشان عبادت ہے جس کی عظمت و فضیلت پر بکثرت آیاتِ کریمہ اور احادیثِ طیبہ وارِد ہیں۔ دعا کی نہایت عظمت میں ایک حکمت یہ ہے کہ دُعا اللہ تعالیٰ سے ہماری محبت کے اِظہار، اُس کی شانِ اُلوہیت کے حضور ہماری عبدیت کی علامت، اُس کے علم و قدرت و عطا پر ہمارے توکل و اعتماد کا مظہر اور اُس کی ذاتِ پاک پر ہمارے ایمان کا اقرار و ثبوت ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا خالق، مالک، رازق ہے۔ وہ رَبُّ الْعَالَمِیْن، اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن، اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن اور مَالِكُ الْمُلْك ہے۔ تمام عزتیں، عظمتیں، قدرتیں، خزانے، ملکیتیں، بادشاہتیں اسی کے پاس ہیں۔ سب کا داتا اور داتاؤں کا داتا وہی ہے۔ ساری مخلوق اسی کی بارگاہ کی محتاج اور اسی کے دربار میں سوالی ہے جبکہ وہ عظمتوں والا خدا بے نیاز، غنی، بے پروا اور تمام حاجتوں سے پاک ہے۔ ہاں وہ جواد و کریم ہے، بخششیں فرماتا اور جود و کرم کے دریا بہاتا ہے۔ ایک ایک فردِ مخلوق کو اربوں خزانے عطا کر دے تب بھی اس کے خزانوں میں سوئی کی نوک برابر کمی نہ ہو گی اور کسی کو کچھ عطا نہ کرے تو کوئی اس سے چھین نہیں سکتا۔ وہ کسی کو دینا چاہے تو کوئی اُسے روک نہیں سکتا ہے اور وہ کسی سے روک لے، تو کوئی اُسے دے نہیں سکتا۔

جب ہم دُعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہی عقیدہ و ایمان ہمارے دل و دماغ میں شعوری یا لاشعوری طور پر موجود ہوتا ہے جو الفاظ و کیفیات کی صورت میں دُعا کے سانچے میں ڈھل جاتا ہے۔ اس حکمت کو سامنے رکھ کر غور کر لیں کہ جب دُعا اِس قدر عظیم عقیدے کا اِظہار ہے تو کیوں نہ اعلیٰ درجے کی عبادت بلکہ عبادت کا مغز قرار پائے۔ اِس تقریر کو سامنے رکھ کر دُعا کے فضائل پڑھئے اور رحمتِ خداوندی پر جھومئے چنانچہ **”دُعا“ کے فضائل** کے متعلّق چند احادیثِ کریمہ ملاحظہ فرمائیں:

❀ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز دُعا سے بزرگ تر نہیں۔

(ترمذی، 243/5، حدیث:3381)

❀ دُعا مصیبت و بلا کو اُترنے نہیں دیتی۔

(مستدرک، 162/2، حدیث:1856)

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

❀ دُعا مسلمانوں کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے۔ (مستدرک، 2/162، حدیث:1855)

❀ دعا کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (ترمذی، 5/318،حدیث: 3551)

❀ دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی، 5/243، حدیث:3382)

❀ اللہ تعالٰی دعا کرنے والے کے ساتھ ہوتا ہے۔ (مسلم،ص:1442،حدیث: 2675)

❀ جو بلا اتر چکی اور جو نہیں اتری، دعا ان سے نفع دیتی ہے۔ (ترمذی، 5/322،حدیث:3559)

❀ دعا رحمت کی چابی ہے۔(الفردوس، 2/224،حدیث:3086)

❀ دعا قضا کو ٹال دیتی ہے۔(مستدرک، 3/548،حدیث:6038)

❀ دعا بلا کو ٹال دیتی ہے۔ (کنزالعمال، 2/63،حدیث:3121)

❀ جسے دعا کرنے کی توفیق دی گئی اس کے لئے رحمت کے دروزے کھول دیئے گئے۔(ترمذی، 11/459، حدیث:3471)

مفسرین نے دعا قبول ہونے کی چند شرائط و آداب ذِکر فرمائے ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ

❀ دعا مانگنے میں اخلاص ہو۔

❀ دعا مانگتے وقت دل دعا کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف مشغول نہ ہو۔

❀ ناجائز و گناہ کی دعا نہ مانگی جائے۔

❀ دعا مانگنے والا اللہ تعالٰی کی رحمت پر یقین رکھتا ہو۔

❀ اگر دعا کی قبولیت ظاہر نہ ہو تو وہ شکایت نہ کرے کہ میں نے دعا مانگی لیکن وہ قبول نہ ہوئی۔

جب ان شرطوں کو پورا کرتے ہوئے دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول ہوتی ہے لیکن یہ ذہن میں رکھیں کہ قبولیتِ دعا کا اصل معنٰی ہے کہ بندے کی پکار پر اللہ تعالٰی کا اُسے ”لَبَّيْكَ عَبْدِي“ فرمانا۔ یہ ضروری نہیں کہ جو مانگا وہ مل جائے بلکہ مانگنے پر کچھ ملنے کا ظہور دوسری صورتوں میں بھی ہو سکتا ہے: مثلاً اُس دعا کے مطابق گناہ معاف کردیئے جائیں یا آخرت میں اس کے لئے ثواب ذخیرہ کر دیا جائے یا اصل مانگی ہوئی شے کی جگہ اس سے بہتر چیز عطا کر دی جائے یا اُس دعا میں مانگی ہوئی چیز بندے کی زیادہ ضرورت کے وقت تک مؤخر کر دی جائے۔

دعا مانگ کر نتیجہ اللہ تعالٰی کے ذمہ کرم پر چھوڑ دینا چاہیے کہ رحمٰن و رحیم خدا ہمارے ساتھ وہی معاملہ فرمائے جو ہمارے حق میں بہتر ہے۔ قضائے الٰہی پر راضی رہنا بہت اعلیٰ مرتبہ ہے اور حقیقت میں ہمارے لئے یہی مفید تر ہے کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے جبکہ خدا کا علم لامتناہی و محیط ہے۔ بارہا ہم اپنی کم علمی سے کوئی چیز مانگتے ہیں لیکن اللہ تعالٰی اپنی مہربانی سے ہمیں منہ مانگی چیز نہیں دیتا کیونکہ وہ چیز ہمارے حق میں نقصان دہ ہوتی ہے، مثلاً: بندہ مال و دولت کی دعا کرتا ہے لیکن وہ اس کے ایمان کیلئے خطرناک ہوتی ہے یا آدمی تندرستی و عافیت کا سوال کرتا ہے لیکن علمِ الٰہی میں دنیا کی تندرستی آخرت کے نقصان کا باعث ہوتی ہے۔ تو یقیناً ایسی دعا قبول نہ کرنا بندے کیلئے زیادہ اچھا ہے۔

نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعائیں بہت جامع ہیں۔ ان میں سے کچھ اپنے لئے منتخب کرلیں تو بہت عمدہ ہے۔ ایک جامع دعا یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اے اللہ! مجھے ایمان و تقویٰ، صحت و عافیت، خوشیوں اور خوشحالیوں والی لمبی زندگی عطا فرما۔ جان، مال، عزت اور اہلِ خانہ کے حوالے سے برے وقت اور آزمائش سے محفوظ فرما۔ عافیت کے ساتھ ایمان پر خاتمہ، نزع میں آسانی، قبر و جہنم کے عذاب سے حفاظت، محشر کی گھبراہٹ سے امن اور جنت الفردوس میں بے حساب داخلہ عطا فرما۔ یہ سب دعائیں میرے ماں باپ، بیوی بچوں اور بہن بھائیوں کے حق میں قبول فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حدیث شریف اور اس کی شرح

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی شان

ابو سلمان عطاری مدنی*

نبیِّ غیب دان، رسولِ ذیشان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ یعنی میرے صحابہ کو برا نہ کہو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُحُد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو میرے صحابہ میں سے کسی ایک کے نہ مُد کو پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی مُد کے آدھے کو۔ (بخاری، 2/522، حدیث:3673)

شرح شریعت میں صحابی وہ انسان ہے جو ایمان کی حالت میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہوا۔ (اشعۃ اللمعات، 4/641) قراٰن و حدیث اور تمام شرعی احکام ہم تک پہنچنے کا واحد ذریعہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی درس گاہ کے صادق و امین اور متقی و پرہیزگار صحابۂ کرام ہیں، اگر مَعَاذَ اللہ ان ہی سے امانت و دیانت اور شرافت و بزرگی کی نفی کر دی جائے تو سارے کا سارا دین بے اعتبار ہو کر رہ جائے گا، اس لئے اس حدیثِ پاک میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے صحابہ کی عظمت کو یوں بیان فرمایا کہ ان کی برائی کرنے سے منع فرمایا اور ان کے صدقہ و خیرات کی اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبولیت کو بھی ذکر فرمایا چنانچہ

(لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي) حدیثِ پاک کے اس حصّے کے تحت فقیہ و محدّث علّامہ ابن الملک رومی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی (وفات:854ھ) فرماتے ہیں: اس میں صحابہ کو بُرا کہنے سے منع کیا گیا ہے، جمہور (یعنی اکثر علما) فرماتے ہیں: جو کسی ایک صحابی کو بھی بُرا کہے اسے تعزیراً سزا دی جائے گی۔
(شرح مصابیح السنۃ، 6/395، تحت الحدیث:4699)

(فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ۔۔۔) شارحین نے اگرچہ اس کی مختلف وجوہات بیان فرمائی ہیں لیکن شارحِ بخاری امام احمد بن اسماعیل کورانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی (وفات:893ھ) فرماتے ہیں: سیاقِ کلام سے پتا چلتا ہے کہ صحابۂ کرام کو یہ مقام نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبت کے شرف کی وجہ سے ملا ہے۔
(الکوثر الجاری، 6/442، تحت الحدیث:3673)

شارحِ حدیث حضرت علامہ مُظہر الدین حسین زیدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی (وفات:727ھ) اسی حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: صحابہ کی فضیلت محض "رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبت" اور "وحی کا زمانہ پانے" کی وجہ سے تھی، اگر ہم میں سے کوئی ہزار سال عُمر پائے اور تمام عُمر اللہ پاک کے عطا کردہ احکام کی بجا آوری کرے اور منع کردہ چیزوں سے بچے بلکہ اپنے وقت کا سب سے بڑا عابد بن جائے تب بھی اس کی عبادت رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبت کے ایک لمحہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتی۔
(المفاتیح فی شرح المصابیح، 6/286، تحت الحدیث:4699)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: یعنی میرا صحابی قریباً سواسیر جَو خیرات کرے اور ان کے علاوہ کوئی مسلمان خواہ غوث و قطب ہو یا عام مسلمان پہاڑ بھر سونا خیرات کرے تو اس کا سونا قربِ الٰہی اور قبولیت میں صحابی کے سواسیر کو نہیں پہنچ سکتا، یہ ہی حال روزہ، نماز اور ساری عبادات کا ہے۔ جب مسجدِ نبوی کی نماز دوسری جگہ کی نمازوں سے پچاس ہزار گُنا ہے تو جنہوں نے حضورِ اکرم (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا قُرب اور دیدار پایا ان کا کیا پوچھنا اور ان کی عبادات کا کیا کہنا! یہاں قربِ الٰہی کا ذکر ہے۔ مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضراتِ صحابہ

*ذمہ دار شعبہ فیضانِ صحابہ و اہلبیت
المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

کا ذکر ہمیشہ خیر سے ہی کرنا چاہئے کسی صحابی کو ہلکے لفظ سے یاد نہ کرو۔ یہ حضرات وہ ہیں جنہیں رب نے اپنے محبوب کی صحبت کے لئے چُنا، مہربان باپ اپنے بیٹے کو بُروں کی صحبت میں نہیں رہنے دیتا تو مہربان رَبّ نے اپنے نبی کو بُروں کی صحبت میں رہنا کیسے پسند فرمایا؟ (مراٰۃ المناجیح، 8/335)

سب صحابہ سے محبت کا انعام

حضرت عبدالرحمٰن بن زید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والد فرماتے ہیں: میں چالیس ایسے تابعینِ عظام کو ملا جو سب ہمیں صحابۂ کرام سے یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو میرے تمام صحابہ سے محبت کرے، ان کی مدد کرے اور ان کے لئے اِسْتغفار کرے تو اللہ پاک اُسے قیامت کے دن جنّت میں میرے صحابہ کی مَعِیَّت (یعنی ہمراہی) نصیب فرمائے گا۔
(شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ، 2/1063، حدیث:2337)

شرفِ صحابیت کا لحاظ لازم ہے

خوب یاد رکھئے! صحابیت کا عظیم اعزاز کسی بھی عبادت و ریاضت سے حاصل نہیں ہوسکتا لہٰذا اگر ہمیں کسی مخصوص صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فضیلت کے بارے میں کوئی روایت نہ بھی ملے تب بھی بلاشک وشبہ وہ صحابی محترم و مُکرّم اور عظمت و فضیلت کے بلند مرتبے پر فائز ہیں کیونکہ کائنات میں مرتبۂ نبوت کے بعد سب سے افضل و اعلیٰ مقام و مرتبہ صحابی ہونا ہے۔ صاحبِ نبراس علّامہ عبدالعزیز پرہاروی چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: یادرہے! حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی تعداد سابقہ انبیائے کرام کی تعداد کے موافق (کم و بیش) ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے مگر جن کے فضائل میں احادیث موجود ہیں وہ چند حضرات ہیں اور باقی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی فضیلت میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صحابی ہونا ہی کافی ہے کیونکہ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبتِ مبارکہ کی فضیلتِ عظیمہ کے بارے میں قراٰنِ مجید کی آیات اور احادیثِ مبارکہ ناطق ہیں، پس اگر کسی صحابی کے فضائل میں احادیث نہ بھی ہوں یا کم ہوں تو یہ ان کی فضیلت و عظمت میں کمی کی دلیل نہیں ہے۔
(النّاھیۃ، ص38 مفہوماً)

سارے صحابہ عادل ہیں

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی فضیلت کیلئے یہ ایک ہی آیت کافی ہے: ﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ(۱۰۰)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔
(پ11، التوبۃ:100)

علّامہ ابوحیّان محمد بن یوسف اندلسی علیہ رحمۃ اللہ القوی (وفات:745 ہجری) فرماتے ہیں: وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ سے مراد تمام صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان ہیں۔ (تفسیر البحر المحیط، 5/96، تحت الآیۃ المذکورۃ)

یاد رہے! سارے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم عادل ہیں، جنّتی ہیں ان میں کوئی گناہ گار اور فاسق نہیں۔ جو بدبخت کسی تاریخی واقعہ یا روایت کی وجہ سے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم میں سے کسی کو فاسق ثابت کرے، وہ مَرْدُود ہے کہ اس آیت کے خلاف ہے۔ ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ درج ذیل حدیثِ پاک کو دل کی نظر سے پڑھ کر عبرت حاصل کرنے کی کوشش کرے، چنانچہ حضرت عبدُاللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ (رضی اللہ تعالٰی عنہم) کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو۔ میرے بعد انہیں نشانہ نہ بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بُغض رکھا تو اس نے میرے بُغض کی وجہ سے ان سے بُغض رکھا اور جس نے انہیں ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ پاک کو ایذا دی اور جس نے اللہ پاک کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ پاک اس کی پکڑ فرمالے۔
(ترمذی، 5/463، حدیث:3888، صراط الجنان، 4/219)

اسلامی عقائد و معلومات

حشر و نشر کیا ہے؟

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

حَشر و نَشر کسے کہتے ہیں؟ ”نَشر“ کا معنیٰ ہے موت کے بعد مخلوق کو زندہ کرنا جبکہ ”حَشر“ کا معنیٰ ہے انہیں میدانِ حساب اور پھر جنّت و دوزخ کی طرف لے جانا۔(المسامرۃ بشرح المسایرۃ، ص250) **انکار کرنے والے کا حکم** حشر ونشر کا عقیدہ ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ اس بات پر اُمّت کا اجماع ہے کہ حشر و نشر کا انکار کرنے والا کافر ہے۔(المعتقد المنتقد مع المعتمد، ص327ملخصاً) **حشر کس کا ہوگا؟** حشر صرف رُوح کا نہیں بلکہ روح اور جسم دونوں کا ہے، جو کہے صرف رُوحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے وہ بھی کافر ہے۔ دنیا میں جو رُوح جس جسم کے ساتھ متعلّق تھی اُس رُوح کا حشر اُسی جسم میں ہوگا، یہ نہیں کہ کوئی نیا جسم پیدا کرکے اس کے ساتھ روح متعلّق کر دی جائے۔ (بہارِ شریعت، 1/130) **جنہیں جانوروں نے کھالیا** مرنے کے بعد جسم کے اجزا اگرچہ بِکھر گئے ہوں یا مختلف جانوروں کی غذا بن گئے ہوں اللہ پاک ان سب اَجزا کو جمع فرماکر قِیامت کے دن اُٹھائے گا۔ (بہارِ شریعت، 1/130ملخصاً) **کیا سب بے لباس ہوں گے؟** نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں، ناختنہ شُدہ اُٹھیں گے۔ (مسلم، ص1172، حدیث:7198) **ضَروری وضاحت** یاد رہے! یہ خطاب اُمّت کو ہے جس کا ظاہر یہ ہے کہ حضراتِ انبیاءِ کرام (علیہم السَّلام) سب مُستثنیٰ (یعنی اس سے الگ) ہیں اور وہ سب بِفَضْلِہٖ تعالیٰ لباس میں ہوں گے۔ (فتاویٰ نوریہ، 5/125) حضرتِ سیِّدُنا امام بیہقی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے مختلف روایات میں یوں تَطبیق بیان فرمائی ہے کہ کچھ لوگ بے لباس ہوں گے جبکہ بعض لوگوں نے لباس پہنے ہوں گے۔ (تفسیر مظہری، پ8، الاعراف، تحت الآیۃ:29، 3/363) فقیہِ اعظم حضرت علّامہ مفتی محمد نوراللہ نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنِی فرماتے ہیں: سب صحابۂ کرام اور اولیاءِ عظام بھی لباس میں ہوں گے۔ نیز شہید اور خواص مؤمنین لباس میں ہوں گے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے: فتاویٰ نوریہ، 5/129) **حشر میں لوگوں کی حالتیں** حضرت علّامہ ابراہیم بیجوری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حشر میں لوگوں کے مَرتبے جُدا جُدا ہوں گے: مُتّقی سُوار ہوں گے، تھوڑے عمل والے لوگ پیدل ہوں گے جبکہ کافر منہ کے بل چلتے ہوں گے۔(تحفۃ المرید، ص407) نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا گیا کہ کافر مُنہ کے بل کیسے چلیں گے؟ تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس ذات نے انہیں قدموں پر چلایا وہ منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔ (ترمذی، 5/96، حدیث: 3153) کسی کو ملائکہ گھسیٹ کر لے جائیں گے، کسی کو آگ جمع کرے گی (یعنی میدانِ محشر میں لے جائے گی)۔ (بہارِ شریعت، 1/131) **سب سے پہلے!** ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب سے پہلے قبرِ انور سے یوں باہر تشریف لائیں گے کہ دَہنے ہاتھ میں حضرتِ سیِّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ہاتھ اور بائیں ہاتھ میں حضرتِ سیِّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ہاتھ ہوگا۔ (ترمذی، 5/378، حدیث:3689ماخوذاً) پھر مکۂ مُعظّمہ و مدینۂ طیبہ کے مَقابِر (قبرستانوں) میں جتنے مسلمان دَفن ہیں، سب کو اپنے ساتھ لے کر میدانِ حشر میں تشریف لے جائیں گے۔ (ترمذی، 5/388، حدیث:3712ماخوذاً) پھر اہلِ شام اور باقی لوگ اپنی اپنی قبروں

*رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

سے باہر آئیں گے۔(شرح الصاوی علی جوھرۃ التوحید،ص373) **حشر کہاں ہوگا؟** یہ میدانِ حشر ملکِ شام کی زمین پر قائم ہوگا۔ زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اِس کنارہ پر رائی کا دانہ گِر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے۔(بہارِ شریعت،1/132) **زمین بدل دی جائے گی** قراٰنِ پاک میں ارشاد ہے: ﴿یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جس دن بدل دی جائے گی زمین اِس زمین کے سوا اور آسمان۔(پ13،ابراھیم:48) اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں ذکر کئے جانے والے مختلف اقوال کے بارے میں امام جلالُ الدّین عبدالرحمٰن سُیوطی علیہ رحمۃ اللہ القوی حافظ ابنِ حجر عسقلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی سے یوں نقل فرماتے ہیں: زمین کا روٹی ہونا، غبار والا ہونا اور آگ بن جانا جو احادیث میں آیا ہے اس میں کوئی مُنافات (ٹکراؤ) نہیں، بلکہ ان کو اس طرح جمع کیا جاسکتا ہے کہ بعض زمین کے ٹکڑے روٹی، بعض غبار، اور بعض آگ ہوجائیں گے اور آگ ہونے والا قول سمندر کی زمین کے ساتھ خاص ہے (کہ سمندر کی زمین آگ کی ہوجائے گی)۔(البدور السافرۃ،ص53) تفسیرِ مظہری میں ہے: ہوسکتا ہے کہ مؤمنین کے قدموں کی جگہ روٹی ہوجائے اور کفّار کے قدموں کی جگہ غُبار والی اور آگ والی ہوجائے۔

(تفسیر مظہری، پ13،ابراھیم، تحت الآیۃ:48،5/149)

مدنی رسائل کے مطالعہ کی دھوم دھام

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپریل/مئی 2018ء میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ **"امامِ اعظم کی وَصِیَّتیں"** (کم از کم ص4 تا 43) پڑھ یا سُن لے اُس کو اپنا مقبول بندہ بنا لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 67632 اسلامی بھائیوں جبکہ تقریباً 109533 اسلامی بہنوں نے یہ رسالہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ (2) یااللہ! جو **"اَخبار کے بارے میں سُوال جواب"** نامی رسالے کے 59 صَفحات کا مُطالَعہ کرے، دنیا و آخرت میں اُس کے عیب چُھپا۔ **کارکردگی:** تقریباً 43807 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 81088 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (3) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ **"ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی"** کے 24 صَفحات پڑھ یا سُن لے اُس کے گھرانے کو ناچاقیوں سے محفوظ رکھ۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 61340 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 112753 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (4) یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رسالہ **"بدگمانی"** کے 53 صَفحات پڑھ یا سُن لے اُس کی ہمیشہ بدگمانی کی آفت سے حفاظت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 16729 اسلامی بھائیوں اور تقریباً 97070 اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کرنے کی سعادت پائی۔

اِصلاح کا ایک انداز

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے یکم (1st) ذوالحجۃ الحرام1430ھ کو المدینۃ العلمیہ کے شعبہ اصلاحی کُتُب کے ذمّہ دار اسلامی بھائی کے نام مکتوب دیا، جس میں یہ بھی تھا: ”انفرادی کوشِش“ کتاب، جستہ جستہ دیکھنے کی سعادت ملی، مَا شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 25 حکایات کے علاوہ[1] اکثر مواد بہت بہترین ہے۔ تَقَبَّلَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول فرمائے) عرض یہ ہے کہ انفرادی کوشش کا عملی طریقہ جس میں پہلی ہی ملاقات میں اجتماع، مدنی انعامات اور مدنی قافلے میں سفر پر آمادہ کرنے کی ترکیب بیان کی گئی ہے، کیا ایسا ہی کرنا ہوگا؟ جو بمشکل اجتماع کیلئے ہاں کرے اُس کو مزید مَدَنی انعامات اور مدنی قافلے کیلئے بھی ہاں کہلوالیں گے تو کیا وہ راتوں رات باریش و باعمامہ اسلامی بھائی بن کر مدنی کاموں میں مشغول ہوجائے گا؟ کہیں گھبرا کر بھاگ تو نہیں جائے گا؟ ناقص مشورہ ہے، جب بھی کوئی تنظیمی مواد لکھا جائے تو چھاپنے سے پہلے کم و بیش دو یا تین ایسے اسلامی بھائیوں کو پڑھا دیا جائے جو عوام میں رہ کر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرتے ہوں، محسوس نہ فرمایئے گا، جذبہ اور چیز ہے اور تجربہ اور چیز! اگر نگرانِ شوریٰ نظرِ ثانی کے لئے راضی ہوں تو مدینہ مدینہ، ورنہ اراکینِ شوریٰ حاجی امین، حاجی زَم زَم، امین قافلہ وغیرہ کے پیچھے لگ کر ترکیب بنوائی جائے کیونکہ جو "المدینة العلمیة" کی طرف سے چھپ گیا وہ چُھپ نہیں سکتا، گویا وُہی طریقِ کار مانا جاتا ہے۔ ایک بار پھر اپنی اس جسارت پر ہاتھ جوڑ کر معافی کا طلبگار ہوں، میں مکمّل دیکھنے سے محروم رہا ہوں ہوسکتا ہے کہ آگے پیچھے وضاحتیں ہوں یا میں سمجھا ہی غلط ہوں، دل بڑا رکھئے گا۔ وَالسَّلَام مَعَ الْاِکْرَام

مدنی اسلامی بھائی کے جواب کے اقتباسات

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ! اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن فرماتے ہیں: ”اِنصاف پسند تو اس کے ممنون ہوتے ہیں جو انہیں صواب (یعنی دُرُستی) کی راہ بتائے نہ یہ کہ بات سمجھ لیں، جواب نہ دے سکیں اور بتانے سے رنجیدہ ہوں۔“ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص220) میں نہایت شرمندگی کے ساتھ اِعتراف کرتا ہوں کہ یہ غَلَطیاں میری ہی ہیں، معافی کا خواستگار ہوں۔ انفرادی کوشش کی مثال میں آپ کی مَنْشاء کے مطابق تبدیلی ہوجائے گی۔ آپ نے جن اسلامی بھائیوں کے نام لکھے ہیں، ان میں سے سب سے زیادہ رابطہ حاجی زم زم رضا عطاری سلّمہ البارِی[2] سے ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ان سے مشاورت اور اصلاح کا سلسلہ رہتا ہے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دیگر سے بھی درخواست کرکے ترکیب بنالیا کروں گا۔[3] پیارے باپا جان! آپ نے لکھا ہے: ”محسوس نہ فرمایئے گا!“ یہ آپ کی اصاغر نوازی ہے کہ اتنے خوبصورت پیرائے میں اصلاح فرمانے کے باوجود یہ فرمارہے ہیں! میٹھے باپا جان! اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے وہ دن نہ دکھائے کہ میں آپ کی کسی بات کو مَنْفی انداز میں دل پر لے لوں۔ آپ میرے پیر و مُرشِد ہیں، میرا کان پکڑ کر یا بالفرض پٹائی کرکے بھی کوئی بات سمجھائیں گے تو میرا ضمیر مطمئن رہے گا اور دل اس بات پر خوش ہوگا کہ میرے پیر نے میری طرف توجہ فرمائی ہے! رہا نفس تو یہ کب کسی کا بھلا چاہتا ہے! اس کی شرارتوں سے اللہ بچائے۔ یہ دُنیا تو ”چار دن کی بہار“ ہے وقتِ نزع اور قبر و حشر میں بھی میری خیر خواہی فرمایئے گا، میں کیسا بھی سہی! آپ کی کماحَقُّہٗ پیروی کرنے میں ناکام ضَرور ہوں مگر غدّار نہیں وفادار ہوں اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ رہوں گا۔ آپ کا:۔۔۔۔مَدَنی

(1) دراصل یہ 25 حکایات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی انفرادی کوشش کی ہیں، غالباً اس لئے ان کا اِستثنا فرمایا۔ (2) آہ! ان کا 21 ذوالقعدہ 1433ھ بمطابق 8 اکتوبر 2012ء کو وصال ہوگیا ہے۔ (3) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! کئی سال سے المدینۃ العلمیہ سے چھپنے والی تحریروں کی تنظیمی اعتبار سے بھی تفتیش کی جاتی ہے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

اِنعام الحق نام رکھنا کیسا؟

سوال: انعام الحق نام رکھنا کیسا ہے؟

جواب: دُرست ہے، اس کا معنٰی ہے اللہ پاک کا انعام۔ (نام رکھنے کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”نام رکھنے کے احکام“ پڑھئے۔)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

نیک اولاد جنت میں ماں باپ کے ساتھ رہے گی

سوال: جنّت میں ماں باپ اپنی اولاد کو پہچانیں گے یا نہیں؟

جواب: بالکل پہچانیں گے، اللہ کریم قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی۔ (پ27، الطور:21) خزائنُ العرفان میں ہے: جنّت میں اگرچہ باپ دادا کے دَرَجے بُلند ہوں تو بھی ان کی خوشی کے لئے ان کی اولاد ان کے ساتھ ملا دی جائے گی۔ (خزائن العرفان، ص966)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

”درودِ پاک“ کو بطورِ مہر مقرر کرنا کیسا؟

سوال: کیا نکاح میں ”درودِ پاک“ بطورِ مہر مقرر کرسکتے ہیں؟

جواب: نہیں کرسکتے بلکہ شریعت نے جو مہر مقرر کیا ہے اسے ادا کرنا واجب ہے۔ مہر کم اَز کم دس درہم (یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ (30.618 گرام) چاندی یا اس کی قیمت یا اس قیمت کا کوئی سامان) ہے، اس سے کم نہیں ہوسکتا۔ (بہارِ شریعت، 2/64، 65 ماخوذاً) زیادہ مہر مقرر کرنا جائز ہے اگرچہ بہتر کم مہر ہے یا اتنا مہر کہ جس کی ادائیگی آسان ہو۔ (صراط الجنان، 2/168)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

مچھر کے خون چوسنے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

سوال: مچھر، پِسّو یا کھٹمل نے خون چُوسا تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: نہیں ٹوٹے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

گناہوں کے نیکیوں میں تبدیل ہونے کی دُعا

سوال: ”یااللہ ہمارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرما“ ایسی دُعا مانگنا کیسا ہے؟

جواب: مانگ سکتے ہیں، اللہ پاک قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا

ہے: ﴿مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔ (پ19، الفرقان:70) تفسیر صراط الجنان میں ہے: مفسرین نے برائیوں کو نیکیوں سے بدل دینے کے مختلف معنٰی بیان فرمائے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ آیت میں بیان کئے گئے اوصاف سے مُتَّصِف (یعنی بیان کردہ خوبیوں والے) لوگوں سے حالتِ اسلام میں جو گُناہ ہوئے ہوں گے انہیں قِیامت کے دن اللہ تعالٰی نیکیوں سے بدل دے گا۔ (صراط الجنان، 7/61، ملخصاً)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

چاند کو چندا ماموں کہنا کیسا؟

سوال: بعض بچے چاند کو چندا ماموں کہتے ہیں، کیا ایسا کہہ سکتے ہیں؟

جواب: کہہ سکتے ہیں، شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ بعض لوگ بیوقوف کو بھی ماموں کہتے ہیں یا پھر کسی کو بیوقوف بنا کر کہتے ہیں کہ اُسے "ماموں بنا دیا"۔ یاد رکھئے! کسی بھی مسلمان کو بیوقوف بولنے کی شریعت میں اجازت نہیں ہے کہ اِس طرح بولنے سے اُس کا دل دُکھے گا اور بلا اجازتِ شرعی مسلمان کا دل دُکھانا گناہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

اچھی چیز دیکھ کر کیا پڑھیں؟

سوال: جب کوئی چیز اچھی لگے تو اس وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب: حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جب کوئی چیز اچھی لگتی تو فرماتے: لَبَّیْكَ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْاٰخِرَة یعنی لبیک، بے شک زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ (مسندِ امام شافعی، ص122)

اسی طرح اپنی یا کسی اور کی کوئی چیز پسند آئے تو اس وقت مَا شَآءَ اللّٰه یا بَارَكَ اللّٰه کہنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نظر نہیں لگے گی۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/244ماخوذاً)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

سوشل میڈیا پر براہِ راست تلاوت سننے کا مسئلہ

سوال: کیا سوشل میڈیا پر براہِ راست (Live) ہونے والی تلاوت کا سننا فرض ہے؟

جواب: نہیں، فرض نہیں ہے۔ اسی طرح چینلز وغیرہ پر بھی براہِ راست ہونے والی تلاوت کا سننا فرض نہیں ہے۔ البتّہ جہاں تلاوت کی جارہی ہے وہاں تلاوت سننے کی غرض سے موجود لوگوں پر اس کا سننا فرض ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

عورتوں کا مصنوعی (Artificial) جیولری پہننا کیسا؟

سوال: کیا عورتیں سونے چاندی کے علاوہ مصنوعی زیور (Artificial jewelry) پہن سکتی ہیں؟

جواب: پہن سکتی ہیں، البتّہ بچنا بہتر ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

جنات کے نماز پڑھنے کی جگہ

سوال: جنّات کہاں پر نماز پڑھتے ہیں؟

جواب: جنات گھاس پر نماز پڑھتے ہیں، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: تم لوگ گھاس پر قضائے حاجت (یعنی پیشاب، پاخانہ) نہ کرو اس لئے کہ یہ جنات کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔

(لقط المرجان فی احکام الجان، ص102)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے 6 منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

(1) شوال کے روزے کیسے رکھے جائیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے دوستوں کی آپس میں یہ بات ہورہی تھی کہ شوال کے روزے ایک ساتھ رکھنے چاہئے یا الگ الگ یعنی کس طرح رکھنا بہتر ہے۔ ایک ساتھ یا الگ الگ؟ برائے کرم اس حوالے سے ہماری راہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شوال کے چھ روزے مُتَفَرِّق یعنی الگ الگ رکھنا افضل ہے اور چاہیں تو ایک ساتھ بھی رکھ سکتے ہیں لیکن افضل الگ الگ رکھنا ہی ہے۔ (در مختار مع ردالمحتار، 3/485 ملخصاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
محمد حسان رضا عطاری مدنی	عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفاعنہ الباری

(2) آنکھیں بند کرکے نماز پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم آنکھیں بند کرکے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آنکھیں بند کرکے نماز پڑھنا کراہت کے ساتھ جائز ہے اور کراہت تنزیہی ہے یعنی گناہ تو نہیں مگر بچنا بہتر ہے البتہ اگر کسی کو آنکھیں کھلی رکھنے کی صورت میں خشوع نہ آتا ہو اور بند کرنے میں خشوع حاصل ہو تو اس کے لئے آنکھیں بند کرنے میں اصلاً حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفاعنہ الباری

(3) طواف و سعی کے وقت باتیں کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ طواف یا سعی کرتے وقت باتیں کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

طواف اور سعی کے دوران دینی بات کرنے میں تو کوئی حرج نہیں یونہی حاجت کی دنیاوی بات حاجت کے مطابق کرنے میں بھی حرج نہیں ہے ہاں بغیر حاجت دنیا کی باتیں کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
محمد ساجد عطاری	عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفاعنہ الباری

(4) دودھ پلانے کی مدّت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بچوں کو کتنی عمر تک دودھ پلانا چاہئے؟ اور کیا بیٹی اور بیٹے کی دودھ پلانے کی مدت میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی دو سال کی عمر تک دودھ پلایا جائے اس کے بعد اگر پلائیں گے تو ناجائز و گناہ ہو گا اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں اس کا کوئی ثبوت نہیں غلط بات ہے۔ یاد رہے کہ دودھ پلانے کے جواز کی مدت تو دو سال ہی ہے البتہ اگر کوئی عورت دو سال کے بعد بھی ڈھائی سال کے اندر اندر کسی بچّے کو دودھ پلادے تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفاعنہ الباری

(5) داماد کے لئے محرم کون؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ساس اور داماد کے درمیان شرعی نقطۂ نظر سے پردہ واجب ہے یا نہیں؟ نیز بیوی کی دادی، نانی سے پردہ ہے یا نہیں؟ یہ بھی بیان فرما دیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

ساس اور داماد کے درمیان پردہ واجب نہیں ہے کیونکہ ان کے درمیان حرمتِ مصاہرت کی وجہ سے نکاح ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام ہے اور جن دو شخصوں کے مابین نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو، ان کے درمیان پردہ واجب نہیں ہوتا۔

البتہ چونکہ اس حرمت کی وجہ نسب نہیں بلکہ مصاہرت یعنی سسرالی رشتہ ہے لہٰذا پردہ کرنا منع بھی نہیں ہے اگر عورت پردہ کرنا چاہے تو اسے پردہ کرنے کا اختیار حاصل ہے بلکہ ساس جوان ہو تو اسے داماد سے پردہ کرنا ہی بہتر ہے اور اگر خدانخواستہ فتنہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو تو خاص اس صورت میں پردہ کرنا واجب ہو گا۔

نیز جو حکم خاص اپنی ساس کا ہے بعینہ وہی حکم بیوی کی دادی، نانی کا ہے کہ جس طرح حرمتِ مصاہرت کی وجہ سے بیوی کی ماں یعنی اپنی ساس سے نکاح حرام ہے اسی طرح بیوی کی دادی، نانی سے بھی نکاح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفاعنہ الباری

(6) ننگے سر نماز پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ سر پر ٹوپی یا عمامہ نہ ہو تو اس حالت میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز پڑھتے ہوئے سر کو عمامہ شریف یا کم از کم ٹوپی سے ڈھانپنا چاہئے، سُستی کاہلی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ البتہ اگر واقعی کوئی ایسا ہے کہ جسے برہنہ سر نماز پڑھنے میں خشوع نصیب ہوتا ہو اور عمامہ یا ٹوپی پہننے سے خشوع نہ آتا ہو تو اس کے لئے بہتر برہنہ سر نماز پڑھنا ہے۔ البتہ عورت کے لئے ننگے سر نماز پڑھنا جائز نہیں بلکہ اس کی نماز ہی نہیں ہوگی کہ اس کے لئے سر کے بالوں کا نماز کی حالت میں چھپانا شرائطِ نماز میں سے ہے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیب
عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفاعنہ الباری	ابو الحسن جمیل احمد غوری عطاری

جنگل والوں کے ساتھ کیا ہوا؟

محمد بلال رضا عطاری مدنی*

عرب شریف کے مشہور شہر "مَدْیَن" کے قریب ایک جنگل تھا جس میں درخت اور جھاڑیاں کثرت سے تھیں، اُس جنگل میں رہنے والوں کو "اَصْحَابِ اَیْکَہ" یعنی "جنگل والے" کہا جاتا تھا۔ **اَصْحَابِ اَیْکَہ کی بُرائیاں** ● ناپ تول میں کمی کرتے ● لوگوں کو اُن کی چیزیں پوری پوری واپس کرنے کے بجائے کم کر کے دیتے ● ڈاکے ڈالتے اور لُوٹ مار کرتے ● کھیتیاں تباہ کردیتے وغیرہ۔[1] **ایمان کی دعوت** اللہ پاک نے اُن لوگوں کی ہدایت کے لئے حضرتِ سیّدنا شُعیب علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا۔[2] چونکہ اُن میں سے اکثر لوگ مسلمان نہیں تھے[3] اس لئے آپ علیہ السلام نے ان کو ایمان لانے کی دعوت دی، اللہ پاک کے عذاب سے ڈرایا، اپنے نبی ہونے کا یقین دلایا اور اپنی اِطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیتے ہوئے اُوپر بیان کردہ بُرائیوں سے بچنے کی نصیحت کی۔[4] **ماننے سے انکار** جنگل والوں نے آپ علیہ السلام کی نصیحت سن کر کہا: اے شعیب! تم پر جادو ہوا ہے، تم کوئی فرشتے نہیں بلکہ ہمارے جیسے ہی آدمی ہو اور تم نے جو نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے ہم اُس میں تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں، اگر تم اپنے نبی ہونے کے دعوے میں سچّے ہو تو اللہ تعالٰی سے دعا کرو کہ وہ عذاب کی صورت میں ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادے۔[5] **حضرتِ سیّدنا شُعیب علیہ السلام کا جواب** جنگل والوں کا یہ جواب سن کر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ پاک تمہارے اعمال بھی جانتا ہے اور جس عذاب کے تم مستحق ہو اُسے بھی جانتا ہے، اگر وہ چاہے گا تو تم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرادے گا اور اگر چاہے گا تو کوئی اور عذاب نازل فرمادے گا۔[6] **جل کر راکھ ہوگئے** اللہ پاک کا کرنا یہ ہوا کہ جنگل والوں پر جہنّم کا ایک دروازہ کھول دیا گیا جس کی وجہ سے شدید گرمی ہوگئی اور لُو چلنے لگی جس کی وجہ سے جنگل والوں کا دَم گھٹنے لگا۔ وہ اپنے گھروں میں قید رہتے اور پانی کا چھڑکاؤ کرتے مگر اُنہیں سکون نہ ملتا۔ اِس حالت میں سات دن گزر گئے، اس کے بعد اللہ پاک نے ایک بادل بھیجا جو جنگل والوں پر چھاگیا، اُس بادل کی وجہ سے ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں، وہ گھروں سے نکل آئے اور بادل کے نیچے جمع ہونے لگے، جیسے ہی سب جمع ہوئے زلزلہ آگیا اور بادل سے آگ برَسنے لگی، جنگل والے ٹڈّیوں کی طرح تڑپ تڑپ کر جلنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے راکھ کا ڈھیر بن گئے۔[7]

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! ● ناپ تول میں کمی کرنا، چیز کم کرکے دینا، ڈاکے ڈالنا، لوٹ مار کرنا اور دوسروں کو نقصان پہنچانا بُرے لوگوں کے کام ہیں۔ ● انبیائے کِرام علیہم الصلوۃ والسلام کو اپنے جیسا عام سا انسان سمجھنا بُرے لوگوں کا طریقہ ہے ● اللہ کے پیاروں کا خوب ادب و احترام کرنا چاہئے ● جو بزرگوں کی بے ادبی کرتا ہے دنیا و آخرت دونوں میں نقصان اٹھاتا ہے۔

---

(1) صراط الجنان، 7/153 ملخصاً (2) ایضاً، 7/151 ملخصاً (3) پ19، الشعراء:190
(4) صراط الجنان، 7/152 ملخصاً (5) ایضاً، 7/153، 154 ملخصاً (6) نسفی، ص830
(7) عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص353، صاوی، 4/1474 ماخوذاً

* ذِمّہ دار شعبہ فیضانِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

بچوں کی فرضی کہانی
چھٹیوں میں قرآن پاک مکمل کرلیا

ابو عبید عطاری مدنی*

خُرم بیٹا! کئی سال ہوچکے ہیں آپ نے قراٰنِ پاک کھول کر بھی نہیں دیکھا، **خرم:** امّی! ایک مرتبہ پڑھ لیا ہے نا! کافی ہے، آپ میرا بیگ پیک کردیں، اس مرتبہ میں گرمیوں کی چھٹیاں ماموں کے گاؤں میں گزاروں گا، وہاں سلیم اور جُنید کے ساتھ خُوب کھیلوں گا اور سیر و تفریح بھی کروں گا۔ 2 دن بعد خُرم گاؤں میں تھا، سلیم اور جنید اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے، اگلے دن فجر کی نماز اور ناشتے سے فارغ ہوکر تینوں گھومنے پھرنے نکل گئے، دوپہر ایک بجے گھر واپس آکر کھانا کھایا پھر مسجِد میں جاکر باجماعت ظہر کی نماز پڑھی، **سلیم:** خرم بھائی! آپ اب گھر جارہے ہو یا ہمارے ساتھ بیٹھ کر امام صاحب کو قراٰنِ پاک سناؤ گے؟ **خرم:** آپ دونوں نے ابھی تک قراٰن نہیں پڑھا؟ **جنید:** قراٰن تو ہم پڑھ چکے ہیں لیکن امام صاحب کو روزانہ ایک پاؤ (پارے کا چوتھا حصّہ) سناتے ہیں۔ کچھ دیر بعد امام صاحب تشریف لائے تو سلیم اور جنید نے باری باری قراٰنِ پاک پڑھا۔ امام صاحب نے خرم سے پوچھا: کیوں بیٹا! آپ قراٰنِ پاک نہیں سنائیں گے؟ **خرم:** میں 4 سال پہلے ہی قراٰن پڑھ چکا ہوں۔ **امام صاحب:** یہ بتائیے کہ اگر کوئی گھر کئی سال سے بند پڑا ہو اور وہاں کی صفائی بھی نہ ہوتی ہو تو اس کی حالت کیا ہوگی؟ **خرم:** وہاں دُھول مٹی ہوگی، **امام صاحب:** گھر کی آبادی انسان و سامان سے جبکہ دل کی آبادی قراٰن سے ہوتی ہے جسے قراٰن بالکل یاد نہ ہو یا پھر یاد تو ہو مگر کبھی اس کی تلاوت نہ کرے یا اس پر عمل نہ کرے اس کا دل ایسا ہی ویران ہے جیسے خالی گھر، ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے: جس کے سینے میں کچھ بھی قراٰن نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (ترمذی، 4/419، حدیث:2922) **خرم:** کیا قراٰن ایک مرتبہ پڑھ لینا کافی نہیں ہے؟ **امام صاحب:** قراٰنِ پاک کو ایک بار نہیں، بار بار پڑھنا چاہئے، **خرم:** بار بار کیوں؟ **امام صاحب:** ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے کہ قراٰن کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کو خود پر لازم کرلو کیونکہ یہ تمہارے لئے زمین میں نور اور آسمانوں میں ذخیرہ ہوگا۔ (ابنِ حبان، 1/289، حدیث:362) اچّھا یہ بتائیے کہ آپ اسکول کی کتابیں کیوں پڑھتے ہیں؟ **خرم:** تاکہ ہم انہیں یاد کریں اور امتحان میں اچھے نمبر حاصل کریں اور ترقّی کرتے جائیں، **امام صاحب:** قراٰنِ پاک یاد کرکے، اس کی بار بار تلاوت اور اس کے احکامات پر عمل کرکے ہم آخرت کے امتحان میں اچھے طریقے سے کامیاب ہوسکتے ہیں اور جنّت میں بُلند درجات حاصل کرسکتے ہیں، قراٰن ایک عظیم کتاب ہے جو پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل ہوئی اور یہ رہتی دنیا تک کیلئے ہدایت ہے۔ قراٰن کو سننے، دیکھنے، چھونے اور پڑھنے پر بھی ثواب ملتا ہے، اس کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں، دل کو سکون اور اطمینان ملتا ہے، ہمارے ظاہر و باطن کی اِصلاح ہوتی ہے، یہی قراٰن ہمیں آخرت کی یاد دلاتا ہے، اسی لئے اچھے والدین یہ چاہتے ہیں کہ ان کے بچّے کم عُمری میں ہی قراٰن پڑھنا سیکھ جائیں اور پھر اس کی بار بار تلاوت کریں۔ قراٰنِ پاک کی تلاوت اللہ پاک کے پیارے بندوں کا پسندیدہ کام ہے، پیارے صحابی حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی شہادت کے وقت بھی قراٰنِ مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔

امام صاحب کی باتیں سُن کر خرم بھی روزانہ امام صاحب کو قراٰنِ پاک سنانے لگ گیا، شُروع میں اسے مشکل ہوئی مگر اس نے ہمّت نہ ہاری اور پڑھتا رہا، آخر کار اس کی گاؤں سے واپسی کا دن آگیا۔ **امام صاحب:** خرم بیٹا! مَاشَآءَاللہ تم نے ان چھٹیوں میں قراٰنِ پاک ختم کرلیا ہے واپس جاکر بھی اسی طرح قراٰنِ پاک پڑھتے رہنا اور کبھی سُستی مت کرنا، **خرم:** جی امام صاحب! اِنْ شَآءَاللہ! میں ایسا ہی کروں گا، یہ کہہ کر خرم امام صاحب کی دُعائیں لیتا ہوا رخصت ہوگیا۔

فلموں سے ڈراموں سے عطا کردے تُو نفرت
بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے
(وسائلِ بخشش مرمم، ص117)

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ، کراچی

بچّو! ان سے بچو

مجلس دارُالمدینہ (شعبہ نصاب)

(1) ”اکیلے باہر نکلنا“: پیارے بچّو! گھر سے باہر کھلی فضا میں جانا اور ہوا کھانا ہماری صِحّت کے لئے بہت فائدہ مند ہے لیکن یہ خیال رہے کہ جب بھی باہر جانا ہو تو اپنے گھر والوں کے ساتھ ہی جائیں کیونکہ گھر سے باہر سب لوگ اچّھے نہیں ہوتے، کچھ لوگ بُرے بھی ہوتے ہیں جو گھر والوں کی طرح ہم سے پیار نہیں کرتے بلکہ وہ بہت ظالم ہوتے ہیں اور اکیلے گھومنے والے بچّوں کو اِغوا کر لیتے (یعنی اُٹھا کر لے جاتے) ہیں پھر بچّوں کو آزاد کرنے کے بدلے گھر والوں سے رقم مانگتے ہیں اور رقم نہ ملے تو بچّوں کو مار بھی دیتے ہیں۔ اسی طرح جب ہم گلی یا روڈ پر اکیلے نکلتے ہیں تو بعض اوقات کسی کار یا موٹر سائیکل سے ٹکرا جانے کا خطرہ ہوتا ہے جس سے ہمیں چوٹیں بھی لگ سکتی ہیں۔

(2) ”سیڑھی اور چھت پر بے احتیاطی کرنا“: سیڑھیوں پر درمیانی رفتار سے چڑھیں اور آرام سے اُتریں، سیڑھی کے ساتھ والے سہارے (ریلنگ) یا دیوار کو پکڑ پکڑ کر آنا جانا کریں، ہرگز ہرگز سیڑھیوں پر نہ بھاگیں نہ چھلانگ ماریں۔ ذرا سی غلطی اور تھوڑی سی جلدی سے ہمیں بہت زیادہ نقصان ہو سکتا ہے گرنے سے چوٹ لگ سکتی ہے بلکہ جان بھی جا سکتی ہے۔ یونہی جس چھت پر چاروں طرف دیوار نہ ہو وہاں بھی گرنے کا خطرہ ہوتا ہے لہٰذا ایسی چھت پر بھی نہ چڑھیں۔

(3) ”بھاری چیزیں اٹھانا“: اپنی طاقت سے بڑھ کر بھاری چیزیں اُٹھانا ہم بچّوں کا کام نہیں ہے۔ ہم ہر چیز سنبھال نہیں سکتے، اگر ہم نے کوئی بھاری چیز اُٹھائی اور وہ ہمارے اُوپر گر گئی تو ہمیں بہت نقصان ہو سکتا ہے، لہٰذا بھاری چیزوں کو نہ اُٹھائیں۔ یاد رکھیں! ہر چیز کھیلنے کے لئے نہیں ہوتی۔

مدنی منّوں کی کاوشیں

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم: جس نے دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں (صحیح مسلم)

عرشِ عطاری مدرسۃ المدینہ فیضان اجمیر کورنگی 4 رضائے مصطفےٰ مسجد

محمد اسد مدرسۃ المدینہ گلشن اقبال

انزل عطاری مدرسۃ المدینہ فیضان اجمیر کورنگی 4 رضائے مصطفےٰ مسجد

محمد حمزہ مدرسۃ المدینہ گلشن اقبال

پیارے مدنی منّو اور مدنی منّیو! آپ بھی اس طرح کی پیاری پیاری ڈیزائننگ بنا کر صفحہ 2 پر دیئے گئے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجئے یا اس ڈیزائننگ کی اچھی سی تصاویر بنا کر واٹس ایپ یا ای میل کیجئے۔

چڑیا اور اس کے بچوں کو رہائی کیسے ملی؟

شاہ زیب عطاری مدنی*

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کسی جھاڑی کے قریب سے گزر رہے تھے کہ اُنہیں جھاڑی میں سے چڑیا کے بچّوں کی آواز آئی، وہ قریب گئے اور چڑیا کے بچّوں کو پکڑ کر اپنی چادر میں رکھ لیا، اِتنے میں اُن بچّوں کی ماں (چڑیا) آگئی اور اُن صحابی کے سر پر چکّر لگانے لگی۔ اُنہوں نے چادر کو کھولا تو وہ چڑیا نیچے آئی اور اپنے بچّوں کے ساتھ بیٹھ گئی، وہ صحابی اِن سب کو چادر میں لپیٹ کر نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پورا واقعہ سُنایا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: چادر زمین پر رکھ کر کھول دو! اُنہوں نے چادر کو کھول دیا لیکن چڑیا اپنے بچّوں سے جُدا نہ ہوئی۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تم اِس چڑیا کی اپنے بچّوں سے شفقت و مہربانی پر تعجُّب کررہے ہو؟ بے شک اللہ تعالٰی اپنے بندوں پر اِس چڑیا سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ پھر رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: انہیں واپس لے جاؤ حتّٰی کہ انہیں وہیں رکھ آؤ جہاں سے پکڑا ہے، ان کی ماں ان کے ساتھ ہی رہی اور وہ صحابی انہیں واپس چھوڑ آئے۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/443، حدیث: 2377 مفہوماً)

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! اِس واقعہ سے معلوم ہوا کہ

- ماں اپنے بچّوں سے بہت محبّت کرتی ہے اور اُن کی بہت حفاظت کرتی ہے اِس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنی امّی کا بہت خیال رکھیں، اُن کی بات مانیں اور اُنہیں تنگ نہ کریں
- اللہ تعالٰی اپنے بندوں پر اُن کی ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے لہٰذا ہمیں بھی اپنے پیارے اللہ سے محبّت کرنی چاہئے اور اللہ تعالٰی کی نافرمانی والے کاموں سے بچنا چاہئے۔

اللہ کریم ہمیں نیک بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

آنکھ میں کچھ چلا جائے تو!

ڈاکٹر کامران اسحٰق عطاری*

ابتدائی طِبّی امداد

اگر آنکھ میں کچھ چلا جائے تو بہت پریشانی اور تکلیف ہوتی ہے اور اکثر اوقات ہم اپنی لاعلمی کی وجہ سے اس تکلیف میں اضافہ کر لیتے ہیں۔ آنکھ میں کچھ چلے جانے کی صورت میں درج ذیل ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی اور دوسروں کی تکالیف میں کمی لاسکتے ہیں: (1) پہلے اپنے ہاتھ صابن سے اچھی طرح دھوئیں۔ (2) صاف اور نیم گرم پانی ایک صاف کپ یا گلاس میں لیکر اس کے کنارے کو آنکھ کے نچلے کنارے کی ہڈی کے پاس لے جائیں اور آنکھ کھلی رکھتے ہوئے اس میں بھگوئیں۔ (3) شاور کے نیچے، متاثّرہ آنکھ کے اوپر پیشانی پر پانی بہائیں اور اس دوران آنکھ کھلی رکھیں۔ (4) اگر کانٹیک لینس پہنے ہوئے ہیں تو ان کو نکال دیں کہ آنکھ میں جانے والی چیز کبھی کبھی لینس کے نیچے بھی چپک جاتی ہے۔ (5) کسی دوسرے کی آنکھ میں کچھ چلا جائے تو مریض کو روشنی والی جگہ بٹھائیں، آنکھ کا معاینہ کرنے کیلئے باری باری اوپر والی پلک کو اوپر کی طرف کریں اور مریض کو نیچے دیکھنے کیلئے کہیں، اسی طرح نیچے والی پلک کو نیچے کرکے مریض کو اوپر دیکھنے کیلئے کہیں۔ (6) میڈیسن ڈراپر میں صاف اور نیم گرم پانی بھر کر آنکھوں کو دھوئیں یا سر کو پیچھے کی طرف جُھکا کر صاف گلاس میں صاف پانی لیکر آنکھ کی سطح پر آہستہ آہستہ ڈالیں۔ اس سے اِنْ شَآءَ اللہ آنکھ کا کچرا نکل جائے گا۔ **مزید 2 احتیاطیں** (1) اگر آنکھ میں جمی ہوئی یا چپکنے والی کوئی چیز ہو تو زبردستی نہ کریں اور نہ ہی آنکھ مسلیں یا رگڑیں۔ (2) اگر آنکھ میں درد، سرخی، سوجن یا دیکھنے میں دشواری ہو تو آنکھوں کے ڈاکٹر سے چیک اپ کروائیں۔

* مستشفیٰ (کلینک) فیضان مدینہ، باب المدینہ، کراچی

مدنی پھولوں کا گلدستہ

بُزرگانِ دین رحمهم الله المبین، اعلیٰ حضرت رحمة الله تعالیٰ علیه اور امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی پھول

اچھے بُرے اعمال کے اثرات

1 ارشادِ حضرتِ سیّدنا حسن بن صالح بن حَیّ علیہ رحمۃ اللہ القوی: نیک عمل بدن میں قوّت، دل میں نور اور آنکھوں میں روشنی کا سبب ہے جبکہ بُرا عمل بدن میں کمزوری، دل میں سیاہی اور بینائی سے محرومیّت کا سبب ہے۔
(حلیۃ الاولیاء، 7/385، رقم:10941)

اچھی بات لکھ لیا کرو

2 ارشادِ حضرتِ سیّدنا یحییٰ بن خالد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: جو اچھی بات سنو اسے لکھ لیا کرو، جب لکھ لو تو اسے یاد کر لیا کرو اور جب یاد کر لو تو بیان کر دیا کرو۔ (وفیات الاعیان، 5/184، رقم:806)

دنیا آنے جانے والی چیز ہے

3 ارشادِ حضرتِ سیّدنا یحییٰ بن خالد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: دنیا آنے جانے والی چیز ہے اور مال عارضی ہے، ہم سے پہلے لوگ ہمارے لئے نمونہ ہیں اور ہم اپنے بعد والوں کے لئے عبرت ہیں۔(وفیات الاعیان، 5/184، رقم:806)

حقیقی روزہ دار کون؟

4 ارشادِ حضرتِ سیّدنا ابو مسلم خولانی قدس سرہ النورانی: روزہ دار کی نیند تسبیح ہے اور روزہ دار وہی ہے جو چُپ رہے اور فضول باتیں نہ کرے۔ (حسن السمت فی الصمت، ص85)

مالِ حلال سے صدقہ

5 ارشادِ حضرتِ سیّدنا ابو یحییٰ مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار: مالِ حلال سے ایک کھجور صدقہ کرنا مجھے مالِ حرام سے ایک لاکھ صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔
(حلیۃ الاولیاء، 2/420، رقم:2813)

خاموشی زینت ہے

6 ارشادِ حضرتِ سیّدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: جہاں بولنا نہ ہو وہاں خاموش رہنا آدمی کے لئے زبردست زینت ہے۔(حسن السمت فی الصمت، ص108)

سچ بولنا قسم کھانے سے اچھا ہے

7 ارشادِ حضرتِ سیّدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: سچ بولنا میرے نزدیک قسم کھانے سے زیادہ اچّھا ہے۔
(حلیۃ الاولیاء، 8/180، رقم:11810)

نیک کام میں حرام مال خرچ کرنے کی مثال

8 ارشادِ حضرتِ سیّدنا سفیان بن سعید ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی: جو نیک کام میں حرام مال خرچ کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو پیشاب سے کپڑے کو پاک کرتا ہے، کپڑا پانی سے ہی پاک ہوتا ہے اور گُناہوں کو صِرف حلال ہی مٹاتا ہے۔
(کتاب الکبائر، ص135)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی

مسلمانوں کی عادت کی مخالفت کرنا

1 جہاں تک ممکن ہو مخالفتِ عادتِ مسلمین (یعنی مسلمانوں کی عادت کی مخالفت) سے احتراز کریں (یعنی بچیں)۔
(فتاویٰ رضویہ، 16/ 299)

اُمّت پر حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک حق

2 تمام اُمّت پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا حق ہے کہ جب حضور پُر نور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے آثارِ شریفہ (یعنی تبرکات میں) سے کوئی چیز دیکھیں یا وہ شَے دیکھیں جو حضور کے آثارِ شریفہ (میں) سے کسی چیز پر دلالت کرتی ہو تو اس وقت کمالِ ادب و تعظیم کے ساتھ حضور پُر نور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کا تَصَوُّر لائیں اور دُرود و سلام کی کثرت کریں۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/422)

اپنی تعریف کی چاہت بُری خصلت ہے

3 حُبِّ ثنا (اپنی تعریف کو پسند کرنا) غالباً (زیادہ تر) خَصلَتِ مَذمومہ (بُری عادت) ہے اور اس کے عَواقِب (نتائج) خطرناک ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/596 ملتقطاً)

اولاد بیچنا کیسا؟

4 بعض خدا ناتَرس (اللہ سے نہ ڈرنے والے) محتاج اپنی اولاد قَحط وغیرہ میں بیچ ڈالتے ہیں شرعاً یہ بیع کسی حالت میں جائز نہیں بلکہ باطل و محض مُہمَل و بے معنٰی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 11/541)

شعر شریعت پر حجت نہیں ہے

5 شرعِ مطہر شعر و غیرِ شعر سب پر حُجت ہے، شعر شَرع پر حجت نہیں ہو سکتا۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/118)

ناجائز جائز نہیں ہو سکتا

6 ناجائز بات کو اگر کوئی بدمذہب یا کافر مَنع کرے تو اسے جائز نہیں کہا جاسکتا۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/154)

ایک نام کے متعدد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

7 صَحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں بیس سے زائد کا نام "حَکَم" ہے، تقریباً دس کا نام "حکیم"، اور ساٹھ سے زیادہ کا "خالد" اور ایک سو دس سے زیادہ کا "مالک"۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/359)

عطّار کا چمن، کتنا پیارا چمن!

مسلمان شریعت کا پابند ہے

1 مسلمان ہر معاملہ شریعت کے مطابق کرنے کا پابند ہے۔ (مَدنی مذاکرہ، 6 شوال المکرم 1435ھ)

زبان سے نکل کر الفاظ دوسروں کے ہو جاتے ہیں

2 جب تک ہم نے الفاظ نہ بولے، ہمارے ہیں، جب زَبان سے نکل گئے تو دوسروں کے ہو گئے، وہ جو چاہیں کریں۔ (مَدنی مذاکرہ، 3 ذوالحجۃ الحرام 1435ھ)

دل کی سختی کی وجہ

3 افسوس! رات دن گُناہوں میں گزارنے کی وجہ سے ہمارا دل پتھر کی طرح سخت ہو گیا ہے۔ (مَدنی مذاکرہ، 4 ذوالقعدۃ الحرام 1435ھ)

مانگنے سے بچنے کی عادت بنایئے

4 ہر ایک کو چاہئے کہ دوسروں سے چیزیں مانگنے سے بچے، اگر یہ (نہ مانگنے والی) عادت پختہ ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ کئی دنیاوی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ (مَدنی مذاکرہ، 20 ربیع الاول 1437ھ)

پیٹ بھر کر کھانے کا نقصان

5 پیٹ بھر کر کھانا کھانا گناہ نہیں ہے، البتّہ زیادہ کھانے والے کا نفس گناہوں کی طرف زیادہ مائل ہو سکتا ہے۔ (مَدنی مذاکرہ، 16 رمضان المبارک 1437ھ)

دانوں سے حفاظت

6 اگر آم (Mango) ٹھنڈا کر کے مثلاً تھوڑی دیر پانی میں رکھنے کے بعد کھایا جائے اور پھر اس کے بعد کچّی لسی پی لی جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ دانے (پھنسی، پھوڑے وغیرہ) نہیں ہوں گے۔ (مَدنی مذاکرہ، 17 رمضان المبارک 1437ھ)

معاشرے کے ناسُور

قتل و غارت

محمد آصف عطاری مدنی*

دنیا کا سب سے پہلا قاتل قابیل ہے جس نے رشتے کے تنازعے میں اپنے بھائی حضرت سیّدنا ہابیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کردیا۔(مدارک التنزیل، ص282 ملخصاً) ظلماً خون بہاتے ہی قابیل کا چہرہ سیاہ اور بدصورت ہوگیا۔ حضرتِ سیّدنا آدم علیہ السّلام نے شدید غضب کے عالَم میں (اپنے بیٹے) قابیل کو اپنی بارگاہ سے نکال دیا اور وہ عدَن (یمن) کی طرف چلا گیا، وہاں شیطان کے ورغلانے پر آگ کی پُوجا کرنے لگا، قابیل جب بوڑھا ہوگیا تو اس کے نابینا بیٹے نے پتّھر مار کر اسے قتل کردیا، یوں یہ کفر و شرک کی حالت میں مارا گیا۔(روح البیان، 2/382)

ہر قتل میں حصہ دار رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: کوئی بھی شخص ناحق قتل ہوتا ہے تو اس قتل کا گناہ حضرتِ آدم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) کے بیٹے (قابیل) کو ضرور ملتا ہے کیونکہ اُسی نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ رائج کیا۔(بخاری، 2/413، حدیث:3335)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کے پہلے قتل سے لے کر اب تک بے شمار لوگ طبعی موت کے بجائے قتل ہوکر دنیا سے رخصت ہوچکے مگر تاحال یہ سلسلہ رُکا نہیں بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں تیزی آتی جارہی ہے اور نت نئے طریقوں سے لوگوں کو قتل کیا جارہا ہے، جس کا کوئی پیارا قتل ہوتا ہے اس پر جو گزرتی ہے، اسے کن کن مسائل کا سامنا ہوتا ہے! یہ حقیقتاً وہی سمجھ سکتا ہے۔

اسباب قتل (Murder) کے اسباب میں سے سب سے بڑا اور بنیادی سبب علمِ دین کی کمی ہے، مزید وجوہات میں جائیداد کا لالچ، غیرت، گھریلو جھگڑے، جُرم چھپانے کی کوشش، شادی کیلئے رشتہ دینے سے مَنع کرنا، ناجائز تعلّقات کا شبہ، اِغوا برائے تاوان میں تاوان ملنے میں ناکامی، عشقِ مجازی، بغض و کینہ، خاندانی دشمنی وغیرہ شامل ہیں۔

چند خبریں ہمارے معاشرے کی عکّاسی کرنے والی چند منتخب خبریں ملاحظہ کیجئے: چنانچہ ◄ بچوں کے جھگڑے پر فائرنگ کرکے محلے دار کو قتل کردیا ◄ کتّے کو کھانا نہ ڈالنے پر 14 سالہ ملازم قتل ◄ نشے کے عادی نے ماں کو مار ڈالا ◄ دیر سے اسکول آنے پر مار مار کر آٹھویں کلاس کا طالبِ علم مار ڈالا ◄ کچرے کے ڈھیر سے 30 سالہ خاتون کی تشدّد زدہ لاش برآمد، سر پر ہتھوڑے مار کر قتل کیا گیا ◄ اہلیہ کو بُرا بھلا کہنے پر ماں کو قتل کرنے کے بعد لاش کو گاڑی میں رکھ کر جلا دیا ◄ بیٹے نے زمین کی لالچ میں ماں اور دو بہنوں کو قتل کردیا ◄ عشق کے چکر میں نوجوان قتل، لاش تیزاب سے مسخ کرکے ٹکڑے صحن میں دبا دیئے گئے ◄ جائیداد میں حصہ نہ دینے پر چھوٹے بھائی نے فائرنگ کرکے 2 بڑے بھائیوں کو قتل کردیا ◄ کچرا کُنڈی سے 6 سالہ بچی کی لاش برآمد ◄ ظالم شخص نے اپنے چار چھوٹے بچوں کو کُلہاڑی کے وار کرکے قتل کردیا ◄ وقت پر کھانا نہ ملنے پر شوہر نے مشتعل ہوکر اپنی بیوی کو فائرنگ کرکے قتل کردیا ◄ کچرے کے ڈھیر سے 5 سالہ بچّے کی بوری بند لاش برآمد ◄ مخالفین کو قتل کے مقدمے میں پھنسانے کے لئے اپنی 10 سالہ بچّی کو پستول سے فائرنگ کرکے ہلاک کردیا ◄ رشتے سے انکار پر لڑکے نے فائرنگ کرکے اپنی 23 سالہ کزن کو قتل کردیا، مقتولہ کی دو ہفتے بعد شادی تھی ◄ دوسری شادی سے روکنے پر سنگ دل باپ نے بیٹے کو قتل کردیا۔

* مُدیر (Chief Editor)
ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس طرح کی خبریں سامنے آنے پر بعض اوقات یقین نہیں آتا کہ انسان اتنا گر سکتا ہے کہ اپنے پیارے بچّوں، باپ، ماں، بہنوں، بیٹیوں کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرڈالتا ہے! ایسا لگتا ہے کہ انسان کو قتل کرنا مچھر کے ہلاک کردینے سے آسان سمجھا جانے لگا ہے۔ شریعت نے ظلماً قتل کرنے کی دنیا میں بھی سزائیں مقرّر کی ہیں، جن کی تفصیل بہارِ شریعت جلد3 صفحہ 776 تا 788 پر دیکھی جاسکتی ہے۔ بِالفرض اگر دنیا میں قاتل اپنے گناہ کو چھپانے میں کامیاب ہو بھی جائے اور پکڑ میں نہ آئے تو کل آخرت میں کہیں بھاگ نہ سکے گا۔

گویا تمام انسانوں کو قتل کردیا جس نے بِلا اجازتِ شَرْعی کسی کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا کیونکہ اس نے اللہ پاک کے حق، بندوں کے حق اور حدودِ شریعت سب کو پامال کر دیا، اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًاؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا۔ (پ6، المائدۃ:32)

ایک مؤمن کا قتل دنیا کی تباہی سے بڑھ کر ہے فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: ایک مؤمن کا قتل کیا جانا اللہ پاک کے نزدیک دنیا کے تباہ ہوجانے سے زیادہ بڑا ہے۔ (نسائی، ص652، حدیث:3992)

زمین و آسمان والے مل کر بھی قتل کریں تو؟ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اگر آسمان و زمین والے ایک مردِ مؤمن کے خون میں شریک ہوجائیں تو اللہ پاک سب کو اوندھا کرکے جہنم میں ڈال دے گا۔ (ترمذی، 3/100، حدیث: 1403) کچھ لوگ فخریہ بتاتے ہیں کہ ہم نے اتنے قتل کررکھے ہیں، وہ ان روایات کو پڑھیں اور عبرت پکڑیں:

قتل کا بدلہ جہنم ہے اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنّم ہے کہ مدتوں اس میں رہے۔ (پ5، النسآء:93)) اگر مسلمانوں کے قتل کو حلال سمجھ کر اس کا اِرتکاب کیا تو یہ خود کفر ہے اور ایسا شخص ہمیشہ جہنّم میں رہے گا اور قتل کو حرام ہی سمجھا لیکن پھر بھی اس کا ارتکاب کیا تب یہ گناہِ کبیرہ ہے اور ایسا شخص مدتِ دراز تک جہنّم میں رہے گا۔ (صراط الجنان، 2/277)

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے! میں نارِ جہنم میں جلوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص85)

سب سے پہلا فیصلہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: قیامت کے دن سب سے پہلے خونِ ناحق کے بارے میں لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔ (مسلم، ص711، حدیث: 4381)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان لکھتے ہیں: خیال رہے کہ عبادات میں پہلے نماز کا حساب ہوگا اور حقوق العباد میں پہلے قتل و خون کا یا نیکیوں میں پہلے نماز کا حساب ہے اور گناہوں میں پہلے قتل کا۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/306، 307)

مقتول اپنے قاتل کو گریبان سے پکڑے گا فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بارگاہِ الٰہی میں مقتول اپنے قاتل کو پکڑے ہوئے حاضر ہوگا جبکہ اس کی گردن کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا، وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اس سے پوچھ، اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ اللہ پاک قاتل سے دریافت فرمائے گا: تُو نے اسے کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے اسے فلاں کی عزّت کے لئے قتل کیا، اسے کہا جائے گا: عزّت تو اللہ ہی کے لئے ہے۔ (معجم اوسط، 1/224، حدیث:766)

مولائے کریم قاتلوں کو شریعت کے تقاضوں کے مطابق سچّی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں اس گُناہ کے اِرتکاب سے بچائے اور ہمارے معاشرے سے قتل و غارت کے ناسُور کو دُور فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ابوالنور عطاری مدنی*

عاشقِ رسول ابوالقاسم سلطان نور الدین زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی دینی خدمات

آج سے تقریباً 882 سال پہلے کی بات ہے، سلطان نورالدّین محمود زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی معمول کے مطابق رات کے نوافل و وظائف سے فارغ ہوئے اور سوگئے، آنکھیں کیا بند ہوئیں مقدّر جاگ اُٹھا، جانِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خواب میں تشریف لائے اور نیلی آنکھوں والے دو آدمی دکھا کر فرمایا: مجھے ان سے بچاؤ! آپ گھبرا کر اُٹھے، وضو کیا، نوافل ادا کئے اور پھر سوگئے، تین بار ایسا ہی ہوا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے رات ہی میں اپنے وزیر کو بلایا، مشورہ ہوا اور اگلی صبح ہی بہت سا مال لے کر مدینۂ منوّرہ زَادَهَااللّٰهُ شَرَفًاوَّ تَعْظِيْمًا کی جانب چل پڑے۔ 16 دن کے سفر کے بعد مدینۂ منورہ پہنچے، شہر سے باہر ہی غسل کیا، پھر شہر میں داخل ہوئے، ریاض الجنۃ میں نوافل ادا کئے اور روضۂ رسول پر حاضری دینے کے بعد مسجد ہی میں بیٹھ گئے۔ سب اہلِ مدینہ کو بلایا گیا کہ سلطان تشریف لائے ہیں اور نذرانے تقسیم کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ مدینہ شریف کے ہر ہر فرد کو نذرانہ دیا گیا لیکن مطلوبہ افراد نظر نہ آئے۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ اہلِ مغرب سے دو نیک متقی شخص ہیں، کسی سے کچھ نہیں لیتے بلکہ بکثرت صدقہ کرتے ہیں، رات بھر عبادت و ریاضت کرتے اور دن میں پیاسوں کو پانی پلاتے ہیں۔ انہیں حاضر کیا گیا تو سلطان نے فوراً پہچان لیا، یہ وہی بدبخت تھے جو رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں دکھائے تھے۔ ان سے مدینۂ منوّرہ میں آنے کا سبب پوچھا گیا تو بولے کہ ہم تو بس رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں رہنے آئے ہیں۔ بار بار پوچھا گیا لیکن انہوں نے حقیقت نہیں بتائی۔ جب ان کے مکان کی تلاشی لی گئی تو وہاں سے ڈھیر سارا مال اور چند کتابیں ملیں۔ سلطان پریشانی کے عالَم میں ٹہلنے لگا پھر اچانک زمین پر بچھی چٹائی کو ہٹا کر دیکھا، سب کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ چٹائی کے نیچے ایک سُرنگ تھی جو روضۂ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف جارہی تھی، وہ دونوں بدبخت رات کو سرنگ کھودتے اور مٹی مشکیزوں میں ڈال کر قبرستان میں ڈال آتے تھے، جب وہ قبرِ مبارک کے قریب پہنچ گئے تو آسمان کانپ اُٹھا اور زمین میں سخت زلزلہ آیا، ایسا لگتا تھا کہ پہاڑ اُکھڑ جائیں گے، اس سے اگلی صبح ہی سلطان نورالدّین محمود زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی مدینۂ منوّرہ پہنچ گئے تھے۔ ان کا جُرم ثابت ہونے کے بعد سلطان نے ان کی گردن اُڑانے کا حکم دیا اور روضۂ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گرد پانی کی گہرائی تک زمین کھدوائی اور سیسہ پگھلا کر اس میں بھر دیا تاکہ آئندہ کوئی ایسی ناپاک حرکت نہ کرسکے۔

(وفاء الوفا، الجزء الثانی، ص648 ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عظیم عاشقِ رسول، شیرِ اسلام، ابوالقاسم نورالدّین محمود بن محمود زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ساری زندگی خدمتِ دین میں گزری، یہی وجہ ہے کہ نہ صرف مسلم بلکہ غیر مسلم مؤرخین بھی ان کے عدل و انصاف کے مدّاح ہیں، یہاں ان کے چند کارنامے ذکر کئے جاتے ہیں: **علمی و علم دوست کارنامے** ❀ احادیث کا مجموعہ بنام ''اَلْفَخْرُ النُّوْرِی'' مرتّب فرمایا جس میں عدل و انصاف، راہِ خدا میں خرچ اور اِصلاح و نصیحت کے موضوع پر احادیثِ کریمہ جمع کیں۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

❁ایک کتاب ”جہاد“ کے موضوع پر بھی تصنیف فرمائی۔ (مراٰۃ الزمان، 21/211) ❁کثیر اور مہنگی کُتُب وقف کیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 15/242) ❁اساتذہ، طلبا اور عُلما کے لئے وظیفے مقرّر فرمائے۔ (اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، 22/503 ماخوذاً)

تعمیری کارنامے

❁بادشاہوں اور اُمرا کی جانب سے جو بھی مال آتا سب مساجد کی تعمیر پر خرچ کردیتے، ایک بار دمشق کی مساجد شمار کرنے کا فرمایا جو کہ تقریباً 100 تھیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ان کے اوقاف کا اہتمام کیا، اس کے علاوہ دِمَشْق، حَلَب، بَعْلَبَکّ، مَنْبِج، رَحْبَة، مَوْصِل، حَماۃ اور دیگر کئی شہروں میں کثیر مساجد اور مدارس تعمیر فرمائے، جن میں چند ایک کے نام یہ ہیں: قلعہ دمشق کی جامع مسجد، باب جابِیَہ کے پاس مسجد عطیہ، مسجد رَمّاحِیْن، بازار صاغہ کی مسجد، مسجد عباسی، مسجد دارالبِطِّیْخ، مسجد کُشْک۔ (مراٰۃ الزمان، 21/210، مراٰۃ الجنان، 3/291) ❁شہر موصل میں الجامعُ النُّوری کی تعمیرِ نَو کی جس پر تین لاکھ دینار صرف ہوئے۔ (مراٰۃ الزمان، 21/208) ❁دمشق میں دارُالحدیث قائم کیا جس کے شیخ الحدیث حافظ ابنِ عساکر تھے۔ (اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، 22/503 ملتقطاً) ❁خراسان کے مشہور عالم، ریاضی دان اور اصولی قطبُ الدّین محسود نیشاپوری کو بلا کر ان کے لئے مدرسہ عادلیہ قائم کیا۔ ایک اور مدرسہ عادلیۃُ الکبریٰ کی بنیاد رکھی جسے آپ کے بعد ملک عادل سیف الدّین احمد نے مکمل کروایا، یہ عالَمِ اسلام کی مرکزی درسگاہ تھی جس میں ابنِ خلکان، جلالُ الدّین القزوینی اور ابنِ مالک نحوی جیسی عظیم ہستیاں تدریسی خدمات انجام دیتی رہیں۔ (اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، 22/503 ماخوذاً) ❁میدانِ اُحد میں ایک کنواں تھا جو سیلاب کی وجہ سے بند ہوگیا تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اسے دوبارہ جاری کروایا۔ ❁دمشق کے تنگ بازاروں کو کشادہ فرمایا، مختلف شہروں میں خانقاہیں، پُل، مسافر خانے اور اسپتال بنائے، مدینۂ منوّرہ کے گرد حفاظتی دیوار کی تعمیر مکمل کی۔ (سیر اعلام النبلاء، 15/241 ملتقطاً)

بارگاہِ نبوی سے نوید آئی منقول ہے کہ سلطان نورالدّین محمود زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی دِمیاط (مصر) کے مقام پر کفّار سے برسرِ پیکار تھے، آپ 20 دن روزے سے رہے اور صرف پانی سے افطار کیا، جس کے سبب کافی کمزور ہوگئے، لیکن آپ کے رُعب کی وجہ سے کسی کو بھی آپ سے بات کرنے کی ہمّت نہ ہوئی، نماز پڑھانے کے لئے مقرّر امام صاحب حضرت یحییٰ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خواب میں سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے یحییٰ! نورُالدّین کو دِمیاط سے کفّار کی شکست کی خوشخبری سنادو۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ میری تصدیق کیسے کریں گے؟ فرمایا: اسے کہنا: یومِ حارِم۔ صبح جب سلطان نورالدّین زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی نماز سے فارغ ہونے کے بعد تشریف لائے تو امام یحییٰ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے انہیں مخاطب کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: آپ مجھے بتائیں گے یا میں آپ کو بتاؤں (یعنی سلطان نورالدّین زنگی کو زیارتِ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پہلے ہی سے علم تھا)، پھر سلطان نورالدّین زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے سارا خواب بیان کردیا، امام یحییٰ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ”یومِ حارِم“ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ایک بار میں کفّار کے ساتھ برسرِپیکار تھا کہ مجھے اسلامی لشکر کی شکست کا خوف ہوا، میں لشکر سے ہٹ کر ایک جگہ سجدہ ریز ہوگیا اور اپنا چہرہ خاک پر رکھ کر اللہ ربُّ العزّت کی بارگاہ میں عرض کی: اے مولا! محمود کون ہے؟ یہ دین تو تیرا دین ہے، یہ لشکر تو تیرا لشکر ہے، آج تُو ان کے ساتھ وہی معاملہ فرما جو تیرے کرم کے لائق ہے، پس اللہ نے ہمیں فتح عطا فرمائی۔ (مراٰۃ الزمان، 21/215) ❁آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے 50 سے زائد شہر اور قلعے فتح کئے۔ (المنتظم، 18/209)

اصلاحِ معاشرہ پر مبنی کارنامے

غلاموں کے ساتھ سلوک ❁آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا اپنے غلاموں کے ساتھ جو مثالی سلوک تھا اس کی مثال نہیں ملتی، جو غلام بالغ ہوجاتا تو اسے آزاد فرمادیتے اور اس کا نکاح کردیتے۔ (سیر اعلام النبلاء، 15/242) ❁عُشر اور جزیہ کے علاوہ ہر طرح کے

ٹیکس ختم فرمائے۔ (مراٰۃ الزمان، 21/204) ❀ شراب کی خرید و فروخت پر سختی سے پابندی لگائی (سیر اعلام النبلاء، 15/243) اور پینے والوں پر حدِ شرعی جاری فرمائی۔ (مراٰۃ الزمان، 21/205)

عدل و انصاف

نورالدین زنگی عدالت میں سلطان نورالدّین زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی عاجزی اور کمالِ عدل و انصاف کا اندازہ اس حکایت سے لگائیے کہ ایک شخص نے آپ سے کہا: میرے ساتھ قاضی کے پاس چلئے، میرا آپ پر کچھ مطالبہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس کے ساتھ چل پڑے، جب قاضی کے پاس عدالت میں پہنچے اور فرمایا: میرے ساتھ ویسا ہی سلوک رکھو جو سب کے ساتھ رکھتے ہو، پھر قاضی نے مقدّمہ سنا تو سلطان نورالدّین زنگی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر کوئی حق ثابت نہ ہوا، لیکن انہوں نے پھر بھی اس شخص کی طلب کردہ چیز تحفۃً دے دی۔ (سیر اعلام النبلاء، 15/243 مفہوماً)

کھلی کچہری سلطان نورالدین زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا عدل و انصاف اپنی مثال آپ ہے، عوامُ النّاس کو عدل و انصاف فراہم کرنے کے لئے سب سے پہلے دارالکشف کے نام سے کھلی کچہری کا قیام آپ ہی کا کارنامہ ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس میں ہفتہ میں چار دن بیٹھتے اور قاضی کو بھی بٹھاتے، اس دوران عدالت کے دروازے پر کوئی محافظ یا چوبدار نہ ہوتا بلکہ ہر کسی کو انصاف لینے کی عام اجازت ہوتی۔ (مراٰۃ الزمان، 21/207)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سلطان نورالدّین زنگی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ساری زندگی دینِ اسلام و مسلمین کی خدمات کے عظیم کارناموں سے بھری ہوئی ہے جن میں سے چند کا مختصر ذکر یہاں کیا گیا، اسلام و مسلمین کا یہ عظیم خیر خواہ 11 شوّال المکرّم بروز بدھ 569 ہجری کو اپنے خالقِ حقیقی سے جاملا۔ آپ کا مزار مدرسہ نوریہ (دمشق، شام) میں ہے جو دُعا کی قبولیت کا مقام ہے۔ (وفیات الاعیان، 4/412) آپ کی سیرت مبارکہ کے بارے میں مزید جاننے کیلئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شوال المکرم 1438ھ / جولائی 2017ء کا صفحہ 41 پڑھئے۔

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی طریقے

محمد آصف خان عطاری مدنی*

جوتے پہننا سیکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَعْلَین (یعنی جوتے) پہننا سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت ہے۔ جوتے پہننے سے کنکر، کانٹے وغیرہ چبھنے سے پاؤں کی حفاظت رہتی ہے اور دیگر فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سوار ہوتا ہے (یعنی چلنے کی مشقت سے بچ جاتا ہے جس طرح سوار دھول پتھر اور کانٹے سے بچ جاتا ہے)۔ (مسلم، ص894، حدیث: 5494، مراٰۃ المناجیح، 6/141) ❀ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے ابتدا کرے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی اُلٹی) جانب سے ابتدا کرے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخری رہے۔ (بخاری، 4/65، حدیث: 5855) ❀ جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ ❀ کسی بھی رنگ (Colour) کا جوتا پہننا اگرچہ جائز ہے لیکن پیلے (Yellow) رنگ کے جوتے پہننا بہتر ہے کہ مولا مشکل کشا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم فرماتے ہیں: جو پیلے جوتے پہنے گا اس کی فکروں میں کمی ہوگی۔ (تفسیر نسفی، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 69، ص58) ❀ استعمالی (In Use) جوتا اُٹھانے کے لئے اُلٹے ہاتھ کا انگوٹھا اور برابر والی انگلی استعمال کریں۔ ❀ مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استِعمال کرے۔ ❀ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں۔

* ناظم المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ، کراچی

نیکیاں

یتیموں کے ساتھ حسنِ سلوک کیجئے

عبدالماجد نقشبندی عطاری مدنی*

سرزمینِ عرب پر اسلام کی آمد سے پہلے دیگر بُرائیوں کی طرح یتیموں کے حُقوق دبانا اور ان پر ظلم و ستم کرنا بھی عام تھا۔ دینِ اسلام نے نہ صرف یتیموں کے ساتھ ہونے والے بُرے سلوک کی مذمّت کی بلکہ ان سے نرمی و شفقت کا برتاؤ کرنے اور ان کی ضَروریات کا خیال رکھنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: ﴿فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو۔ (پ30، الضحیٰ:9)

ہر بال کے بدلے نیکی فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شخص یتیم کے سَر پر اللہ پاک کی رضا کے لئے ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اُس کا ہاتھ گزرا ہر بال کے بدلے اُس کیلئے نیکیاں ہیں اور جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ بھلائی کرے، (دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا) میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔ (مسند احمد، 8/272، حدیث: 22215) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنَّان فرماتے ہیں: یہ ثواب تو خالی ہاتھ پھیرنے کا ہے جو اس پر مال خرچ کرے، اس کی خدمت کرے، اسے تعلیم و تربیت دے سوچ لو کہ اس کا ثواب کتنا ہوگا! (مراٰۃ المناجیح، 6/562)

یتیم کسے کہتے ہیں؟ وہ نابالغ بچّہ یا بچّی جس کا باپ فوت ہو گیا ہو وہ یتیم ہے۔ (دُرِّمختار، 10/416) بچّہ یا بچّی اس وقت تک یتیم رہتے ہیں جب تک بالغ نہ ہوں، جوں ہی بالغ ہوئے یتیم نہ رہے۔ (یتیم کسے کہتے ہیں، ص2)

یتیموں کے ساتھ حُسنِ سلوک کی مختلف صورتیں یتیموں سے حسنِ سلوک کی کئی صورتیں ہیں، مثلاً: ان کی پرورش کرنا، کھانے پینے کا انتِظام کرنا، اچھی تعلیم و تربیت فراہم کرنا وغیرہ۔ اسلام نے یتیموں کے بارے میں کیسی عمدہ تعلیم دی ہے اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

بہترین گھر اور بدترین گھر فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جہاں یتیم کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہو۔ (ابن ماجہ، 4/193، حدیث: 3679)

دِل کی سختی دُور اور حاجتیں پوری ہونے کا نسخہ ایک شخص نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے دل کی سختی کی شکایت کی، ارشاد فرمایا: یتیم پر رحم کیا کر، اس کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور اپنے کھانے میں سے اسے بھی کھلایا کر، ایسا کرنے سے تمہارا دل نَرم اور حاجتیں پوری ہوں گی۔ (مجمع الزوائد، 8/293، حدیث: 13509 ملتقطاً)

یتیموں کی حق تلفی سے بچیے یتیموں کو وِراثت میں ان کے حصّے سے محروم کر دینے اور ان کا مال ناحق کھانے والوں کے متعلّق سخت وعیدیں بھی بیان کی گئی ہیں، چنانچہ ارشادِ باری تعالٰی ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں۔ (پ4، النسآء:10) حدیثِ پاک میں ہے: چار قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالٰی نہ اُنہیں جنّت میں داخل کرے گا اور نہ ہی اس کی نعمتیں چکھائے گا، ان میں سے ایک یتیم کا مال ناحق کھانے والا بھی ہے۔ (مستدرک، 2/338، حدیث: 2307)

نوٹ مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ "یتیم کسے کہتے ہیں؟" پڑھنا بہت مفید ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

* شعبہ فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

اسلام کے نظریۂ حیات کی جامعیت اور اس میں عظمتِ انسانی

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

اسلام کا نظریۂ حیات نہایت خوبصورت، وسیع، جامع اور اعلیٰ ہے کہ ہم بندے ہیں اور ہمیں خدا کی بندگی کے تقاضے پورے کرکے دنیا کی زندگی بامقصد گزارنی ہے اور آخرت کی نجات، دائمی مسرّتیں اور معبودِ حقیقی کا قرب پانا ہے۔ دوسری طرف خدا کے منکروں اور دہریوں کا معاملہ یہ ہے کہ ان کے سامنے زندگی کا کوئی حقیقی مقصد نہیں، اس لئے وہ صرف مال کمانے، شہوت پورا کرنے اور لذاتِ دنیا میں اضافہ کرنے کے سوا کسی اور چیز کے بارے میں سوچتے ہی نہیں اور اگر دوسروں کی بھلائی کے لئے کچھ کریں تو اس میں عموماً شہرت کمانے اور نام بنانے کا جذبہ پوشیدہ ہوتا ہے، ایسی صورت میں ان کی مرضی ہے کہ دوسروں کے لئے کوشش کریں یا نہ کریں جبکہ ان کے مقابلے میں ایک مسلمان کو صرف دوسروں کی بھلائی کا مشورہ نہیں بلکہ حکم دیا گیا ہے کہ اسے بہر صورت دوسروں کی بھلائی کے لئے کوشش کرنی ہے کیونکہ اس کے سامنے مقصدِ حیات، آخرت کی دائمی زندگی کی کامیابی ہے جس کے حصول کے لئے اسے اِس دنیا میں ہر کام حکمِ خداوندی کے مطابق کرنا ہے، اسے صرف اپنی ذات نہیں بلکہ خاندان، رشتے داروں، پڑوسیوں بلکہ تمام انسانوں کے حقوق ادا کرنے ہیں اور ان کی صلاح و فلاح کے لئے کوشش کرنی ہے، خواہ دوسرے اس کا حق ادا نہ کریں۔ لہٰذا جب مسلمان کے دل کی گہرائیوں میں یہ مقصدِ زندگی موجود ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ کو کسی نہ کسی طرح اس مقصد پر لانے کی کوشش کرتا ہے اور اگر کبھی وہ اس مقصد کو بھول کر اپنی نفسانی خواہشات میں ڈوب بھی جائے تو چونکہ اس کے دل میں اسلام کی صورت میں مقصدیت کی بنیاد موجود ہے اس لئے جب بھی وہ تھوڑا سا ان چیزوں کی فنائیت، دنیاوی لذات کی بے ثباتی اور خدا کی بارگاہ میں پیشی (حاضر ہونے) پر غور کرے گا تو وہ ندامت و شرمندگی محسوس کرتے ہوئے فوراً مقصد کی طرف پلٹ آتا ہے۔ یہاں فرق پر غور کرنے کی حاجت ہے کہ ایک طرف غیر مسلم فریق ہے جس کے لئے انسانیت کی فلاح اور محتاجوں کی مدد اختیاری ہے، چاہے کرے اور چاہے نہ کرے اور دوسری طرف مسلمان ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ محتاجوں کی مدد کرے، لوگوں کو نقصان پہنچانے سے بچے، دوسروں کی خیر خواہی کرے اور انہیں برائی کے راستے سے روکے۔

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

یہاں ایک اور چیز بھی قابلِ توجہ ہے، وہ یہ کہ مقصدِ حیات کی تعیین میں انسان کی اپنی حیثیت سمجھنے کا بھی عمل دخل ہے کہ وہ خود کو ایک برتر مخلوق سمجھتا ہے یا کم تر، مثلاً کچھ لوگ وہ ہیں جنھوں نے سورج کو دیکھا کہ بڑا روشن ہے، ساری دنیا کو روشنی دے رہا ہے، دنیا کے ہزاروں لاکھوں فوائد اس سے وابستہ ہیں تو سورج کو پوجنا شروع کر دیا۔ اب افضل کون ہوا؟ یقیناً "سورج" کیونکہ لوگ تو اس کے سامنے یہ سمجھ کر جھک گئے کہ سورج خدا ہے، یہاں انسان نے اپنی حیثیت فراموش کر دی۔ اسی طرح بہت سے لوگوں نے درختوں، جانوروں اور دیگر کئی چیزوں کے فوائد دیکھے، تو جسے دیکھتے رہے اور اپنے سے بہتر سمجھتے رہے اسی کے سامنے جھک گئے۔ اس نظریۂ حیات کی بنیاد انسان کے پست اور کم تر ہونے پر ہے۔ انسانوں کے لئے کوئی نظریۂ حیات اس وقت تک حقیقتاً مفید نہیں ہو سکتا جب تک اُس نظریہ میں انسان کو بغیر کمی بیشی کے اُس کا اصل عظیم مقام نہ دیا جائے۔

دیگر نظریات میں یا تو وہ کمی ہے جس کا اوپر بیان ہوا یا حد سے زیادتی ہے کہ جس میں دیگر تمام حقائق جھٹلا کر فنا ہونے والے اور خدا کی بارگاہ میں جوابدہ انسان کو بالکل ہی بے لگام کر دیا جاتا ہے۔ ان سب کے مقابلے میں اسلام اور قرآن نے انسان کو یہی بتایا کہ تم جن چیزوں کے سامنے جھک رہے ہو، یہ چیزیں تو تمہارے تابع اور تمہارے فائدے کے لئے ہیں۔ کائنات تمہارے لئے ہے جبکہ تم کسی اور کے لئے ہو اور وہ تمہارا خدا ہے۔

نہ تُو زمیں کے لئے ہے نہ آسماں کے لئے
جہاں ہے تیرے لئے تُو نہیں جہاں کے لئے

انسان کی عظمت اور باقی کائنات کے اس کے لئے تخلیق ہونے کا بیان قرآن مجید میں جگہ جگہ موجود ہے۔ آسمان و زمین کی تخلیق، سورج چاند کی گردش، دن رات کی تبدیلی سب انسان کے فائدے کے لئے بنائی گئی ہے چنانچہ فرمایا:

﴿وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ﴾ ترجمہ: اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا دیا۔ (پ25، جاثیہ:13)

اور فرمایا: ﴿وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآىٕبَیْنِۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ﴾ ترجمہ: اور تمہارے لئے سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا جو برابر چل رہے ہیں اور تمہارے لئے رات اور دن کو مسخر کر دیا۔ (پ13، ابراہیم: 33)

قرآن فرماتا ہے کہ زمین میں موجود سب کچھ انسان کے فائدے کے لئے بنایا: ﴿هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًاۗ﴾ ترجمہ: وہی ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا۔ (پ1، البقرہ:29)

انسان کی عظمت اس سے بھی ظاہر ہے کہ انسان کی اصل، ابوالبشر سیّدنا آدم علیہ الصلوۃ والسّلام کو مسجودِ ملائکہ بنایا: ﴿وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ﴾ ترجمہ: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ (پ15، بنی اسرآءیل:61)

بنی آدم کو شرف اور بزرگی والا بنایا اور کثیر مخلوقات پر فضیلت عطا کی چنانچہ فرمایا: ﴿وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ ------ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا﴾ ترجمہ: اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی۔۔۔ اور انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر بہت سی برتری دی۔ (پ15، بنی اسرآءیل: 70)

قرآن فرماتا ہے کہ انسان بہترین صورت پر پیدا کیا گیا چنانچہ فرمایا: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴾ ترجمہ: بیشک ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا۔ (پ30، والتین:4)

عظمتِ انسانی کی جو تصویر اسلام اور قرآن کی تعلیمات کی نظر میں سامنے آتی ہے وہ بآسانی دیکھی جا سکتی ہے۔ اسی عظمتِ انسانی پر اسلام کے نظریۂ حیات کی بنیاد ہے۔

(جاری ہے۔۔۔۔۔۔)

محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

نبیِّ اکرم، شفیعِ معظّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیث قراٰنِ پاک کی عملی وضاحت، زندگی کے تمام شعبوں کیلئے مکمل راہنما اور دنیا کو نَجات سے ہمکنار کرانے کا بہت ہی بنیادی، مستحکم اور مضبوط ذریعہ ہیں۔ حدیثِ پاک اسلام کا دوسرا بڑا اور اہم ترین ماخذ (Source) ہے اور قراٰنِ کریم کی طرح حدیثِ پاک کے مبارک ذخائر اسلام کو مکمل ضابطۂ حیات بناتے ہیں۔ احادیثِ مبارکہ سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے انہیں خوب اچّھی طرح پڑھنا اور سمجھنا ضَروری ہے تاکہ ہم قدم قدم پر اسلام کے بیان کردہ احکامات سے مکمل آگاہی حاصل کرسکیں اور احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ ضابطوں کو اپنا کر باعمل مسلمان بن سکیں۔ **حدیث سمجھنے کا ایک بہترین ذریعہ** نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مبارکہ کا تمام تر ذخیرہ عربی میں ہے، چونکہ یہ احادیث فصحائے عرب کے سردار کی مبارک زبان سے ادا ہوئی ہیں اسی لئے سطر سطر، جملہ جملہ بلکہ لفظ لفظ خوب صورت اور دل کش ہونے کے ساتھ بے شمار معانی، ناقابلِ تردید اصول اور مضامین کا سمندر اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، اسی اہمیت کے پیشِ نظر علمائے اہلِ سنّت نے ہر عہد میں احادیث کو سمجھنے کیلئے ان کی عظیمُ الشّان شروحات لکھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اردو میں علمائے اہلِ سنّت نے احادیث کی مایہ ناز شروحات لکھیں، جن میں مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی بخاری شریف کی شرح نزہۃ القاری، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی مشکوٰۃ شریف کی شرح مراٰۃ المناجیح، خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں، ان شروحات کا مطالعہ نہ صرف حدیث سمجھنے میں معاون ثابت ہوگا بلکہ علم میں ترقی کا سبب اور عمل کا جذبہ بڑھانے کا ذریعہ بنے گا۔ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتب مثلاً ”40 فرامینِ مصطفٰے“ کے نام سے مختصر رسالہ، اصلاحِ عقائد و اعمال پر مشتمل جدید تخریج کے ساتھ ”انوارُ الحدیث“ اور ریاضُ الصّالحین کی تفصیلی شرح ”فیضانِ ریاضُ الصّالحین“ پڑھنا بھی فہمِ حدیث میں مددگار ہیں۔ **مطالعۂ حدیث کے 10 مدنی پھول** (1) ابتداءً کسی مختصر کتاب سے حدیث کے مطالعے کا آغاز کیجئے اور کتاب کے صفحات کو روزانہ کے اعتبار سے تقسیم کردیجئے۔ (2) مطالعے کا وقت مخصوص کیجئے اور باوُضو اور قبلہ رُخ ہوکر مطالعہ کیجئے۔ (3) دورانِ مطالعہ ہماری نظر سے کئی اہم باتیں گزرتی ہیں، اگر وہ باتیں بطورِ یادداشت محفوظ رکھنے کیلئے عنوانات کو علامات کے ذریعے ممتاز کردیا جائے تو اِس مطالعے سے دیر پا فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ (4) اگر ان علامات کو ہائی لائٹر سے ممتاز کردیا جائے اور مارکیٹ میں دستیاب اسٹک نوٹس کی نشانی لگادی جائے تو بوقتِ ضرورت بہت آسانی رہے گی۔ (5) کتاب کے ابتدائی صفحات یا یادداشت والی ڈائری میں ان علامات کے عنوانات کے اعتبار سے الگ الگ فہرست بنایئے، ایسا کرنے سے کئی دیگر موضوعات کے متعلق مواد جمع ہوجائے گا۔ (6) حدیث اور شرحِ حدیث کو تکرار کی نیت سے دورانِ گفتگو یا بوقتِ بیان استعمال کیجئے، اس کی برکت سے حدیثیں ذہن میں پختہ ہوں گی۔ (7) تحریری یادداشت کی دہرائی کیلئے کوئی دن مخصوص کیجئے تاکہ بار بار کی تکرار سے مضامینِ حدیث اور ان کی تشریحات دل و دماغ میں تر و تازہ رہیں۔ (8) مطالعے کے دوران اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو علمائے اہلِ سنّت کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنی علمی اُلجھن دور کیجئے۔ (9) جلد بازی، عدمِ دلچسپی یا دل و دماغ کا حاضر نہ ہونا حدیث کے سمجھنے میں بہت بڑی رُکاوٹ ہے لہٰذا اسکون کے ساتھ مطالعہ کیجئے، اگر احادیث اور اُن کی تشریح عہدِ رسالت کو تصور میں رکھ کر پڑھیں گے تو دلچسپی برقرار رہنے کے ساتھ ساتھ بہت لطف آئے گا۔ (10) احادیثِ مبارکہ کو علم و عمل دونوں میں اضافہ کا ذریعہ بنایئے۔

اللہ پاک ہمیں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے احادیثِ مبارکہ کا مطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

*ذمہ دار شعبہ فیضان اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

حکایت نبیِّ کریم علیہ الصلوۃ والسّلام کا ارشاد ہے: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جس کے پاس اس کی روح قبض کرنے فرِشتہ آیا تو اُس سے کہا گیا کہ کیا تونے کوئی نیکی کی ہے؟ وہ بولا: میں نہیں جانتا۔ اس سے کہا گیا: غور تو کر۔ اس نے کہا: اس کے سِوا اور کچھ نہیں جانتا کہ میں دنیا میں لوگوں سے تجارت کرتا تھا اور ان پر تقاضا کرتا تھا تو امیر کو مہلت دے دیتا اور غریب کو مُعافی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے جنّت میں داخل فرما دیا۔
(بخاری،2/460،حدیث:3451)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقرُوض سے ہمیشہ نرمی اور حُسنِ سُلوک سے پیش آنا چاہئے۔ ضَرورت مندوں کو قرض دینا اور قرض کی بہترین ادائیگی کرنا، اسلام میں جہاں اس کی ترغیب ہے وہیں تنگدَسْت مقروض سے شفقت و مہربانی اور نرمی سے پیش آنا بھی اسلامی تعلیمات کا روشن باب ہے۔ قرض دینے کا بنیادی مقصد (Basic Purpose) یہ ہوتا ہے کہ ضَرورت مند کی مَعاشی اور گھریلو پریشانیاں خَتْم ہوجائیں اس سوچ کے تحت اچّھی اچّھی نیتوں کے ساتھ دیا جانے والا قرض ثواب کا ذریعہ بھی بنے گا۔

مقروض پر نرمی کے طریقے نہایت آسان اور نَرم شرائط رکھی جائیں۔ ایسی کڑی شرائط رکھ دینا کہ مقروض پِس کے رہ جائے باہمی اُلفت کو ختم کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ یکمُشْت ادائیگی نہ کر سکنے کی صورت میں قِسطوں (Installments) میں تقسیم کر دیجئے۔ وُصُول کرتے ہوئے رَوِیّہ میں نَرْمی بہت ضَروری ہے، ادائیگی میں تاخیر پر خوامخواہ شور مچانا، باتیں سنانا مسئلہ کو حل کرنے کی بجائے مزید اُلجھا دے گا۔ اگر قُدرت ہو تو مکمل یا کچھ مُعاف کر دیجئے۔ افسوس! آج کل ہمارے یہاں مقروض سے نرمی کا تصور ختم ہوتا جارہا ہے حالانکہ اس کے بہت فضائل ہیں۔

2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (1) جو کسی تنگدست (مقروض) پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا۔ (ابن ماجہ، 3/147، حدیث: 2417) (2) جو کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس کا قرض مُعاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن عَرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا کہ جس دن عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (ترمذی، 3/52، حدیث:1310)

مقروض سے زیادَتی کی مثالیں افسوس! ہمارے ہاں ایک تعداد سُودی قرضے دینے پر تو آمادہ نظر آتی ہے مگر بغیر نفع کے قرضِ حَسَنہ[1] دیتے ہوئے ان کی جان جاتی ہے حالانکہ سُودی لین دین دنیا و آخرت کی تباہی کا سبب ہے۔ بعض لوگ مقروض کی بے بسی کا فائدہ اس طرح سے اٹھاتے ہیں کہ اسے اپنا زر خرید غلام سمجھ لیتے ہیں خصوصاً گاؤں گوٹھوں میں یہ صورتحال زیادہ ہے کہ مقروض کے پورے کنبے کو اپنا غلام تصور کیا جاتا ہے۔ انہیں بلیک میل کرنا، ڈرانا دھمکانا عام ہے۔ بعض لوگ مقروض کی عزّتِ نفس کو مجْروح (Hurt) کرتے نظر آتے ہیں، اس طرح کہ ادائیگی میں تاخیر ہونے پر مقروض کی بے عزّتی کرنے میں ذرا بھی نہیں ہچکچاتے۔ مکان یا دکان کا کرایہ مانگتے ہوئے جان بوجھ کر شور مچاکر پڑوسیوں کو جمع کرتے ہیں اور پھر سب کے سامنے مقروض کی عزت کی دھجّیاں بکھیرتے اور اِیذائے مسلم جیسے کبیرہ گناہ میں مُلَوَّث نظر آتے ہیں۔ ایسوں کو بھی مقروض سے نرمی اور آسانی کا مُظاہرہ کرنا چاہئے۔

اگر قرض دار مالدار ہے اور ادائیگی پر قادر ہونے کے باوجود قرض ادا نہ کرے تو قرض خواہ سختی کے ساتھ اپنے قرض کا مطالبہ کرسکتا ہے امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: جو دے سکتا ہے اور بلاوجہ لیت و لعل کرے وہ ظالم ہے اور اس پر تشنیع و ملامت جائز۔ (فتاویٰ رضویہ، 23/286)

(1) وہ قرض جس کی ادائیگی کی کوئی مدت مقرر نہ ہو اور نہ ہی سود ہو۔

* شعبہ فیضان صحابہ واہلِ بیت، المدینۃ العلمیہ باب المدینہ کراچی

ابو رجب عطّاری مدنی*

(Learn to value others)
دوسروں کی قدر کرنا سیکھئے

آج جوتوں پر پالش ٹھیک سے نہیں ہوئی تھی، یہ دیکھ کر شوہر کا موڈ خراب ہوگیا، بیوی سے کہنے لگا: اِتنا سا کام بھی ڈھنگ سے نہیں کرسکتیں، **آخر تم سارا دن کرتی کیا ہو!** پھر آفس روانہ ہوگیا۔ شام پانچ بجے جب وہ تھکا ہارا گھر پہنچا تو دیکھا کہ اس کے بچے گھر کے سامنے میلے کچیلے کپڑوں میں کھیل رہے ہیں، گھر میں داخل ہوا تو عجیب منظر تھا، کپڑے، کھلونے اور جوتے اِدھر اُدھر بکھرے پڑے تھے، ناشتے کے برتن ابھی تک وہیں تھے جہاں صبح تھے، رات کے برتن سِنک (Sink) میں پڑے دُھلنے کا انتظار کررہے تھے، فریج کے دروازے پر آلودہ ہاتھوں کے نشانات تھے، گھر کے فرش پر جھاڑو نہ لگنے کی وجہ سے گرد (Dust) تھی، یہ منظر دیکھ کر شوہر کو گھبراہٹ سی ہونے لگی اور وہ دل ہی دل میں دعا مانگنے لگا: ”یااللہ خیر!“ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر ہانپتے کانپتے جب وہ بیڈ روم میں پہنچا تو دیکھا کہ اس کی بیوی بستر پر بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی، آہٹ پاکر کتاب رکھی اور شوہر کے استقبال کے لئے مُسکراتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی، شوہر نے فوراً پوچھا: میں تو ڈر ہی گیا تھا، آج گھر کی کیا حالت بنا رکھی ہے؟ سب کچھ دَرہم بَرہم ہے! بیوی نے نرمی سے جواب دیا: آپ ہی نے تو کہا تھا کہ آخر میں سارا دن کرتی کیا ہوں؟ تو میں نے سوچا کہ آج میں کچھ نہیں کروں گی، تاکہ آپ کو اپنے سوال کا جواب مل جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہماری راحتوں اور آسائشوں میں دوسروں کا کتنا کردار ہوتا ہے اس فرضی حکایت سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔ زندگی کی گاڑی مشترکہ کاوشوں (Mutual efforts) کے پہیوں پر چلتی ہے مگر ہمیں اس کا اِدراک نہیں ہوتا مثلاً خاکروب (Sweeper)، چوکیدار، ڈرائیور، گھر میں کام کرنے والی ماسی، بیٹا بیٹی، ماں باپ، بہن بھائی، بجلی گیس کے محکموں کے لوگ ہماری زندگی کی ضروریات پوری کرتے ہیں، ہمیں سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ بالفرض ایک ہفتے گلی میں صفائی کرنے والا نہ آئے تو صفائی کا کیا حال ہوگا! اندازہ لگانا زیادہ مشکل نہیں۔ نعمت کی قدر اس کے جانے کے بعد ہوتی ہے، اس لئے ہمیں اپنی زندگی میں شامل لوگوں کی نہ صرف قدر کرنی چاہئے بلکہ وقتاً فوقتاً حوصلہ افزائی کرکے انہیں قدر دانی کا احساس بھی دلانا چاہئے۔ ”امی! آپ کتنی اچھی ہیں کہ اپنی راتوں کی نیند اور دن کا چین قربان کرکے ہم بہن بھائیوں کے کھانے پینے، کپڑوں اور دیگر ضروریات کا خیال رکھتی ہیں“، ”ابو! آپ خون پسینہ ایک کرکے ہم بہن بھائیوں کے اخراجات پورے کرتے ہیں، مجھے آپ سے محبت ہے (I love you!)“ اس طرح کے جملے (جبکہ سچے ہوں) بولنے سے آپ کا جائے گا کچھ نہیں لیکن سامنے والے کا دل بڑا ہوجائے گا، کبھی آزما کر دیکھئے!

ناقدری کا رونا یہ بھی کڑوی حقیقت ہے کہ ہمارے معاشرے میں عام طور پر شوہر بیوی سے اور بیوی اپنے شوہر سے ناقدری کی شاکی (Complainer) ہے، اسی طرح ماں باپ اور اولاد، ساس اور بہو، استاذ اور شاگرد، سیٹھ اور ملازم، دکاندار اور خریدار! اپنی اپنی ناقدری (Inappreciation) کا رونا

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

روتے ہیں، الغرض کریڈٹ لینے کو سب تیار ہیں، دینا کسی کسی کو آتا ہے۔ اپنی ناقدری کا احساس بعض اوقات اتنا بڑھ جاتا ہے کہ انسان کو اپنی ناک سے آگے دکھائی ہی نہیں دیتا اور وہ گھریلو، کاروباری یا تعلیمی سطح (Level) پر مفید کردار ادا کرنے میں ناکام رہتا ہے! یاد رکھئے اگر آپ میں صلاحیت (Ability) ہے تو آج یا کل اس کے قدر دان ضرور ملیں گے کیونکہ سو کا نوٹ نیا ہو یا پرانا! کڑک ہو یا مُڑا تُڑا! اس کی ویلیو سو روپے ہی رہتی ہے کم یا زیادہ نہیں ہوجاتی، اور اگر آپ میں کسی چیز کی صلاحیت نہیں ہے تو خوش فہمی کے اثرات سے باہر آجایئے کہ گرد آسمان پر بھی چڑھ جائے اس کی قیمت نہیں بڑھتی اور سونا زمین میں بھی دفن ہوجائے تو اس کی قدر کم نہیں ہوتی۔ چنانچہ ”میری قدر کرو، میری اہمیت کو سمجھو“ کی تکرار کرکے ”اپنے منہ میاں مٹھو بننے“ کے بجائے آس پاس نظر دوڑایئے اور دوسروں کی قدر کرنا شروع کردیجئے، لوگ بھی آپ کی قدر کرنے لگیں گے، مگر نیت صاف ہونا شرط ہے۔

کاش! ہم ان جیسے ہوتے 2دوست جن کی مالی حالت درمیانی تھی، آفس کے کسی فنکشن میں شرکت کے لئے فائیو اسٹار ہوٹل پہنچے تو وہاں پر لوگوں کو عیش کرتے دیکھ کر ایک دوست بولا: ہم ان جیسے کیوں نہیں! دوسرا دوست تھوڑا سمجھدار تھا، وہ فنکشن کے بعد اسے قریب ہی واقع معذور لوگوں کے سینٹر میں لے گیا، وہاں کسی کا ہاتھ نہیں تھا تو کسی کی ٹانگ نہیں تھی، کوئی بولنے سے معذور تھا تو کوئی سننے سے محروم اور کسی کو دکھائی نہیں دیتا تھا، وہاں اس نے اپنے دوست سے کہا: خدا کا شکر کرو کہ تم ان جیسے نہیں ہو۔

نیچے والوں کو دیکھو اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اپنے سے نیچے والوں کو دیکھو، اوپر والوں کو نہ دیکھو پس تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو خود سے دور نہ کر بیٹھو۔

(معجم اوسط، 2/18، حدیث:2343)

چند سوالات کبھی خود سے پوچھئے کہ کتنے لوگ تمنا کرتے ہوں گے کہ انہیں بھی ایسا گھر، گاڑی، موبائل وغیرہ مل جائے جیسا آپ کے پاس ہے، ایسی ملازمت، اُجرت، تجارت، صحت، عزت اور صحبت مل جائے جیسی آپ کے پاس ہے! اس طرح کے سوالات سے آپ کے دل میں اپنی چیزوں کی قدر محسوس ہونے لگے گی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ نعمتوں کی قدردانی کا مزید ذہن بنانے کے لئے یہ حکایت پڑھئے:

اگر تمہیں گدھا بنادیا جاتا! ایک آدمی چلتے چلتے بہت تھک گیا اور راستے میں بیٹھ کر رونے لگا کہ مجھ سے بڑھ کر کون مسکین ہوگا جس کے پاس سواری بھی نہیں۔ ایک دانا نے سُن کر کہا: نادان! کیوں ناقدری کرتا ہے! ٹھیک ہے تیرے پاس سواری نہیں لیکن شکر کر اللہ پاک نے تجھے گدھا بھی تو نہیں بنایا کہ لوگ تجھ پر سواری بھی کریں اور اپنا سامان بھی لادیں۔

بہرحال ہمیں چاہئے کہ ہم رشتوں، نعمتوں، مشوروں، تجربوں، علم، وقت، روزگار کی قدر کرنا سیکھیں اور شکر گزار بندوں میں شمار ہوجائیں۔ اللہ پاک ہمارا حامی و ناصر ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کوپن کے سوالات کے درست جوابات

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ رمضان المبارک1439ھ کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین **خوش نصیبوں** کا نام نکلا: ”حافظ محمد شہزاد عطاری (ڈیرہ غازی خان)، وقارالحسن بن محمد امین (زم زم نگر حیدرآباد)، بنتِ عبد الغفور (گجرات)“ انہیں مدنی چیک روانہ کردیے گئے۔ درست جوابات: (1) اُخنُوخ (2) حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) نیّر اصغر (راولپنڈی)، (2) محمد نذیر عطاری (خیرپور میرس)، (3) محمد رمضان رضا (باب المدینہ کراچی)، (4) محمد سلمان (نواب شاہ)، (5) انوار احمد (مدینۃ الاولیاء ملتان)، (6) حافظ عمر عطاری (مظفر گڑھ)، (7) وحید احمد (باب المدینہ کراچی)، (8) بنتِ فجر علی (میانوالی)، (9) بنتِ نور محمد (باب الاسلام سندھ)، (10) بنتِ اشتیاق علی (باب المدینہ کراچی)، (11) بنتِ عبد القیوم قادری (شہداد پور سندھ)، (12) بنتِ خرم اشفاق (رحیم یار خان)

کیسا ہونا چاہیے؟
(تیسری اور آخری قسط)

راشد علی عطاری مدنی*

بچوں کا مستقبل اور باپ کی ذمّہ داریاں

❀ باپ کے لئے لازِم ہے کہ وہ اپنی اولاد کو پاکیزہ اور نیک بنانے کے لئے گھر میں ایسی کمائی لائے جو حلال اور طیّب ہو۔ اولاد کو اگر حرام کمائی سے پالا پوسا گیا تو اس کے کردار و اعمال میں شرافت کیسے پیدا ہو گی؟

❀ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر خواہش پوری نہیں کی جاسکتی، لیکن باپ کو چاہئے کہ بچّوں کے مُطالبات (Demands) پر غور کرے، مناسب ہوں تو پورے کرنے کی کوشش کرے، نامناسب ہوں تو ایسے مطالبات پورے کرنے سے یکدم انکار کر دینا اس کا حل نہیں، بلکہ یہ بھی غور کرے کہ بچے نے ایسا مطالبہ کیوں کیا؟ اس کے مُحرِّکات کا جائزہ لے اور بچّے کے مستقبل کی فکر کرے۔

❀ باپ بچّوں کے لئے رول ماڈل ہوتا ہے، جیسا وہ کرے گا اولاد بھی اسی رستے پر چلے گی، اس لئے باپ کو چاہئے کہ کوئی منفی (Negative) عادت نہ اپنائے۔ دیکھا گیا ہے کہ سگریٹ، پان، چھالیہ اور گٹکا وغیرہ کھانے والوں کی اولاد بھی اسی قسم کی چیزیں کھانے لگتی ہے نیز بچّوں سے پان، سگریٹ، چھالیہ، گٹکا وغیرہ منگوانا بھی انہیں اس میں مبتلا کر سکتا ہے۔

❀ بچّوں کو موبائل اور انٹرنیٹ کے استعمال کی عادت نہ ڈالئے، بچپن ہی سے انہیں حکمتِ عملی سے ایسے آلات و ذرائع سے دور رکھئے جو ان کے کردار و تعلیم پر اثر انداز ہوں، وگرنہ نوجوانی میں پابندی لگانا عُموماً مفید ثابت نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا نقصان کا اندیشہ ہے جیسا کہ فیس بک پر چیٹنگ کی اجازت نہ ملنے پر نویں جماعت (9th Class) کے 14 سالہ طالبِ علم نے اپنے آپ کو گولی مار کر خودکشی (Suicide) کرلی۔ (ایکسپریس نیوز آن لائن، 27 مارچ 2017) 12 سالہ بچّی نے ”موبائل فون“ واپس لینے پر اپنی ماں کو 2 بار قتل کرنے کی کوشش کی۔

(ایکسپریس نیوز آن لائن، 27 مارچ 2017)

❀ ہر وقت کی مصروفیت بعض اوقات باپ اور بچّوں میں دُوری پیدا کر دیتی ہے۔ جن بچّوں کے باپ انہیں مناسب توجّہ اور وقت نہیں دیتے وہ دیگر گھر والوں سے بھی الگ تھلگ رہنے لگتے ہیں۔ لہٰذا باپ کو چاہئے کہ حتَّی الاِمکان بچّوں کو زیادہ سے زیادہ وقت دے۔

❀ بعض اوقات باپ چاہتا ہے کہ اس کے بچّے اس کی مرضی کی تعلیم حاصل کریں۔ بچّوں پر اپنی خواہشات کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہئے، بلکہ ضَروری دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کا ذہنی میلان بھی ضرور دیکھنا چاہئے کیونکہ ضروری نہیں کہ ڈاکٹر کا بیٹا ڈاکٹر ہی بنے۔ خاص طور پر اگر بچّہ دینی تعلیم کی طرف رغبت رکھتا ہے تو یہ باپ کے لئے بہت بڑی سعادت ہے، اگر باپ اپنے بچّوں کو دینی تعلیم دلوائے گا تو دونوں کی دنیا و آخرت کا بھلا ہو گا۔ اسلام کی روشن تعلیمات سے منوّر اولاد دنیا کے ساتھ ساتھ مرنے کے بعد بھی کام آتی ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب آدمی انتقال کرتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین عمل جاری رہتے ہیں (1) صَدَقۂ جاریہ (2) یا جس علم سے نفع حاصل

*ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

کیا جاتا ہو (3) یا نیک بچّہ جو اس کے لئے دُعا کرتا ہو۔

(مسلم، ص684، حدیث:4223)

❀ باپ کی ایک اہم ترین ذمّہ داری یہ بھی ہے کہ بچّوں کو مخلوط تعلیمی اداروں (Co-Education) میں ہر گز نہ بھیجے بلکہ شروع سے ہی الگ الگ اِدارے میں تعلیم دلوائے، یہاں تک کہ ٹیوشن وغیرہ میں بھی اس کا اہتمام رکھے۔ مخلوط ماحول کے تباہ کُن اثرات پر مشتمل یہ اخباری رپورٹ پڑھئے، چنانچہ کراچی کے ایک علاقے میں مخلوط تعلیمی ادارے کا دسویں جماعت (10th Class) کا طالبِ علم اپنی ساتھی طالبہ سے مَحبت کرنے لگا، اہلِ خانہ کے رضامند نہ ہونے پر طالبِ علم نے ساتھی طالبہ کو گولی مار کر خودکشی کرلی۔

(ایکسپریس نیوز آن لائن، 1 ستمبر 2015)

❀ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ بچّوں کے اساتذہ یا رشتہ داروں کے سامنے ان کی تعلیمی یا اخلاقی کمزوریاں بتانا شُروع کردیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شاید ہم بہت اچّھا کام کررہے ہیں، یاد رکھئے! بچّہ ہو یا بڑا! عزّتِ نفس سب میں پائی جاتی ہے، یوں دوسرے کے سامنے بے عزّتی بچّوں کو سُدھارتی کم اور بےباک زیادہ کرتی ہے۔ ایک ذمّہ دار باپ کبھی بھی اپنے بچّوں کے عُیوب اور برائیاں دوسروں سے بلاضرورت بیان نہیں کرتا۔

❀ اسی طرح بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ استاد (Teacher) نے بچّوں کو ڈانٹا یا جھاڑا تو اس کے رَدِّ عمل (Reaction) میں بچّوں کے سامنے ہی استاد کو بُرا بھلا کہنا شُروع کردیتے ہیں۔ اس سے جہاں استاد کا وقار گرتا ہے وہیں بچّوں کے دل سے استاد کی قدر و منزلت بھی کم ہوجاتی ہے۔

❀ بچّے کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ اس کے لئے دُعا بھی کیا کرے کیونکہ باپ کی دُعا اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: تین قسم کی دُعائیں مقبول ہیں (1) مظلوم کی دُعا (2) مسافر کی دُعا اور (3) باپ کی بیٹے کیلئے دُعا۔ (ترمذی، 5/280، حدیث:3459)

❀ اولاد کے لئے مناسب رشتے کا انتخاب بھی بہت اہم معاملہ ہے۔ اکثر لوگ رشتے کے انتخاب میں امیر گھرانے، اعلٰی دنیوی تعلیم اور جِدّت پسندی وغیرہ کو ترجیح دیتے ہیں نیز بعض لوگ اپنے بچّوں کی صرف اپنے ہی خاندان میں شادی کرنے پر بَضِد ہوتے ہیں اگرچہ لڑکا لڑکی رضامند نہ ہوں۔ باپ کو چاہئے کہ اس معاملے میں اپنی اولاد کی رائے بھی ضرور معلوم کرے اور نیک اور نماز روزے کے پابند گھرانے کو ترجیح دے۔

❀ بعض لوگ اپنی اولاد میں فرق کرتے ہیں۔ باپ کی ذمّہ داری ہے کہ وہ ان کی تعلیم و تربیت، شادی بیاہ اور کاروبار وغیرہ کے معاملے میں کسی طرح کی جانبداری سے کام نہ لے بلکہ سب کے ساتھ برابر سلوک کرے نیز جائیداد اور زمین وغیرہ اپنی زندگی میں تقسیم کرنا چاہے تو عدل و انصاف سے کام لیتے ہوئے سب کو حصّہ دے۔

حضرتِ سیّدُنا نُعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے کچھ عطیّہ دیا تو (میری والدہ) حضرت عمرہ بنتِ رواحہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بولیں: میں تو راضی نہیں حتّٰی کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گواہ کر لو تو وہ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں نے اپنے اس بیٹے کو جو عمرہ بنتِ رواحہ سے ہے، ایک عطیّہ دیا ہے، یارسولَ اللہ! وہ کہتی ہیں کہ میں آپ کو گواہ بنالوں۔ فرمایا: کیا تم نے اپنے سارے بچّوں کو اسی طرح دیا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو۔ (بخاری، 2/172، حدیث:2587)

باپ پر اولاد کے حقوق کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا رسالہ **”اولاد کے حقوق“** پڑھئے۔

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذریعۂ معاش

عبدالرحمٰن عطّاری مدنی*

صحابیِ رسول حضرتِ سیّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب دامنِ اسلام سے وابستہ ہوئے تو آپ نے اپنے نسب میں والد کے نام کی جگہ لفظ اسلام لگا کر خود کو سلمان بن اسلام فرمایا۔ آپ کی کنیت ابوعبد اللہ اور لقب سَلْمَانُ الْخَیْر ہے۔

(معرفۃ الصحابہ، 2/455، تقریب التہذیب، ص398)

حالاتِ زندگی حضرتِ سیّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلّق فارس کے شہر اصفہان سے تھا۔ آپ نے حق کی تلاش میں اپنا وطن چھوڑا، پہلے مجوسی تھے اِس باطل مذہب کو چھوڑ کر عیسائی بنے پھر اسلام قبول کرلیا۔ آپ فَہم و فراست کے مالک، عقلمند اور دوراندیش تھے اور اُن ہستیوں میں سے ایک ہیں جن کی جنّت مشتاق ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ترجمہ اکمال، 8/33 ملخصًا) (سیر اعلام النبلاء، 3/ 318، 319)

وِصال امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں بمقام مدائن 10 رجب المرجب 33ھ یا 36ھ میں آپ کا وِصال ہوا، مزار مبارک مدائن (سلمان پاک) عراق میں ہے۔ (تاریخ ابن عساکر، 21/376، کرامات صحابہ، ص219) آپ نے 250 یا 350 سال کی طویل عُمر پائی۔ (معرفۃ الصحابہ، 2/455)

ذریعۂ آمدن حضرتِ سیّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن کے گورنر تھے اور بیت المال سے آپ کو وظیفہ ملا کرتا تھا لیکن اس کے باوجود اپنے ہاتھ سے کمانے کو ترجیح دیتے تھے اور کھجور کے پتّوں کی ٹوکریاں بناتے تھے، چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں: میں اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا پسند کرتا ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/258)

دنیا سے بے رغبتی حضرتِ سیّدُنا حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ 30 ہزار مسلمانوں کے حاکم تھے اور آپ کا وظیفہ 5 ہزار درہم تھا۔ جب آپ کے پاس وظیفہ آتا تو اسے مسلمانوں پر خرچ کر دیتے اور خود اپنے ہاتھوں سے کھجور کے پتّوں کی ٹوکریاں بنا کر گزارہ کرتے۔ (الزہد للامام احمد، ص173، رقم:815)

حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن بُرَیدَہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہاتھ سے روزی کماتے، جب کچھ پیسے حاصل ہوجاتے تو اس سے گوشت یا مچھلی خریدتے پھر کوڑھ کے مرض میں مبتلا لوگوں کو بلا کر ان کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تھے۔

(سیر اعلام النبلاء، 3/346)

راہِ خدا میں خرچ حضرتِ سیّدُنا نعمان بن حُمید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں اپنے ماموں کے ساتھ مدائن میں حضرتِ سیّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضِر ہوا، آپ اس وقت کھجور کے پتّوں کی ٹوکریاں بنارہے تھے، آپ نے یہ فرمایا کہ میں ایک درہم میں کھجور کے پتّے خریدتا ہوں اور اس سے ٹوکری بنا کر تین درہم میں بیچتا ہوں پھر ایک درہم سے مزید ٹوکریاں بناتا ہوں، ایک اپنے اَہل وعیال پر خرچ کرتا ہوں اور ایک صدقہ کردیتا ہوں۔

(سیر اعلام النبلاء، 3/346 ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ واقعات سے پتا چلا کہ حضرتِ سیّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا سے بہت زیادہ بے رغبت تھے اور راہِ خدا میں بکثرت خرچ کیا کرتے تھے کہ بیت المال سے ملنے والا وظیفہ تو سارا ہی مسلمانوں پر خرچ کردیا کرتے تھے اور اپنے ہاتھ کی کمائی کا بھی ایک تہائی حصّہ صدقہ کردیا کرتے تھے، ہمیں بھی حضرتِ سیّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اتباع میں اپنی آمدنی کا ایک تہائی نہ سہی توکچھ نہ کچھ حصّہ تو راہِ خدا میں ضَرور خرچ کرنا چاہئے، حدیث شریف میں ہے: لَا تُوْكِيْ فَيُوْكىٰ عَلَيْكِ یعنی تم صدقہ کرنے میں بُخل نہ کرو ورنہ (تمہارا رزق) روک دیا جائے گا۔ (بخاری، 1/483، حدیث:1433)

اللہ پاک حضرتِ سیّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے ہمیں دنیا سے بے رغبتی عطا فرمائے اور اپنی راہ میں زیادہ سے زیادہ خَرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

نواسیِ مصطفےٰ حضرتِ سیّدتنا اُمِّ کُلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

محمد شہزاد عطاری مدنی*

حضرتِ سیّدتنا بی بی اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نور والے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نواسی، حضرتِ سیّدُنا علیُّ الْمرتضیٰ و حضرتِ سیّدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی لاڈلی شہزادی اور جنّتی نوجوانوں کے سردار حضراتِ حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سگی بہن ہیں۔

ولادتِ باسعادت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت کے چھٹے سال پیدا ہوئیں اور حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کا شرف بھی حاصل کیا۔(سیر اعلام النبلاء، 5/22)

ازدواجی زندگی روایت میں ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مولا علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہَہُ الکریم سے کہا: اے علی! آپ اپنی بیٹی کا نِکاح مجھ سے کر دیجئے کیونکہ میں نے سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سُنا ہے کہ بروزِ قِیامت ہر نَسب اور رشتہ ٹوٹ جائے گا سوائے میرے نَسب اور رشتے کے (لہٰذا آپ مجھے اپنا رشتہ دار بنا لیجئے) تو مولا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہَہُ الکریم نے اپنی بیٹی سیّدتنا اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نِکاح آپ سے کر دیا۔ ان سے ایک بیٹے حضرتِ سیّدنا زید اکبر اور ایک بیٹی حضرتِ سیّدتنا رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وِلادت ہوئی۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، 1/79 ملخصاً)

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد مولا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہَہُ الکریم نے اپنے بھتیجے حضرت عون بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آپ کا نِکاح کیا، کچھ عرصے بعد ان کا بھی انتِقال ہو گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے بھائی حضرت محمد بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نِکاح میں آئیں، ان کی زندگی نے بھی زیادہ عرصہ وفا نہ کی اور وہ بھی اس عالَمِ فانی سے رُخصت ہو گئے، اس کے بعد آپ اپنے سابقہ بہنوئی یعنی اپنی مرحوم بہن حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر حضرت عبدُاللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نِکاح میں آئیں۔ ان تینوں حضرات سے آپ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔(طبقات ابن سعد، 8/338)

یاد رکھئے! اس دنیا میں جس کے لئے جتنی سانسیں لینا مُقدّر ہے وہ ان کی گنتی ضرور پوری کرتا ہے اور جب کسی کا وقتِ مُقرّر آ پہنچتا ہے تو اس کی روح قبض کرنے میں لمحہ بھر کی بھی تاخیر نہیں کی جاتی۔ کسی کا مرنا یا زِندہ رہنا محض اللہ پاک کی مَشِیّت سے ہے، کوئی بھی کسی کی نُحوست سے نہیں مرتا۔ جن مُعاشَروں میں بیوہ کو منحوس سمجھ کر مَعَاذَ اللہ ذلیل و خوار کیا جاتا ہے، انہیں صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی مبارک زندگیوں سے سبق لینا چاہئے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس عورت کا شوہر وفات پا جائے یا اسے طلاق ہو جائے تو ممکنہ صورت میں اس کا نِکاح کر دینا کوئی بُری بات نہیں بلکہ اگر وہ عورت جوان ہو تو اسے نِکاحِ ثانی سے روکنا کئی بُرائیوں کو جنم دے سکتا ہے۔

وصال مبارک حضرتِ سیّدتنا اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کے بیٹے حضرتِ زید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک ہی دِن دنیا سے رخصت ہوئے، حضرتِ سیّدنا سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کی ایک ساتھ نمازِ جنازہ پڑھائی۔

(طبقات ابن سعد، 8/340)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات، المدینۃ العلمیہ، سردار آباد (فیصل آباد)

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

عورت کا جُوڑا باندھ کر نماز پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ احادیثِ طیّبہ میں جُوڑا باندھ کر (یعنی بالوں کو اکٹھا کرکے سر کے پیچھے گرہ دے کر) نماز پڑھنے سے ممانعت وارد ہوئی ہے، تو آجکل عورتیں کیچر (Hair clip) لگا کر بالوں کو اوپر کی طرف فولڈ کرلیتی ہیں، کیا کیچر (Hair clip) یا کسی اور چیز کے ذریعہ جُوڑا بنے بالوں سے نماز پڑھنا عورتوں کے لئے منع ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احادیثِ طیّبہ میں سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جُوڑا بندھے بالوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی جو ممانعت فرمائی ہے وہ مَردوں کے ساتھ خاص ہے جس کی صراحت خود حدیثِ پاک میں موجود ہے، عورتوں کے لئے یہ ممانعت نہیں ہے۔ مَردوں کے لئے ممانعت کی حکمت شارحینِ حدیث نے یہ بیان فرمائی تاکہ مرد کے سَر کے ساتھ ساتھ اُس کے بال بھی زمین پر گریں اور ربّ تعالٰی کے حضور سجدہ ریز ہوں، پھر اس پر فقہائے کرام نے یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ جُوڑا باندھ کر نماز پڑھنا مَردوں کے لئے مکروہِ تحریمی ہے۔

جبکہ عورت کے بال سترِ عورت میں داخل ہیں یعنی غیر مَحْرَم کے سامنے اور بالخصوص نماز میں ان کو چھپانا فرض ہے، اگر عورتیں جُوڑا نہ باندھیں تو حالتِ نماز میں اُن کے بال بکھر سکتے ہیں، جس سے اُن کے بالوں کی بے ستری کا اندیشہ ہے، جس سے نماز پر اثر بھی پڑے گا، لہٰذا اگر عورتیں اپنے بالوں کو سر کے پیچھے اکٹھا کرکے گرہ لگالیں یا اُن کو کیچر (Hair clip) وغیرہ کے ذریعہ گرفت میں لے لیں تو بالوں کو چھپانے میں معاون ثابت ہوں گے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفاعنہ الباری

عورت کا دودھ کپڑوں پر لگ جائے تو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر کسی عورت کا دودھ زیادہ ہونے کی وجہ سے خود ہی نکل کر کپڑوں کے ساتھ لگتا رہے، تو کیا وہ ان کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

انسانی دودھ لگے کپڑوں میں نماز پڑھنا درست ہے، کہ انسان کا دودھ پاک ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

ابوالصالح محمد قاسم القادری

وضو کا اہم مسئلہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: انگوٹھی ڈِھیلی ہو تو وُضو میں اُسے پھرا کر پانی ڈالنا سنّت ہے اور تنگ ہو کہ بے جُنبش دِیے (یعنی بغیر حرکت دیئے) پانی نہ پہنچے تو فرض۔ یہی حکم بالی (یعنی کان کے زیور) وغیرہ کا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 4/616)

عدنان احمد عطاری مدنی*

حضرت سیدنا عَمْرو بن عاص رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ

مزار حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرتِ سیّدُنا عمر فاروق رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت میں ایک سال سخت قحط پڑا تو امیر المؤمنین نے مصر کے گورنر کو فرمان بھیجا: جب تم اور تمہارے ملک والے سیر ہوں تو تمہیں کچھ پروا نہیں کہ میں اور میرے ملک والے ہلاک ہوجائیں، فریاد رسی کرو، حاجت روائی کرو، مدد کو پہنچو۔ مصر کے گورنر نے جواباً عرض کی: فریاد پوری کرنے والا آپ کے پاس آرہا ہے انتظار کیجئے، میں نے آپ کی بارگاہ میں ایک ایسا کارواں روانہ کیا ہے جس کا پہلا حصّہ آپ کے پاس پہنچے گا تو آخر حصہ میرے پاس سے روانہ ہورہا ہوگا، چنانچہ مصر کے گورنر نے جو قافلہ روانہ کیا اس کا پہلا اونٹ مدینہ طیبہ میں جبکہ آخری مصر میں تھا اور تمام اونٹوں پر اناج لدا ہوا تھا، امیر المؤمنین نے وہ تمام اونٹ تقسیم فرما دیئے۔ (طبقات ابن سعد، 3/236 ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عزّت و شرافت، سخاوت و شجاعت، ذِہانت و فطانت اور ہمدردی جیسے اوصاف اور صلاحیتوں سے مالامال یہ عظیم ہستی صحابیِ رسول فاتحِ مصر حضرتِ سیّدُنا عَمْرو[1] بن عاص قرشی رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کی تھی۔ **قبولِ اسلام کا واقعہ** قبولِ اسلام سے پہلے آپ کے دل میں مسلمانوں سے سخت عداوت (دشمنی) تھی، معرکۂ بدر، اُحد اور خندق میں مسلمانوں کے خلاف جنگ میں حصّہ لیا، صلحِ حُدَیبیہ کے بعد تو آپ کے یہ جذبات تھے کہ اگر پورا قبیلۂ قریش اسلام لے آئے تو میں پھر بھی اسلام نہیں لاؤں گا، پھر آپ نے اپنے ہم خیال لوگوں کو جمع کرکے ان کے سامنے اپنی رائے رکھی کہ ہم حبشہ چلے جاتے ہیں اور وہیں رہتے ہیں، اس رائے کو پسند کیا گیا چنانچہ انہوں نے حبشہ کے بادشاہ کے لئے تحفے تحائف جمع کرکے آپ کے حوالے کردیئے یوں آپ حبشہ چلے آئے۔ (مغازی للواقدی، 2/741) ایک روایت کے مطابق قریش نے حبشہ سے مسلمانوں کو واپس لانے کیلئے جن سفیروں کو روانہ کیا ان میں آپ بھی شامل تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے آپ پر خُصوصی کرم فرمایا اور آپ نے تابعی حضرت نجاشی بادشاہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا پھر مدینے حاضر ہوکر مکی مَدَنی سرکار صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے مشرف ہوکر درجۂ صحابیت پر فائز ہوئے۔ یہ تاریخِ اسلام کا مُنْفَرِد واقعہ ہے کہ کوئی شخص تابعی کے ہاتھ پر ایمان لائے اور بعد میں مرتبۂ صحابیت سے مشرف بھی ہوا ہو۔ (زرقانی علی المواھب، 1/506 ملخصاً) **محبتِ رسول** قبولِ اسلام کے بعد آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے سینے میں محبت اور عظمتِ رسول کا ایسا دریا موجزن ہوا کہ فرماتے ہیں: کوئی شخص میرے نزدیک رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم سے زیادہ محبوب نہ تھا اور میری آنکھوں میں آپ سے زیادہ عظمت و جلالت والا کوئی نہ تھا۔ میں جانِ رحمت صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی ہیبت کی وجہ سے ان کی طرف نظر بھر کر دیکھ نہیں سکتا تھا۔ اگر مجھ سے رسولِ اکرم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا حلیہ دریافت کیا جائے تو میں اچّھی طرح بیان نہیں کرسکتا۔ (مسلم، ص70، حدیث:321 مختصراً) **عبادت و ریاضت** آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ مسلسل روزے رکھتے تھے جبکہ رات کو روتے ہوئے نماز پڑھا کرتے اور بارگاہِ الٰہی میں دُعا کرتے جاتے کہ اے اللہ! تو نے مجھے مال دیا، اولاد کی نعمت دی، حکومت عطا کی، اگر مجھے تجھ سے زیادہ ان چیزوں سے محبت ہے تو میرا مال، اولاد اور حکومت مجھ سے لے لے اور مجھے آگ کا عذاب نہ دینا۔ (تاریخ ابن عساکر، 46/164-180 ملخصاً) **مُروّت کیا ہے؟** آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کو حاکمِ مصر ہونے کے باوجود بوڑھے خچر پر سواری کرتے ہوئے دیکھ کر کسی نے پوچھا: آپ حاکم ہوکر اس خچر پر سوار ہیں؟ ارشاد فرمایا: جب تک جانور مجھے سوار ہونے دیتا ہے میں اس سے بےزار نہیں ہوتا،

(1) عمرو کا اردو تلفظ عَمْر ہے، عُمْرُو پڑھنا غلط ہے۔

*مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

جب تک زوجہ میری اولاد کی اچّھی پرورش کرتی ہے اس سے دل برداشتہ نہیں ہوتا، جب تک ہمنشین اپنا چہرہ مجھ سے نہ پھیر لے اس سے اُکتاتا نہیں کیونکہ بےزاری مروّت کے خلاف ہے۔(ایضاً،ص182) **فضائل و مناقب** آپ کے فضائل و کمالات بھی بے مثال ہیں: فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم ہے: اے اللہ! عَمرو بن عاص پر رحمت نازل فرما بے شک یہ تجھ سے اور تیرے رسول سے مَحبت کرتا ہے۔ (ایضاً،ص137) ایک مقام پر فرمایا: عَمرو بن عاص بے شک قریش کے نیکوکاروں میں سے ہیں۔(ترمذی،5/456،حدیث:3871) **خیرِ کثیر والے** ایک جنگ کے موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم تین بار نیند سے بیدار ہوئے اور ہر مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی عَمرو پر رحم فرمائے، پھر فرمایا: جب بھی میں نے صدقہ کے لئے لوگوں کو بُلایا ہے تو عَمرو بن عاص بہت زیادہ لے کر آتے ہیں، میں پوچھتا ہوں: اے عَمرو! یہ کہاں سے آیا تو جواب دیتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس سے اور عَمرو نے سچ کہا کہ بے شک اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں عَمرو کیلئے خیرِ کثیر ہے۔(معجم کبیر،5/18،حدیث:1 ملخصاً) **مال و دولت کیلئے اسلام قبول نہیں کیا** ایک بار سرورِ عالَم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم نے فرمایا: اے عَمرو! میں تمہیں ایک جنگ پر روانہ کرنا چاہتا ہوں، خدا تعالٰی تمہیں سلامت رکھے گا اور مالِ غنیمت بھی دے گا اور ہم تم کو کچھ مال بھی عطا فرمائیں گے۔ آپ نے عرض کی: میں مال و دولت کے لئے اسلام نہیں لایا، مجھے جہاد اور صحبتِ نبوی پانے میں رغبت ہے، فرمایا: نیک آدمی کیلئے اچّھا مال بہت ہی اچّھا ہے۔(مسند احمد،6/240،حدیث:17818) **جنگی حکمتِ عملی (بلیک آؤٹ)** آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نہایت ذہین اور جنگی تدبیروں سے مالا مال بہترین سپہ سالار تھے ایک مرتبہ کسی معرکہ میں آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے یہ اعلان کیا کہ رات کے وقت لشکر میں کوئی آگ روشن نہیں کرے گا، جو کہ بعض لوگوں پر ناگوار گزرا، بعد میں یہ معاملہ بارگاہِ رسالت میں پیش ہوا تو آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے عرض کی: میرے ساتھیوں کی تعداد کم تھی اور مجھے خوف تھا کہ پہاڑ کے پیچھے کوئی لشکر ہے جو مسلمانوں پر حملہ کردے گا۔ اس پر نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم نے آپ کے اس فعل کو خوب سراہا۔ اسی معرکہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق کے یہ کلمات بھی آپ کی جنگی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم نے عَمْرو بن عاص کو جنگی اُمور میں مہارت کی وجہ سے ہم پر امیر مقرّر فرمایا ہے۔ (تاریخ ابن عساکر، 46/145 ملخصاً) **خدمات و کارنامے** پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم نے آپ کو عمان پر عامل بنا کر بھیجا آپ رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کی ظاہری وفات تک وہیں عامل رہے۔ خلیفۂ اوّل حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے آپ کو شام کی جانب لشکرِ اسلام کا امیر بنا کر روانہ کیا، جہاں آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے فُتوحات کے جھنڈے گاڑے، 20 ہجری میں فاتحِ مصر کا اعزاز پایا، 22 ہجری میں اسکندریہ فتح کیا پھر 23 ہجری میں طرابلس کے علاقے فتح کئے 25 ہجری میں اسکندریہ والوں نے بغاوت کی تو آپ نے ان کی سرکوبی کرکے اسے دوبارہ فتح کرلیا۔ دورِ فاروقی میں فلسطین کے والی مقرّر ہوئے جبکہ فتحِ مصر کے بعد سے 28 ہجری تک مصر کے گورنر رہے۔ (تہذیب الاسماء،2/346۔تاریخ ابن عساکر، 46/159) حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے آپ کو 38 ہجری میں دوبارہ اس عہدے پر فائز فرمادیا۔(الاصابہ،4/540) **آخری لمحات اور موئے مبارک سے تبرّک** بوقتِ وصال آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے یہ وصیت بھی فرمائی تھی کہ میرے کفن میں تاجدارِ رسالت صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کے موئے مبارک (بال شریف) رکھ دیئے جائیں تاکہ قبر کی مشکل آسان ہو۔ (صراط الجنان،2/367) ایک قول کے مطابق آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے سن 43 ہجری عید الفطر کی رات (یکم شوالُ المکرّم) تقریباً 100 سال کی عُمْر پاکر اس دارِ فانی سے دارِ آخرت کی جانب کوچ فرمایا۔ (تاریخ ابن عساکر، 46/202) آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کا مزار مبارک مُقَطَّم نامی پہاڑ کے دامن میں (مسجد سیّدی عقبہ بن عامر جہنی کے اندر) ہے۔ (طبقات ابن سعد،7/342) **مالِ وراثت اور مرویّات** آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ بڑے مالدار صَحابی تھے آپ نے اپنے پیچھے کافی مال و دولت، غلام اور جائیداد چھوڑی (سیر اعلام النبلاء،4/256) جبکہ روایت کردہ احادیث کی تعداد 37 ہے۔ (تہذیب الاسماء، 2/347)

محمد رفیق عطاری مدنی*

تذکرۂ شیخ سعدی شیرازی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

مشہور صوفی بُزرگ حضرتِ سیّدُنا شیخ ابو محمد مُصلِحُ الدّین سَعدی شیرازی علیہ رحمۃ اللہ الکافی بہت بڑے شاعر اور ادیب تھے۔ آپ کی ولادت ایران کے شہر شیراز میں 589 ہجری کو ہوئی۔ سعدی کہنے کی وجہ سعدی آپ کا تَخَلُّص ہے۔ آپ کے والد عبدُاللہ بادشاہ "سعد زنگی" کے ملازم تھے۔ والد کے انتقال پر سعد زنگی نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی پرورش اور تعلیم و تربیَت کا ذمّہ لیا۔ بادشاہ کے نام کی نسبت سے آپ نے اپنا تَخَلُّص سعدی تجویز کیا۔ (حکایاتِ سعدی، ص 11)

تحصیلِ علم شیخ سعدی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے وطن میں جاری جنگ کی وجہ سے وطن چھوڑ کر بغداد کا رخ کیا اور وہاں "مدرسہ نظامیہ" میں داخلہ لے کر تحصیلِ علم میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً 30 سال کی عمر تک علم حاصل کرتے رہے۔

عبادت و ریاضت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: بچپن سے ہی مجھے عبادت و رِیاضت کا بڑا شوق تھا اور میں تہجد کی نماز اور تلاوتِ قراٰن کا بڑا حریص تھا۔

بیعت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضرتِ سیّدُنا شیخ شہابُ الدّین عمر سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے بیعت تھے۔ راہِ سلوک کی مَنازِل انہی کی راہنمائی میں طے کیں۔

سیر و سِیاحت آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی سیاحت تقریباً 30 برس جاری رہی حتّٰی کہ ابنِ بَطُوطہ کے بعد آپ کو سب سے بڑا مشرقی سَیّاح کہا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جن مَمالک کا سفر فرمایا ان میں شام، فلسطین، مصر، افریقہ اور ہندوستان بھی شامل ہیں۔

تصانیف آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی تصانیف میں "گلستان" اور "بوستان" مشہور ہیں۔ فارسی زَبان میں کوئی کتاب ان سے زیادہ مقبولِ خاص و عام نہ ہوئی۔

اللہ و رسول کی بارگاہ میں مقبولیت ایک بُزرگ نے خواب دیکھا کہ فرشتوں کے ہاتھوں میں نور کے طَباق ہیں۔ پوچھا: یہ کس کیلئے ہیں؟ فرشتوں نے کہا: یہ سعدی شیرازی کیلئے تحفہ ہے کیونکہ اس کا ایک شعر بارگاہِ حق تعالٰی میں مقبول ہوا ہے:

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

(یعنی صاحبِ نظر کی نگاہ میں سبز درختوں کے پتّوں میں سے ہر ایک پتّا خالقِ کائنات کی مَعرِفت کا ایک دفتر ہے)

جب وہ بُزرگ نیند سے بیدار ہوئے تو اسی وقت شیخ سعدی کے مکان پر خوشخبری دینے گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ شیخ سعدی چراغ جلا کر یہی شعر پڑھ رہے تھے۔ (مراٰۃ الاسرار مترجم، ص 731 ملخصاً) ایک بار کسی نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو سخت سُست (یعنی بُرا بھلا) کہا تو رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کے خواب میں تشریف لائے اور ناراضی کا اظہار فرمایا، وہ شخص بیدار ہوتے ہی شیخ سعدی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت میں حاضر ہوا اور مُعافی مانگ کر آپ کو راضی کر لیا۔ (ایضاً، ص 731)

دو فرامین (1) نعمت کی قَدر اس کے زائل ہونے کے بعد معلوم ہوتی ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 142) (2) بُرائی کا بُرا بدلہ دینا تو بہت آسان ہے لیکن اگر تم جوان مرد ہو تو بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کرو۔ (عجائب القراٰن، ص 103)

وِصال آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے شبِ جمعہ شوّالُ المکرّم 691 ہجری کو (102 سال کی عمر میں) شیراز ہی میں وِصال فرمایا اور یہیں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مزار مبارک ہے۔

(مراٰۃ الاسرار مترجم، ص 732، مفہوماً۔ حکایاتِ سعدی، ص 12)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

مزار شریف حضرت سید ابو بکر بن عبد اللہ عیدروس

مزار شریف حضرت سید عبد الرزاق بانسوی

مزار شریف حضرت خواجہ دوست محمد خان قندھاری

مزار شریف حضرت سیدنا امام بخاری

مزار شریف حضرت سیدنا امام ابن جریر طبری

(وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال/عرس شَوّالُ الْمُکَرَّم میں ہے)

شَوّالُ الْمُکَرَّم اسلامی سال کا دسواں مہینا ہے۔ اس میں جن صَحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 18 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شوّالُ المکرّم 1438ھ کے شمارے میں کیا گیا تھا[1] مزید کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان (1) سیّدالشہداء **حضرتِ سیّدنا ابو عمارہ حمزہ بن عبدالمطلب** رضی اللہ تعالٰی عنہما کی ولادت عام الفیل سے دو سال پہلے ہوئی اور 15 شوال 3 ہجری بروز ہفتہ غزوۂ اُحد میں دَرَجۂ شہادت پر فائز ہوئے، آپ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُعَزَّز چچا، رَضاعی بھائی، مُحِبِّ رسول، دینِ اسلام کے مددگار، بہت بہادر و دلیر تھے۔ اَسَدُاللہِ وَاَسَدُالرَّسُول، فاعلُ الخیرات اور سیّدالشہداء آپ کے القابات ہیں۔ جبلِ احد کے دامن میں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ (اسد الغابہ، 2/66، معرفۃ الصحابہ، 2/17)

(2) اُمّ المؤمنین **حضرت سودہ بنتِ زمعہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا قرشیہ، صحابیہ، سلیقہ شِعار، حسنِ ظاہری و باطنی سے مالا مال اور حبشہ و مدینہ دونوں جانب ہجرت کی سعادت پانے والی ہیں، اعلانِ نُبوّت کے دسویں سال حرمِ نبوی میں آئیں اور ایک قول کے مطابق شوال 54ھ میں وصال فرمایا۔ تدفین جنّتُ البقیع میں ہوئی۔ (زرقانی علی المواہب، 4/380، 377، فیضانِ اُمہات المؤمنین، ص41تا66)

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام (3) امامُ العَدن **سیّد ابو بکر بن عبداللہ** عِیدرُوس باعلوی کی ولادت 851ھ میں تَرِیم (صوبہ حَضَرمَوت) یَمَن میں ہوئی اور وصال 14 شوال 914ھ کو فرمایا، مزار شریف جامع مسجد عِیدرُوس (کریٹر، یمن) سے متصل شمال میں ہے۔ آپ عالمِ دین، شاعرِ اسلام، شیخِ طریقت اور بانیِ جامع مسجد عِیدرُوس ہیں۔ آپ کا "دیوان العدنی" مطبوع ہے۔ (النور السافر عن اخبار قرن العاشر، ص124)

(4) بانیِ سلسلۂ قادریہ رَزّاقیہ **حضرت سیّد شاہ عبدالرّزاق** قادری بانسوی کی ولادت 1048ھ موضع رسول پور (ضلع بارہ بنکی، یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال 6 شوال 1136ھ کو فرمایا، مزار بانسہ (ضلع لکھنؤ، یوپی) ہند میں ہے۔ بانیِ درسِ نظامی حضرت علّامہ نظامُ الدّین سہالوی آپ ہی کے مرید تھے۔ (نزہۃ الخواطر، 6/154، تاریخ مشائخِ قادریہ 2/129)

(5) مَنْبَعِ فُیوض وبرکات **حضرت خواجہ حاجی دوست محمد خان** قندھاری مُجدّدی کی ولادت 1216ھ میں قندھار افغانستان میں ہوئی اور وصال 22 شوال 1284ھ کو ڈیرہ اسماعیل خان (KPK) پاکستان میں فرمایا، آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت اور بانیِ خانقاہِ ثلاثہ (موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان، لوڑگئی شریف اور ناوہ ترکیاں قندھار) ہیں۔ (فیوضات سراجیہ، ص33تا193)

(6) شاگردِ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مفتیِ اعظم بنگلہ دیش، حضرت علّامہ مفتی **سیّد محمد عمیم الاحسان** برکتی نقشبندی کی ولادت 1329ھ مونگیر (صوبہ بہار) ہند میں ہوئی اور وصال 10 شوال 1395ھ کو ڈھاکہ بنگلہ دیش میں فرمایا، مزار جامع مسجد مفتیِ اعظم ڈھاکہ کے جنوبی گوشے میں ہے۔ آپ جیّد عالمِ دین، صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ، رئیس الفقہاء و المحدثین اور تقریباً 56 کتب و رسائل کے مصنّف ہیں، مطبوع کُتُب میں "فِقْہُ السُّنَنِ وَالْآثار اَدِلَّۃُ السّاداتِ الْاَحْنَاف" بھی ہے۔ (ادب المفتی،

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

ص7تا9) **علمائے اسلام** رحمہم اللہ السّلام (7) امام المُعبّرین حضرتِ سیّدُنا محمد بن سیرین بصری کی ولادت 33ھ میں ہوئی اور وصال 10 شوال 110ھ میں بصرہ میں ہوا۔ آپ تابعی، ثقہ راویِ حدیث، عظیم فقیہ، امامُ العلماء، تقویٰ وورع کے پیکر اور تعبیر الرؤیاء (خوابوں کی تعبیر) کے ماہر تھے۔(الطبقات الکبریٰ، 7/143 تا 154، تاریخ بغداد، 2/422، 415) (8) امیرالمؤمنین فی الحدیث حضرتِ سیّدنا محمد بن اسماعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 194ھ کو بخارا میں ہوئی اور وصال یکم شوال 256ھ میں فرمایا، مزار خرتنگ (نزد سمرقند) ازبکستان میں ہے۔ آپ امام المحدثین والمسلمین، زہد و تقویٰ کے جامع اور قراٰنِ کریم کے بعد صحیح ترین کتاب "بخاری شریف" کے مؤلف ہیں۔ (المنتظم، 12/133، سیر اعلام النبلاء، 10/277، 319) (9) امامُ المفسّرین حضرت امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی ولادت 225ھ کو آمُل (صوبہ مازندران، قدیمی نام طبرستان) ایران میں ہوئی اور 27 شوال 310ھ کو وصال فرمایا، مزار حدیقۃ الرجعی (شارع عشرین، الاعظمیہ) بغداد عراق میں واقع ہے۔ آپ امامِ اَجل، ماہرِ فن، جلیلُ القدر محدّث، عظیم مفسّر، مشہور فقیہ اور باعمل صوفی تھے۔ آپ کی درجن سے زیادہ کُتب میں تفسیر طبری اور تاریخِ طبری شہرت تامّہ رکھتی ہیں۔(تاریخ طبری، 1/23، 27، سیر اعلام النبلاء، 11/291، 301) (10) امامُ القراء حضرتِ سیّدنا ابوعمرو عثمان دانی مغربی مالکی کی ولادت قرطبہ اندلس (موجودہ اسپین) میں 371ھ میں ہوئی۔ آپ قراٰنِ کریم کی روایات، تفسیر، معانی، طُرُق، علمِ اعراب اور ضبط کے امام، بارہ سے زائد کُتُب کے مصنّف اور مستجابُ الدّعوات تھے۔ پاک وہند اور ترکی میں رائج مُصْحَف شریف (قراٰنِ مجید) کا رسمِ عثمانی آپ کے منہج کے مطابق ہے۔ 15 شوال المکرم 444ھ میں وصال فرمایا، دانیہ اندلس کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ (سیر اعلام النبلاء، 13/481، 485) (11) مفسرِ قراٰن، امام فخر الدّین محمد بن عمر رازی شافعی کی ولادت 543ھ کو رَے (نزد تہران) ایران میں ہوئی اور یکم شوال 606ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار کوہِ مزداخان ہرات مغربی افغانستان میں ہے۔ آپ علّامۃ الوریٰ، شیخ الاسلام والمسلمین، امام المتکلمین اور صوفیِ باصفا تھے۔ تقریباً 80 سے زائد کُتُب میں سے "تفسیرِ کبیر" مشہور ہے۔(فضلِ قدیر ترجمہ تفسیر کبیر، 1/43، وفیات الاعیان، 2/349، 351) (12) تلمیذِ غوثِ اعظم (شاگردِ غوثِ اعظم)، حضرتِ سیّدنا موفّق الدین عبداللہ ابنِ قُدامہ مَقْدسی حنبلی کی ولادت 541ھ جماعیل (نزد نابُلس، بیتُ المقدس) فلسطین میں ہوئی اور وصال یکم شوال 620ھ کو فرمایا، مزار جبلِ قاسیُون دمشق شام میں حضرتِ سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قُرب میں ہے۔ آپ شیخ الاسلام، امام الائمہ، مفتی الامّہ، فقیہِ حنابلہ اور 25 سے زائد کُتُب کے مصنّف ہیں، آپ کی کتاب اَلْمُغْنِی کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔(طبقات الحنابلہ، 4/105، 112، اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، 1/641) (13) صاحبِ دُرِّ مختار، عمدۃ المتاخرین حضرتِ سیّدنا علّامہ مفتی محمد علاؤ الدین حصکفی دمشقی حنفی کی ولادت 1025ھ دمشق شام میں ہوئی اور وصال 10 شوال 1088ھ کو فرمایا، مزار بابِ الصغیر (دمشق) شام میں ہے۔ آپ جامعِ معقولات و منقولات اور عظیم فقیہ تھے۔ اپنی کتاب "دُرِّ مختار شرح تنویر الابصار" کی وجہ سے مشہور ہیں۔ (رد المحتار، 1/79، 242، 245) (14) عالِمِ باعمل حضرتِ علّامہ مولانا مفتی عنایت احمد کاکوروی کی ولادت 1228ھ دیوہ (ضلع بارہ بنکی یوپی) ہند میں ہوئی، 17 شوال 1279ھ کو آپ کی وفات سمندر میں کشتی کے ڈوبنے سے ہوئی اور وفات کی یہ صورت بھی شہادت کے زمرے میں آتی ہے۔ آپ استاذُ العلماء، مجاہدِ اسلام، مصنّفِ کُتُب (مثلاً علم الصیغہ و تواریخ حبیبِ الٰہ) اور اکابر عُلمائے اہلِ سنّت سے ہیں۔(فقہائے ہند، 3/405، ظفر المحصلین، ص312)

---

(1) ❀ حضرتِ سیّد جمالُ الاولیا کوڑوی (یوم عرس یکم شوال) ❀ حضرتِ سیّد عبد الرّزاق جیلانی (یوم عرس 6 شوال) ❀ حضرت احمد یحییٰ منیری (یوم عرس 6 شوال) ❀ حضرتِ سیّد عبدُ الوہاب جیلانی (یوم عرس 25 شوال) ❀ حضرت علّامہ سیّد احمد قادری (یوم عرس 20 شوال) ❀ حضرت شاہ عبد العزیز محدّثِ دہلوی (یوم عرس 7 شوال) رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین

تاریخ کے اوراق

اعجاز نواز عطاری مدنی*

جنّتُ البقیع

جنّتُ البقیع مدینۂ منوّرہ کا قدیم، مشہور و مبارک قبرستان ہے، مسجدِ نبوی کے جوارِ رحمت میں جُنوب مشرقی جانب واقع یہ قبرستان لاکھوں مسلمانوں کی زیارت گاہ ہے، عاشقانِ رسول یہاں مزاراتِ صحابہ و اولیا پر حاضری دے کر فاتحہ کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

جنت البقیع کا بطورِ قبرستان انتخاب رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی ایسی جگہ کی تلاش میں تھے جہاں اپنے اصحاب کی تدفین فرمائیں، آپ نے مختلف جگہوں کو ملاحظہ فرمایا اور پھر یہ سعادت جنت البقیع کو حاصل ہوئی، ارشاد فرمایا: مجھے اس جگہ یعنی بقیع (کے انتخاب) کا حکم ہوا ہے۔ (مستدرک، 4/191، حدیث: 4919)

جنت البقیع کے نام اور اُن کی وجہ عربی میں بقیع درخت والے میدان کو کہتے ہیں اس میدان میں پہلے غَرْقَد کے درخت تھے اسی لئے اس جگہ کا نام "بَقِیْعُ الْغَرقد" ہو گیا۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/525) عرب لوگ عُموماً اپنے قبرستانوں کو جنّت کہہ کر پکارتے ہیں اسی لئے "جنت البقیع" پکارا جانے لگا۔ اَعْرابیوں میں اس کا نام "مَقابِرُ البقیع" مشہور ہے۔ (جستجوئے مدینہ، ص598 ماخوذاً)

جنت البقیع کا کل رقبہ ابتدائے اسلام میں اس کا رقبہ کم تھا، حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دور میں اس کی پہلی توسیع ہوئی پھر مزید توسیعات ہوئیں، تُرک دورِ حکومت کے آخر میں اس کا کل رقبہ 15000 مربع میٹر تھا، بعد ازاں مزید توسیعات بھی ہوتی رہیں اور آج کل اس کا کل رقبہ تقریباً 56000 مُرَبَّع میٹر ہے۔ (جستجوئے مدینہ، ص598 ماخوذاً)

جنت البقیع میں مدفون عظیم ہستیاں "جنت البقیع" دنیا کے تمام قبرستانوں سے افضل ہے، یہاں تقریباً 10 ہزار صحابۂ کرام و اَجَلّہ اہلِ بیتِ اطہار علیہمُ الرِّضوان اور بے شمار تابعینِ کرام، تبع تابعین اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اور دیگر خوش بخت مسلمان مدفون ہیں۔ (جنتی زیور، ص390، عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص262) چند مشہور نام یہ ہیں: حضرت سیدنا عباس بن عبد المطّلب، امیر المؤمنین سیّدنا عثمانِ غنی، سیّدنا عبد الرحمٰن بن عوف، سیّدنا عبد اللہ بن مسعود، سیّدنا امام حسن، سیّدنا ابوہریرہ، سیّدنا حسّان بن ثابت، سیّدہ فاطمۃُ الزَّہراء، اُمّ المؤمنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ و کئی اُمہات المؤمنین اور رسولِ خدا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لختِ جگر سیّدنا ابراہیم رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ (وفاء الوفا، 3/1411 وغیرہ)

سب سے پہلے مدفون صحابی مہاجرین میں سے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالٰی عنہ اور انصار میں سے حضرت اسعد بن زُرارہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سب سے پہلے جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ (شرح ابی داؤد للعینی، 5/272، تحت الحدیث: 1339)

رسولِ خدا کی جنت البقیع میں تشریف آوری حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اکثر و بیشتر جنت البقیع تشریف لے جایا کرتے تھے، اُمُّ المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ ایک بار آپ رات کے آخری پہر جنت البقیع تشریف لے گئے اور اہلِ بقیع کے لئے دُعائے مغفِرت فرمائی۔

(مسلم، ص376، حدیث: 2255، جذب القلوب، ص149)

جنت البقیع کے فضائل ❁ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی (یعنی کھلے گی)، پھر ابوبکر کی اور پھر عمر کی، اس کے بعد میں اہلِ بقیع کے پاس آؤں گا تو انہیں میرے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (ترمذی، 5/388، حدیث: 3712) ❁ ایک روایت میں ارشاد فرمایا: اس قبرستان سے ستر ہزار ایسے لوگ اٹھائے جائیں گے جو بغیر حساب کے داخلِ جنت ہوں گے۔ (مجمع الزوائد، 3/686، حدیث: 5908 ملخصاً)

جنت البقیع میں دفن ہونے کے فضائل ❁ یہاں دفن ہونے والوں کیلئے مغفرت کی دُعا فرمائی گئی، چنانچہ احمد مجتبٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بقیعِ غرقد

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

والوں کی مغفرت فرما۔ (مسلم، ص376، حدیث: 2255) ❁ شفاعت کی بشارت دی گئی، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جسے ہمارے اس قبرستان (یعنی بقیع غرقد) میں دفن کیا جائے گا (روزِ قیامت) ہم اس کی شفاعت کریں گے۔ یا فرمایا: اس کی گواہی دیں گے۔ (تاریخ مدینہ لابن شبۃ، 1/97)

جنت البقیع میں دفن ہونے کی خواہش یہی وجہ ہے کہ بعض صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے جنت البقیع میں اپنی تدفین کی وصیت فرمائی چنانچہ دُوردراز علاقوں سے ان کی میّت کو لاکر جنت البقیع میں دفنایا گیا، ایسے چند صحابۂ کرام کے نام یہ ہیں: حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص، سیدنا سعید بن زید، سیدنا سعید بن عاص، سیدنا ابوہریرہ، سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

(جستجوئے مدینہ، ص604 ماخوذاً)

جنت البقیع میں حاضری کا طریقہ جنت البقیع کے مدفُونین کی خدمت میں باہر ہی کھڑے ہوکر سلام عرض کریں اور باہر ہی سے دعا کریں کہ اب جنت البقیع میں موجود تقریباً تمام مزارات کو شہید کردیا گیا ہے، اگر آپ اندر گئے تو کیا معلوم آپ کا پاؤں کس صحابی یا ولی کے مزار پر پڑ رہا ہے۔ عام مسلمانوں کی قبروں پر بھی پاؤں رکھنا حرام ہے، جو راستہ قبریں مُنْہَدِم (Demolised) کرکے بنایا جائے اس پر چلنا بھی حرام ہے۔

(رفیق الحرمین، ص235، 236 ملخصاً)

اے ربِّ کریم! ہمیں ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت کی موت اور جنت البقیع میں مَدفَن عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عطا کردو عطا کردو بقیع پاک میں مدفن
مِری بن جائے تُربت یاشہِ کوثر مدینے میں
جس جگہ پر آکے سوئے ہیں صحابہ دس ہزار
اُس بقیع پاک کے سارے مزاروں کو سلام

(وسائل بخشش مرمّم، ص283، 610)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غزوۂ اُحد میں صحابۂ کرام کا عشقِ رسول

حافظ عرفان حفیظ عطاری مدنی*

غزوۂ اُحُد اسلامی تاریخ کے ابتدائی غَزوات میں سے ہے جو شوّالُ المکرّم 3 ہجری ہفتہ کے دن ہوا۔ (نزہۃ القاری، 4/769 ملخصاً) اس غزوہ میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ شیطان نے اَفواہ (Rumour) پھیلا دی کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شہید کر دیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے لشکر میں بددلی پھیل گئی۔

ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے؟ حضرتِ سیّدُنا انس بن نضر انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ لڑتے لڑتے ایک جگہ پہنچے تو وہاں کچھ مسلمان مایوس ہو کر بیٹھے تھے آپ نے وجہ پوچھی؟ تو انہوں نے کہا: اب ہم لڑ کر کیا کریں گے، جن کے لئے لڑتے تھے وہ تو شہید ہو گئے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اگر واقعی رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شہید ہو چکے تو پھر ہم ان کے بعد زندہ رہ کر کیا کریں گے؟ کھڑے ہو جاؤ اور اسی راہ پر چلتے ہوئے شہید ہو جاؤ۔ یہ کہہ کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ دشمنوں پر ٹوٹ پڑے اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ آپ کے مُبارک جسم پر زخموں کے 70 نشانات تھے۔ (زرقانی علی المواہب، 2/417)

حُسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں اَنگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

(حدائقِ بخشش، ص58)

* مُدرّس جامعۃ المدینہ، ماریشس

جان میں جان آئی اس عالَم میں حضرتِ سیّدُنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پہچان لیا اور بُلند آواز سے فرمایا: مسلمانو! بِشارت ہو، رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ ہیں۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 3/237ماخوذاً) یہ سن کر صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی جان میں جان آئی اور وہ اس طرف جمع ہونے لگے اور کافروں نے بھی اس طرف بھرپور حملہ کیا۔ اس وقت صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے بہادری کے وہ جوہر دکھائے جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

اپنی جانیں قربان کردیں جب کفّار حملے کے لئے قریب ہوئے تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کون ہے جو اِن کو ہم سے دُور کرے اور جنّت حاصل کرے؟ انصار میں سے ایک صحابی آگے بڑھے اور کافروں سے قِتال فرمایا یہاں تک کہ وہ شہید ہوگئے۔ ان کے بعد دوسرے اَنصاری آگے بڑھے اور قِتال فرمایا یہاں تک کہ ایک ایک کرکے سات انصاری صَحابی شہید ہوگئے۔(مسلم، ص764، حدیث:1789ملتقطاً)

بازو بے جان ہوگیا اس دن کے جاں نثاروں میں حضرتِ سیّدُنا طلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا اسمِ گرامی بھی آتا ہے۔ نبیِّ پاک صاحبِ لولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف آنے والے تیروں کو روکنے کے لئے جب کچھ مُیَسَّر نہ آیا تو سیّدُنا طلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنا بازو آگے کردیا جس پر اتنے تیر لگے کہ وہ شَل یعنی ناکارہ ہوگیا۔(بخاری، 3/38، حدیث: 4063مفہوماً)

کہیں آپ کو تیر نہ لگ جائے! حضرتِ ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ پروانہ وار اپنے محبوبِ کریم رءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نثار ہورہے تھے۔ دو یا تین کمانیں آپ کے ہاتھ سے ٹوٹیں۔ تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کبھی دشمنوں کو دیکھنے کے لئے سرِ انور کو اُٹھاتے تو آپ عرض گزار ہوتے: میرے ماں باپ آپ پر قربان! گردن مبارک نہ اٹھائیے کہیں کوئی تیر نہ لگ جائے۔ آپ کے مبارک سینے کے لئے میرا سینہ ڈھال ہے۔(بخاری، 3/38، حدیث:4064ملخصاً)(سیرت حلبیہ، 2/311ملخصاً)

میرے ماں باپ تم پر قربان حضرتِ سیّدُنا سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کیفیت یہ تھی کہ دشمنوں پر تیر برسارہے تھے اور مدینے والے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے دستِ مبارک سے ان کو تیر عطا فرمارہے تھے۔ اسی دن یہ سعادت حضرت سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حصّے میں آئی جب نبیِّ کریم رءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں فرمایا: سعد! میرے ماں باپ تم پر قربان تیر چلاؤ۔ (بخاری، 3/37، حدیث:4055)

اپنی پشت پر تیر برداشت کئے حضرتِ سیّدُنا ابودُجانہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جب ڈھال کے لئے کچھ نہ ملا تو اپنی پُشت کو آقائے نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ڈھال بنالیا۔ خود اپنی پیٹھ پر تیر برداشت کئے لیکن محبوبِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر آنچ نہ آنے دی۔ (سیر اعلام النبلاء، سیرۃ النبی، 1/399)

آنکھ باہر آگئی حضرتِ سیّدُنا قتادہ بن نُعمان انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے چہرے کو رسولِ اکرم نورِ مجسّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ مبارکہ کے سامنے کردیا۔ ایک تیر آپ کی آنکھ میں آکر لگا جس سے آنکھ باہر آگئی۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، 4/240)

دید ہوتی رہے دم نکلتا رہے اِسی طرح حضرتِ سیّدُنا زیاد بن السَّکَن (بعض کے مطابق عمارہ بن زیاد بن السکن) رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی اس دن کے جانثاروں میں سے تھے جنہوں نے مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اپنی جان قربان کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ دِلیری سے لڑے یہاں تک کہ شدید زخمی ہوگئے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: انہیں میرے قریب کردیا جائے۔ آپ کا وِصال اس حالت میں ہوا کہ آپ کا چہرہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں پر رکھا ہوا تھا۔(سیر اعلام النبلاء، سیرۃ النبی، 1/399)

تجھ کی اے خدا آرزو ہے یہی عاشقِ زار کی آبرو ہے یہی
موت کے وقت سر انکے قدموں میں ہو دید ہوتی رہے دم نکلتا رہے

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غزوۂ حُنین کیوں پیش آیا؟

محمد عباس عطاری مدنی*

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رَمضانُ المبارک 8ہجری میں مکّۂ مکرّمہ فَتْح فرمایا اور کفّارِ مکّہ کو عام معافی دے کر ان کے دلوں کی دنیا بھی فتح کرلی تو لوگ جُوق دَر جُوق، خوشی خوشی اِسلام قبول کرنے لگے۔

غزوۂ حُنین پیش آنے کا سبب اہلِ عرب کی اکثریّت (Majority) حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دامنِ کرم سے وابستہ ہوگئی لیکن مکّۂ مکرّمہ اور طائف کے درمیان ”حُنین“ نامی علاقے میں آباد دو قبیلوں ہَوازِن اور ثَقِیف نے فَتْحِ مکّہ کا منفی اثر لیا، یہ لوگ لڑائیوں میں پیش پیش رہنے والے اور جنگی فُنُون سے آشنا تھے، جب مکّہ فتح ہوا تو انہوں نے اپنے گمان میں سمجھا کہ اب مسلمانوں کا اگلا نشانہ ہم لوگ ہیں لہٰذا ان کا جنگی جُنُون جوش مارنے لگا، ان کے سرداروں نے باہمی مشورے سے مالک بن عوف نصیری کو سالارِ لشکر بنایا اور اس کی قیادت میں مسلمانوں پر حملے کی تیاری میں مصروف ہوگئے۔
(سیرت حلبیہ، 3/151 ملخصاً)

مسلمانوں کی تیاری اور پیش قدمی اس طرف سیّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی جنگ کی تیاری شروع فرمادی، صَفوان بن اُمَیّہ جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے، ان سے 100 زِرہیں (جنگ میں پہنا جانے والا لوہے کا لباس) دیگر لَوازِمات سمیت اُدھار لی گئیں، حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے چچا زاد بھائی حضرتِ سیّدُنا نوفل بن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تین ہزار نیزے عارِیتاً لئے۔ یوں 8 سنِ ہجری کے ماہِ شوّال میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم 12 ہزار صحابۂ کرام کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے جن میں 2 ہزار نَو مسلم (نئے مسلمان ہونے والے) اہلِ مکّہ بھی شامل تھے۔ (زرقانی علی المواہب، 3/498-499، الروض الانف، 4/205)

لڑائی کا آغاز مسلمان رات کو وادیِ حُنین پہنچے، منہ اندھیرے جنگ کے لئے نکلے ہی تھے کہ وہاں چھپے کافروں نے حملہ کردیا اور تیروں کی بارش کردی۔ (زرقانی علی المواہب، 3/506 ملخصاً)

لبیک کی صدائیں اچانک حملے کی وجہ سے مسلمانوں کی صفیں مُنْتَشِر ہوگئی تھیں مگر اس عالَم میں سیّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی سُواری کو کُفّار کی طرف بڑھایا اور اپنے چچا جان حضرتِ سیّدُنا عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا کہ صحابہ کو پُکاریں، انہوں نے پُکارا تو سب اَنصار و مُہاجِرین لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ (ہم حاضر ہیں) کہتے ہوئے آئے اور ایسی تیزی کے ساتھ دوڑے کہ جن کے گھوڑے ہُجوم کی وجہ سے مُڑ نہ سکے وہ جلد پہنچنے کے لئے اپنی زِرہیں پھینک پھینک کر اور گھوڑوں سے کُود کُود کر دوڑے اور ایک نئے جوش و جذبے کے ساتھ لشکرِ کفّار پر ٹوٹ پڑے۔

مسلمانوں کی فتح جب جنگ کا میدان خوب گَرم ہوا تو حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دَستِ مبارک میں کنکریاں لے کر کُفّار کے چہروں پر ماریں اور فرمایا: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یعنی چہرے بگڑ جائیں۔ سنگریزوں کا مارنا تھا کہ کُفّار بوکھلا کر بھاگ نکلے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھ فتح کا جھنڈا عطا فرمایا۔
(زرقانی علی المواہب، 3/507-512 ملخصاً)

غزوۂ حنین میں چار صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے درجۂ شہادت پایا جن کے نام یہ ہیں: (1) حضرت اَیمن بن عُبَید (2) حضرت یزید بن زَمعہ (3) حضرت سُراقہ بن حارث (4) حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہم۔ (سیرۃ ابن ہشام، ص493)

میں ترے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دَفعتاً مُنھ پھر گیا

(حدائقِ بخشش، ص53)

*شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے بعض صَوتی پیغامات

(ضروتاً ترمیم کی گئی ہے)

دُکھیارے اسلامی بھائی کی دلجوئی

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے دکھیارے مدنی بیٹے!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

حاجی سیّد عارف الحسن عطاری سلّمہ البارِی نے آپ کے دُکھوں کے متعلّق بیان کیا، میری مَدَنی بیٹی بھی Hospitalize ہو گئی ہے، کاروباری طور پر بھی آزمائش ہے وغیرہ وغیرہ، اللہ پاک آپ کے حال پر رَحْم کرے، میری مدنی بیٹی کو شفائے کاملہ عاجلہ نافعہ عطا فرمائے، جو بھی مرض یا بلا ہو وہ دور ہوجائے، اللہ پاک کرے بیچاری زندگی کی خوشیاں دیکھ سکے، آپ کے گھر کی خوشیاں لوٹ آئیں، آپ کو حلال و آسان روزی بابرکت باکفایت عنایت ہوجائے، آپ کے دیگر دُکھ بھی دور ہوں، نیک اولاد عافیت کے ساتھ نصیب ہوجائے، اٰمین۔ بیٹے! ہمت رکھنا، صَبْر کرنا، زندگی کی گاڑی مسائل کے پہیوں پر چلتی ہے۔ تکلیفوں سے مت گھبرایئے، ہمت رکھئے۔ ؎

زباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

میری مدنی بیٹی کو سلام کہئے گا، میرے لئے بے حساب مغفِرت کی دُعا کیجئے گا اور ہوسکے تو روزانہ یَاسَلَامُ 111 بار پڑھ کر ان کو دم کردیا کریں، پانی پر بھی دم کرکے رکھ لیں اور روزانہ چند بار پلاتے رہیں، زہے نصیب! یہ خود بھی یَاسَلَامُ یَاسَلَامُ پڑھتی رہیں اِنْ شَآءَ اللہ دونوں جہاں کی سلامتی آپ کی مقدر ہوگی۔ آپ بھی یَاسَلَامُ یَاسَلَامُ یَاسَلَامُ پڑھتے رہیں اِنْ شَآءَ اللہ سلامتی ہی سلامتی رہے گی۔ ؎

بہار آئے مرے دل کے چمن میں یَارسولَ اللہ
اِدھر بھی آ لگے چھینٹا کوئی رحمت کے بادل سے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

عمرے کا ثواب پیش کرنے والوں کو شکریہ اور دعاؤں سے نوازا

برمنگھم (U.K) کے اسلامی بھائیوں نے مکۂ مکرمہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا کی پُر بہار فضاؤں سے صُوری پیغام (Video Message) کے ذریعے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه، آپ کے والدین اور آپ کی آل کو عمرے کا ثواب پیش کیا اور آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه سے دعا کی مدنی التجا کی، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے جوابی صَوتی پیغام میں دعاؤں سے نوازتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے حاجی فضیل باپو اور آپ کے ساتھ قافلے میں جتنے بھی معتمرین ہیں سب کی خدمتوں میں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مَا شَآءَ اللہ! آپ کا صُوری مدنی گلدستہ میں نے دیکھا سُنا، بہت بہت شکریہ کہ آپ میرے اور میرے ماں باپ کے ایصالِ ثواب کے لئے ترکیبیں کرتے ہیں۔ اللہ کریم آپ کی حاضریاں قبول فرمائے، بارگاہِ رسالت میں میرا سلام! شَیخَین کریمین، سیّدنا عثمانِ غنی، سیّدنا امیر حمزہ، شہدائے اُحد، اہلِ معلٰی و بقیع (رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین) اور جہاں جہاں مزاراتِ مقدّسہ پر آپ کی حاضریاں ہوں میرا سلام ضَرور پہنچایئے گا! میرے لئے بے حساب مغفِرت کی دُعا کیجئے گا۔ اللہ پاک آپ کے قافلے کو نظرِ بد سے بچائے، بے ادبی اور بے ادبوں کے شَر سے محفوظ رکھے، ہم سب کو بے حساب مغفِرت سے مُشرَّف فرمائے۔

اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

کُتُب کا تعارف

آصف اقبال عطاری مدنی*

"مَدرَسہ" کا لفظ سنتے ہی ذِہن کے پردے پر تعلیم وتربیَت، پاکیزگی وطہارت، ظاہری وباطِنی صفائی، عُمدہ اَخلاق اور اچھی عادات کا ایک حسین اور خوبصورت تصوّر اُبھر آتا ہے۔ مسلمانوں کے عظیم الشان ماضی اور موجودہ حال سے بھی یہ بات ظاہر ہے کہ اسلام کی عظیم شخصیات کا کردار سنوارنے، انہیں تقویٰ وپرہیزگاری کی راہ پر چلانے اور زمانے کا راہنما بنانے میں والدین اور گھر کے اسلامی ماحول کے ساتھ ساتھ مدارس کا بے مثال کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلامی مدارس نے مسلمان بچّوں کی ایسی شاندار تعلیم وتربیت کا انتظام کیا کہ یہاں سے پڑھے ہوئے بچّے آگے چل کر وقت کے رہبر وراہنما بن گئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ! دعوتِ اسلامی کے مدارِسُ المدینہ میں سب سے پہلے **"مدنی قاعدہ"** پڑھایا جاتا ہے، پھر ناظرہ قراٰنِ پاک سکھایا جاتا ہے اور اس کے بعد حفظِ قراٰنِ کریم کا سلسلہ ہوتا ہے۔ یہاں بچّوں کو حفظ وناظرہ کے ساتھ ساتھ بنیادی اسلامی معلومات فراہم کی جاتی ہیں نیز ان کی اَخلاقی، روحانی اور معاشرتی تربیَت کا بھی سلسلہ ہوتا ہے۔ اس کیلئے دعوتِ اسلامی کی **"مجلس مدرسۃُ المدینہ"** کے تعاون سے **"مجلس المدینۃ العلمیہ"** کے علمائے مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں میں مدنی قاعدے پڑھنے والوں کیلئے **"اسلام کی بنیادی باتیں حصّہ 1:"**، ناظرہ قراٰنِ کریم پڑھنے والوں کیلئے **"اسلام کی بنیادی باتیں حصّہ 2:"** اور حفظِ قراٰن کرنے والوں کیلئے **"اسلام کی بنیادی باتیں حصّہ 3:"** کے نام سے کتابیں مرتّب کیں۔

ان تینوں کتابوں میں بچّوں کی عمروں کا لحاظ کرتے ہوئے ❀ بنیادی اسلامی عقیدے ❀ ایمانیات ❀ سیرتِ مصطفےٰ ❀ عبادات ❀ سُنّتیں ❀ آداب ❀ اَخلاقیات ❀ دُعائیں ❀ اورادووظائف ❀ ذکرُاللہ ❀ دُرود شریف ❀ حمدونعت ❀ مَناقِب ❀ مُناجات ❀ دعوتِ اسلامی کا تعارف وغیرہ شامل ہیں تاکہ مدرسۃ المدینہ سے فارغ ہونے والا طالبِ علم تعلیمِ قراٰنِ کریم کے زیور سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کی تعلیمات سے بھی روشناس ہو، اس میں عِلْم وعمل کے دونوں رنگ نظر آئیں، وہ حسنِ اخلاق کا پیکر ہو، اچّھائی اور بُرائی کی پہچان رکھتا ہو، بُری باتوں سے پاک اور اچّھے اَوصاف کا مالک ہو اور بڑا ہو کر مُعاشَرے (Society) کا ایسا باکردار مسلمان بنے کہ ساری زندگی اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش میں مصروف رہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی نیّت کیجئے کہ ہم اپنے بچّوں اور بچیوں کو صحیح تلفّظ، دُرست مخارج اور اچھی ادائیگی سے قراٰنِ کریم کی تعلیم دلوانے اور ان کی بہترین مدنی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں داخل کروائیں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یہ کتابیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤنلوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print out) بھی کی جاسکتی ہیں۔

*شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

ابو الحسان عطاری مدنی*

مولیٰ علی نے واری تِری نیند پر نماز

مولیٰ علی نے واری تِری نیند پر نماز
صِدّیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
ہاں تو نے اِن کو جان اُنھیں پھیر دی نماز
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فُروع ہیں

اور وہ بھی عَصْر سب سے جو اعلیٰ خَطَر کی ہے
اور حفظِ جاں تو جان فُروضِ غُرَر کی ہے
پر وہ تو کرچکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
اَصْلُ الْاُصُول بَنْدَگی اُس تاجْوَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص203)

الفاظ ومعانی **وَارِی:** قُربان کی۔ **خَطَر:** (مرادی معنیٰ) شَرَف۔ **غُرَر:** اَغَرّ کی جمع، سب سے روشن۔ **جو کرنی بشر کی ہے:** جو انسان کے بس میں ہے۔ **فُروع:** شاخیں۔ **اَصْلُ الْاُصُول:** (مرادی معنیٰ) سب سے اہم اور بنیادی فرض۔ **بَنْدَگی:** غلامی۔ **تاجْوَر:** بادشاہ۔

مولیٰ علی نے واری تِری نیند پر نماز ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نمازِ ظہر ادا فرما کر حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم کو کسی کام سے روانہ فرمایا۔ جب سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نمازِ عصر ادا فرما چکے تو اب حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی واپسی ہوئی اور حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے زانو پر سَر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ (اللہ کے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نیند کی خاطر آپ نے نمازِ عصر نہ پڑھی) یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔

(معجم کبیر، 24/145، حدیث:382 ملخصاً)

اور وہ بھی عَصْر سب سے جو اعلیٰ خَطَر کی ہے اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ترجمۂ کنزُالعِرفان: تمام نمازوں کی پابندی کرو اور خُصوصاً درمیانی نماز کی۔ (پ2، البقرۃ:238)

درمیانی نماز کی بالخصوص تاکید کی گئی جس سے مراد نمازِ عصر ہے۔ (صراط الجنان، 1/363)

صِدّیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے حضرتِ سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ جب اللہ کے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ غارِ ثور کے قریب پہنچے تو پہلے اندر جاکر صفائی کی اور تمام سوراخوں کو بند کیا۔ آخری دو سوراخ بند کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو اپنے مبارک پاؤں ان پر رکھ دیئے۔ اب رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم غار میں تشریف لائے اور صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زانو پر سرِ انور

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

رکھ کر سو گئے۔ایک سوراخ میں سے (سانپ نے) آپ کے پاؤں میں ڈس لیا مگر سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آرام میں خلل آنے کے خوف سے آپ نے کوئی حرکت نہ فرمائی۔(مشکٰوۃ المصابیح،4/417،حدیث:6034ملخصًا)

اور حفظِ جاں تو جان فُروضِ غُرَر کی ہے اپنی جان کی حفاظت کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے،خودکشی وغیرہ کے ذریعے اپنی جان کو ہلاک کرنا جائز نہیں۔"ہر وہ چیز جو ہلاکت کا باعث ہو اس سے باز رہنے کا حکم ہے حتّٰی کہ بے ہتھیار میدانِ جنگ میں جانا یا زہر کھانا یا کسی طرح خُودکُشی کرنا سب حرام ہے"۔ (صراط الجنان،1/310بتغیر)(جان کی حفاظت کرنے کی اس قدر اہمیت ہے کہ حالتِ اضطرار میں) جان بچانے کیلئے حرام چیز کا بقدرِ ضَرورت کھانا نہ صرف جائز بلکہ فَرض ہے۔(صراط الجنان،1/275)

اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:جان کا رکھنا سب سے زیادہ اہم فرض ہے۔(فتاویٰ رضویہ،29/370)

ہاں تونے اِن کو جان اُنھیں پھیر دی نماز حضورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا فرمائی تو سورج پلٹ آیا اور حضرتِ سیّدنا علیُّ الْمرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجھَہُ الکریم نے نمازِ عصر ادا فرمائی۔ (معجم کبیر، 24/145، حدیث:382ملخصًا)(ادھر غارِ ثور میں سانپ کے ڈسنے کے بعد شدّتِ تکلیف کی وجہ سے)حضرتِ سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آنکھوں سے آنسو نکل کر محبوبِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے مبارک چہرے پر نچھاور ہوئے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیدار ہوگئے اور ڈسے ہوئے حصّے پر اپنا لُعابِ دَہَن (یعنی تھوک شریف) لگایا تو فوراً آرام مل گیا۔(مشکٰوۃ المصابیح،4/417،حدیث:6034 ملخصًا)

پر وہ تو کرچکے تھے جو کرنی بشر کی ہے ایک انسان زیادہ سے زیادہ جو کرسکتا ہے وہ ان دونوں حضرات نے کردکھایا یعنی تعظیمِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خاطر حضرتِ سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجھَہُ الکریم نے نمازِ عصر اور حضرتِ سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی جان قربان کردی۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فُروع ہیں ان دونوں نفوسِ قدسیہ کے اس طرزِ عمل سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دینِ اسلام کے دیگر فرائض ثانوی (Secondary) حیثیت کے حامل ہیں۔

اَصلُ الْاُصُول بَندَگی اُس تاجوَر کی ہے صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزوِایمان و رکنِ ایمان ہے اور فعلِ تعظیم بعدِ ایمان ہر فرض سے مُقدّم ہے۔

(بہارِ شریعت، 1/74)

نمازِ عصر کو چھوڑا تمہاری نیند کی خاطر
علی بھی کس قدر ہیں تم پہ قرباں یارسولَ اللہ
تَصَدُّق حضرتِ صدّیق غارِ ثور میں اپنی
ترے آرام کی خاطر کریں جاں یارسولَ اللہ
ملی صدّیق کو جاں اور نمازِ عصر حیدر کو
ترے صدقے اگرچہ اے مری جاں یارسولَ اللہ
مگر ان کے عمل سے یہ عقیدہ ہوگیا ثابت
تمہیں ہو اصلِ ایماں، جانِ ایماں یارسولَ اللہ

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تربیت فرمائی

حضور سیّدِعالم، شفیعِ معظّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کچھ لکھ رہے تھے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: دوات میں صُوف[1] ڈالو، قلم پر ترچھا قط لگاؤ،بسم اللّٰہ کی ب کھڑی لکھو، سین کے دندانے جدا رکھو، اور میم اندھا نہ کرو(یعنی میم کا دائرہ کھلا رکھو)، لفظ اللہ خوبصورت لکھو، لفظ رحمٰن کو لمبا اور لفظ رحیم کو عمدہ لکھو۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی، جزء1، ص357)

(1)وہ کپڑا جو دوات میں سیاہی کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Audio صُوری اور Video صَوتی پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے ساتھ پیش کئے جارہے ہیں۔

مفتی عبد الرحیم سکندری علیہ رحمۃ اللہ القوی کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے حضرت علّامہ نورِ نبی سکندری، حضرت مفتی حق النبی ازہری سکندری، محترم جناب فضلِ نبی سکندری، محترم جناب عبد النبی سکندری!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

اسلامی بھائیوں اور سوشل میڈیا کے ذریعے اطلاع ملی کہ شیرِ مصطفٰے، سلطانُ الواعظین، حضرت علّامہ مولانا مفتی عبد الرحیم سکندری صاحب (بانی و شیخ الحدیث مدرسہ صبغۃ الہدیٰ شاہ پور چاکر، باب الاسلام سندھ) رجب المرجب 1439 ھ کی گیارھویں رات میں انتقال فرماگئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے دعا فرمائی اور مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی چھپی ہوئی کتاب شرح الصدور سے یہ حدیثِ پاک سنائی:) حضرتِ سیّدنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ غیب دان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب عالم دُنیا سے جاتا ہے تو اللہ پاک اس کے علم کو انسانی شکل عطا فرماتا ہے جو قیامت تک اُس کے لئے اُنس کا ذریعہ بنتا اور زمین کے کیڑوں کو دُور کرتا ہے۔ (شرح الصدور، ص:158) میں حضرتِ قبلہ مفتی صاحب کے بھائی جان ڈاکٹر نذر حسین سکندری، شہزادگان اور تمام ہی مُریدین، مُتوسّلین، مُحبّین و مُعتقدِین سے تعزیت کرتا اور انہیں صبر کی تلقین کرتا ہوں۔ زہے نصیب شہزادگان، مُریدین، مُحبّین وغیرہ مل کر حضرت کے ایصالِ ثواب کے لئے کوئی مسجد تعمیر فرمالیں، چاہیں تو مسجد کا نام **”فیضانِ عبد الرحیم“** رکھ لیں اِس طرح حضرت کا نام بھی زندہ رہے گا اور صدقۂ جاریہ کی ترکیب بھی بنے گی، ہمت کیجئے آپ کے لئے کوئی مشکل نہیں ایک عالیشان مسجد بنالیجئے، یہ خوشخبری ملے گی تو مجھے بھی خوشی ہوگی۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا مُلتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تلمیذِ محدّثِ اعظم پاکستان کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

مولانا عبد الحق چشتی، مولانا عرفان فیضی چشتی، جناب ضیاء الحق چشتی، محمد جمیل چشتی!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

ابو نعمان عرفان شریف عطاری مدنی (رکنِ کابینہ مجلس رابطہ بالعلماء والمشائخ) نے خبر دی کہ تلمیذِ محدّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا مفتی مُنیر الزمان چشتی صاحب 28 رجب المرجب 1439ھ بروز اتوار بعُمر 79 سال انتقال فرماگئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے دعا فرمائی اور مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبان المعظم 1439ھ کے صفحہ نمبر 19 سے یہ مدنی پھول پڑھ کر سنایا:) ارشادِ حضرتِ سیّدنا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ: ”جو جنّت میں جانا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ دُنیوی مال و زَر میں رَغبت نہ رکھے۔“ (حلیۃ الاولیاء، 219/1) میں حضرت کے تمام سوگواروں، شاگردوں، مُریدوں، اَہلِ خانہ اور اہلِ خاندان سے تعزیت اور ان سب کو صَبْر کی

تلقین کرتا ہوں، آپ اپنی دعوتِ اسلامی کے لئے دُعا بھی فرماتے رہیں اور جہاں جہاں موقع ملے مدنی کاموں میں حصہ لیتے رہیں۔ اللہ آپ سب کو شاد و آباد، پَھلتا پُھولتا اور مدینے کے سدا بہار پھولوں کی طرح مسکراتا رکھے اور حضرت مفتی منیر الزمان چشتی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بَرَکتوں سے آپ کو اور ہم سب کو مالا مال فرمائے۔(اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے حضرت کے ایصالِ ثواب کے لئے مریدین و متعلّقین کو مل جل کر مسجد "فیضانِ منیر الزمان" بنانے کی ترغیب بھی دلائی)۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مولانا منظور شاہ صاحب سے تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے پیرِ طریقت، رَہبرِ شریعت، مولانا ابو النصر منظور شاہ صاحب المعروف باباجی!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

محمد یاسر عطّاری (رکنِ کابینہ مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ) نے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی سَلَّمَہُ الْغَنِی کی مَعْرِفت آپ کے شہزادگان کی امّی جان کے انتقال کی خبر دی، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ میں آپ اور آپ کے شہزادگان مفتی مظہر فرید صاحب، مولانا فیض الحسن فرید صاحب، حسن فرید صاحب اور تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں (اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت نے دعا فرمائی اور مرحومہ کے ایصالِ ثواب کیلئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شعبان المعظم 1439ھ کے صفحہ نمبر 19 سے یہ مدنی پھول پڑھ کر سنایا:) ارشادِ حضرتِ سیّدنا اسحاق بن خَلَف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ: "گفتگو میں احتیاط بَرتنا سونے چاندی کے مُعاملے میں احتیاط کرنے سے زیادہ دُشوار ہے۔"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے حضرتِ قبلہ الحاج مفتی عبد الحلیم صاحب اطال اللہ عمرکم!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن سیّد عارف باپو نے خبر دی کہ آپ کے چھوٹے بھائی جان تسلیم رضوی صاحب (تاجپور، ناگپور، ہند) انتقال فرماگئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ (مرحوم کے لئے دعائے مغفرت وغیرہ کے بعد قبلہ مفتی صاحب سے مخاطب ہوئے:) حضور والا اپنی صحت کا خیال رکھئے گا! پتا چلا ہے کہ آپ نے اس بات کو دل پہ بہت لیا ہے۔ مدرسہ بھی یہی سنبھالتے تھے اور مدرسے کے تعلّق سے آپ کو ٹینشن فری (Tension Free) کر رکھا تھا لیکن رِضائے مولیٰ الگ معاملہ ہے اللہ تعالی کی مرضی، صبر، صبر اور صبر کیجئے۔ "اِنَّ اللہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ بےشک اللہ تبارک و تعالیٰ صَبْر کرنے والوں کے ساتھ ہے" غم عُمْر کو کھا جاتا ہے۔ آپ کی عمر بھی زیادہ پھر آپ کو دیگر امراض بھی ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کا سایۂ عاطِفَت عافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر دراز فرمائے۔ حضور! ہمت رکھئے، حوصلہ رکھئے، جو مالک نے چاہا وہ کیا اور وہ جو بھی کرتا ہے بہتر کرتا ہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہو جائے گا۔ سب نے دنیا سے جانا ہے، ہماری بھی باری لگی ہوئی ہے۔ "اَلْمَوْتُ تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنِ" یعنی موت مومن کے لئے تحفہ ہے۔

نبی کے عاشِقوں کو موت تو انمول تحفہ ہے
کہ ان کو قبر میں دیدارِ شاہِ اَنْبیاء ہوگا

بے حساب مغفرت کی دعا کا مُلتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مولانا پیر سید صابر حسین شاہ بخاری سے تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغام (Video Message) کے ذریعے مولانا پیر سیّد صابر حسین شاہ بخاری صاحب (خلیفۂ مجاز بریلی شریف، ادارہ افکارِ رضا برہان شریف حسن ابدال، ضلع اٹک) سے ان کے بھائی سید عابد شاہ بخاری

کے انتقال پر تعزیت فرمائی۔

مولانا ہدایت اللہ پسروری کے انتقال پر تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت مولانا ہدایت اللہ پسروری (مہتمم جامعہ غوثیہ ہدایت القراٰن، مدینۃ الاولیاء ملتان) کے انتقال کی خبر ملنے پر براہِ راست (Live) مدنی مذاکرے میں ان کے صاحبزادگان مولانا مفتی محمد عثمان پسروری صاحب اور مولانا محمد فاروق پسروری صاحب سے تعزیت فرمائی

تعزیت وعیادت کے مختلف پیغامات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صُوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے المدینۃ العلمیہ (شعبہ تراجم) کے خرم ناصر عطّاری مدنی سے ان کے مَدَنی منّے ریّان (باب المدینہ کراچی)، ذوالقرنین عطّاری مدنی سے ان کے بچّوں کے ماموں عبدالقدیر عطّاری مدنی، وقاص عطّاری مدنی و برادران سے ان کے والد عبدالقیوم نقشبندی (مظفر گڑھ)، محمد عبد اللہ عطّاری سے ان کے والد جہانگیر عطّاری (راجہ جنگ)، عبدالرحمٰن مدنی سے ان کے بچّوں کی امّی (گوجرانوالہ)، اعجاز عطّاری اور شہباز عطّاری سے ان کے والد حاجی عبد القیوم (کوئٹہ)، اعظم علی و برادران سے ان کی والدہ حوّا خاتون (جھڈو، باب الاسلام سندھ) اور حاجی رفیق عطّاری سے ان کے والد حنیف نقشبندی کے انتقال پر تعزیت فرمائی اور لواحقین کو ایصالِ ثواب کی نیت سے مسجد بنانے، تقسیمِ رسائل اور مدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دلائی۔ نیز نگرانِ حلقہ مشاورت مشتاق عطّاری (لودھراں) کے حادثے کی خبر ملنے پر براہِ راست مدنی مذاکرے میں ان کے لئے دُعائے صحت فرمائی۔

کُونڈے کی نیاز امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 15 رَجَبُ المُرَجَّب کو حضرت سیّدنا امام جعفر صادق علیہ رحمۃ اللہ الرازق کے ایصالِ ثواب کے سلسلے میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں مدنی مذاکرہ فرمایا، آخر میں شُرکا کو کھیر پوری کی نیاز پیش کی گئی، نیز امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی رہائش گاہ **"بیتُ البقیع"** میں بھی فاتحہ خوانی و نیاز کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی آنکھوں کے تارے یعنی پوتے اور پوتیاں بھی دعا میں شریک تھے۔

عرسِ حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے موقع پر مدنی مذاکرہ و فاتحہ خوانی امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 22 رجب المرجب 1439ھ کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں عرسِ حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مناسبت سے ہونے والے اجتماعِ ذکرونعت، جلوسِ امیرِ معاویہ اور مَدَنی مذاکرے میں شرکت فرمائی اور عاشقانِ صحابہ و اہلبیت کو مدنی پھول عطا فرمائے، مدنی مذاکرے کے اختتام پر شُرکا کو لنگرِ معاویہ پیش کیا گیا نیز امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی رہائش گاہ **"بیتُ البقیع"** میں بھی فاتحہ و نیاز کا اہتمام فرمایا۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مدنی مشورے میں شرکت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کا مدنی مشورہ 12 تا 16 رجبُ المُرجّب 1439ھ مطابق 30 مارچ تا 3 اپریل 2018ء ہوا جس میں شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی شرکت فرمائی اور مدنی مشورے میں شریک نگران و اراکینِ شوریٰ اور دیگر ذمہ داران کو اپنے مدنی پھولوں سے نوازا۔

ابرار اختر قادری عطاری*

اسلام میں عِلمِ دین کا حُصول ہر مسلمان مرد و عورت پر لازِم ہے، خواہ وہ شہر میں رہتا ہو یا گاؤں میں، مگر بد قسمتی سے زمانۂ قدیم سے دیہات والوں کو پڑھنے لکھنے کے حوالے سے وہ سَہولیات (Facilities) دستیاب نہیں جو شہر والوں کو حاصل ہیں۔ حالانکہ دنیا کی اَکْثَر آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیہاتی لوگوں کو علم سکھانے کے حوالے سے حضرت امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ہر وہ فقیہ جو فَرْضِ عین کی ادائیگی کے بعد فَرْضِ کفایہ کیلئے فارِغ ہو اس پر واجِب ہے کہ وہ اپنے شہر کے قُرب وجَوار میں بسنے والوں کے پاس جائے اور انہیں دین اور شَریعَت کے فرائض سکھائے۔ اگر کوئی ایک فقیہ یہ کام بجالائے گا تو باقی تمام لوگوں سے فَرض ساقِط ہو جائے گا، ورنہ اس کا وبال سب لوگوں پر ہو گا، عالِم پر اس وجہ سے ہو گا کہ اس نے باہر جاکر اَحکامِ شَریعَت سکھانے میں کوتاہی کی اور جاہل پر اس وجہ سے کہ اس نے سیکھنے میں کوتاہی کی۔ (احیاء العلوم، 2/419 ملتقطاً) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دَعْوَتِ اِسْلَامی دیہات میں بھی عِلم کی شَمْع روشن کرنے کا عَزْم رکھتی ہے، چُنَانْچِہ اس کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ساتواں مَدَنی کام **یومِ تعطیل اعتکاف** ہے۔ (یعنی ہر ہفتے چھٹی کے دن حلقہ مُشاوَرت کے متعلقہ ذِمّہ دار کے مشورے سے شہر کے اطراف یا کسی گاؤں کی مَسْجِد میں اِعْتِکاف کی ترکیب بنانا) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر پاکستان بھر میں تقریباً ہر ماہ 3000 یومِ تعطیل اعتکاف کی ترکیب ہے۔

یومِ تعطیل اعتکاف کے فوائد ۞ اس مدنی کام میں چونکہ عِلمِ دین سیکھنے سکھانے کی نیّت سے مَسْجِد میں ٹھہرنا ہوتا ہے، لہٰذا یہ مدنی کام نَفْل اِعْتِکاف کا ثواب پانے اور ہفتہ وار چھٹی کو سارا دن سو کر یا دیگر فُضُولیات میں صَرْف کرنے کے بجائے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اللہ ربّ العزّت کی یاد میں گزارنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ۞ یہ مدنی کام فروغِ عِلمِ دین کا بھی ایک بہُت بڑا ذَرِیْعَہ ہے، وہ یوں کہ مَسْجِد میں جاری مَدَنی حلقے میں شریک لوگوں کو وُضُو، غُسل، نَماز کے فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ ڈھیروں سنّتیں اور آداب بھی سکھائے جاتے ہیں۔ ۞ دیگر مَدَنی کاموں کی طرح یہ مَدَنی کام بھی مَساجِد کی آبادکاری کا ذَرِیْعَہ ہے کہ جہاں یہ مَضْبُوط ہو گا وہاں مَساجِد آباد ہوں گی، نمازیوں کی تعداد میں اِضافہ ہو گا اور درس و بیان اور علم سیکھنے سکھانے کے حلقوں سے مساجد کی رونقیں بحال ہوں گی۔ ۞ یہ نیکیاں کمانے اور گناہوں سے بچنے کا بھی ذَرِیْعَہ ہے، یعنی جتنی دیر اِعْتِکاف کی نیّت سے مَسْجِد میں رہیں گے، گناہوں سے بچیں گے، اَذان دینے یا سن کر جواب دینے، تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجَماعت نَماز پڑھنے اور ایک نَماز کے بعد دوسری نَماز کے اِنتِظار میں بیٹھے رہنے کا ثواب وغیرہ پانے کا مَوْقَع بھی ملے گا۔ ۞ اس مدنی کام میں چونکہ دیہاتیوں سے بھی واسِطہ پڑتا ہے، لہٰذا بسا اَوقات ان کی جانب سے نَفْس پر گراں گزرنے والی باتیں سُن کر صَبْر کرکے اس پر اجر پانے کی سَعادت بھی ملتی ہے۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خون کی کمی سے کیا مراد ہے؟ خون کی کمی (Anaemia) ایک ایسی کیفیت ہے جس کی وجہ سے جسم میں خون میں سرخ خَلیے (Red Cells) بننا کم ہوجاتے ہیں اور اس کے باعث جسم کے مختلف حصّوں کو آکسیجن نہیں پہنچ پاتی تو مختلف اعضا کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے اور بیماریوں کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ **خون کی کمی کے ممکنہ نقصانات** حاملہ عورت میں خون کی کمی ہو تو قبل اَزوقت ولادت (Pre Mature Delivery) اور نومولود بچے (New born Baby) میں وزن کی کمی کا سامنا ہوسکتا ہے ◀ بچّوں میں خون کی کمی سے ان کی نشوونُما اور دماغی صلاحیتیں متاثر ہوتی ہیں جس کے نتیجے میں وہ پڑھائی میں کمزور رہ جاتے ہیں۔ **خون کی پیدائشی کمی** خون کی کمی کچھ افراد میں پیدائشی طور پر ہوتی ہے جسے تھلیسیمیا کہا جاتا ہے لیکن اس بیماری میں مبتلا بیشتر افراد بعد میں اس کا شِکار ہوتے ہیں۔ **قابلِ علاج بیماری** خون کی کمی ایک قابلِ علاج بیماری ہے، اپنے طرزِ زندگی (Life Style) اور خوراک میں تبدیلی لاکر اس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ **اعداد و شمار** ایک جائزے کے مطابق اس وقت پوری دنیا میں تقریباً 1.5 بلین (یعنی ڈیڑھ ارب) افراد جبکہ پاکستان کی بالغ آبادی کے 54 فیصد افراد خون کی کمی کا شکار ہیں۔ عام طور پر مردوں کی نسبت عورتوں میں یہ عارِضہ زیادہ ہوتا ہے۔ **جسمِ انسانی میں خون کی مقدار** جسمانی ساخت (Physique) کے اعتبار سے مختلف لوگوں میں خون کی مقدار مختلف ہوسکتی ہے۔ عُموماً ایک تَنْدُرست جسم میں خون کی مقدار پانچ سے چھ لیٹر ہوتی ہے جو کل وزن کا تقریباً 7.7 فیصد ہوتا ہے۔ **خون کی کمی کی علامات** خون کی کمی کی علامات شُروع میں ہلکی نوعیت کی ہوتی ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ان میں شدّت آنے لگتی ہے۔ اگر آپ یہ علامات پائیں تو فوراً اپنے مُعالِج (Doctor) سے رابطہ فرمائیں: ◀ جلدی تھک جانا ◀ مزاج میں چڑچڑاپن ◀ کام کاج کے دوران سانس پھول جانا ◀ ناخن سفید ہوجانا ◀ چہرے کا رنگ پیلا پڑجانا ◀ جسم میں کمزوری ◀ سُستی ◀ چکر آنا ◀ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاجانا ◀ گھبراہٹ ◀ پیروں پر سوجن وغیرہ۔

اسباب خون کی کمی کے مختلف اسباب اور بعض کا مُمکنہ حل (Solution) درج ذیل ہے:

(1) ماں کے دودھ سے محرومی: بچّوں میں خون کی کمی کا ایک بڑا سبب ہے۔ کوئی شرعی یا طبّی رکاوٹ نہ ہو تو نومولود بچے کو ماں کا دودھ ہی استِعمال کروانا چاہیے۔ **(2) آیوڈین کی کمی:** انڈے، مچھلی، ڈیری آئٹمز (دودھ، دہی وغیرہ) کا استعمال اس کے لئے فائدہ مند ہے۔ **(3) وٹامن D کی کمی:** وٹامن D سے ہڈیاں مضبوط رہتی ہیں، اس کی کمی سے ہڈیوں میں بُھربُھرا پن آجاتا ہے اور ہلکی سی چوٹ سے بھی ہڈیوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ قدرتی دھوپ کے ذریعے نیز انڈے، مچھلی اور دودھ کے استِعمال سے اس کمی کو پورا کیا جاسکتا ہے۔ **(4) آئرن کی کمی:** آئرن کی دو اقسام ہیں: Haem جو گوشت سے حاصل ہوتا ہے اور Non Haem جو سبزیوں سے

*ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

حاصل ہوتا ہے۔ جسمِ انسانی کو آئرن کی اِن دونوں قسموں کی ضرورت ہوتی ہے۔ **(5) وٹامن B12 کی کمی:** پھلوں، جوسز (Juices)، گوشت اور دودھ کا استعمال مفید ہے۔ **(6) کیلشیم کی کمی:** پالک، پھول گوبھی وغیرہ سبزیوں کا استعمال کیا جائے۔ **(7) وٹامن A کی کمی:** وٹامن A بالخصوص آنکھوں کو تَقْوِیت پہنچاتا ہے جبکہ اس کی کمی آنکھوں کی مختلف بیماریوں کو جنم دیتی ہے۔ مچھلی، شکر قندی اور ہری سبزیوں سے اسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ **(8) میگنیشیم کی کمی:** اناج، بادام اور سبزیوں کا اِستعمال اس کی کمی کو پورا کرنے میں مُفید ہے۔ خون کی کمی کے دیگر اسباب میں موروثی پیچیدگیاں، سگریٹ نوشی، مختلف بیماریاں مثلاً اَلسر اور مخصوص ادویات کا استعمال وغیرہ شامل ہیں۔

(1)اس مضمون کی طبّی تفتیش "مجلس طبّی علاج (دعوتِ اسلامی)" کے ڈاکٹر محمد کامران اسحاق عطاری نے فرمائی ہے۔(2) تمام علاج اپنے طبیب (Doctor) کے مشورے سے ہی کیجئے

خون کی کمی کے گھریلو اور روحانی علاج

خون کی کمی پوری کرنے میں مُعاون چند اشیاء کالے انگور، چقندر، گاجر، سیب، خوبانی، انار، ٹماٹر، جامن، آڑو، چیری، پالک سرخ گوشت (Red Meat) اور مچھلی وغیرہ۔ **خون کی کمی کے لئے 3 گھریلو علاج** (1) میتھی میں وٹامن B، فولاد، فاسفورس اور کیلشیم کی موجودگی جسمانی کمزوری اور خون کی کمی دور کرتی ہے۔ میتھی دال کی طرح پکا کر یا کھچڑی بنا کر یا میتھی کا پوڈر چٹنی یا چھاچھ میں شامل کرکے بھی فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔(میتھی کے 50 مدنی پھول، ص2) (2) کالی کشمش: 10 گرام، خشک خوبانی: 1 عدد، تازہ پودینہ: 10 پتّے، چھوٹی الائچی: 1 عدد۔ **طریقہ** خوبانی اور کشمش کو رات میں ایک گلاس پانی میں بھگو دیجئے، صبح خوبانی کی گٹھلی نکال لیجئے اور اسی پانی میں کالی کشمش، پودینے کے پتے، اِلائچی اور خوبانی چاروں چیزوں کو پیس لیجئے، دوا تیار ہے۔ چاہیں تو اسے خوش ذائقہ بنانے کے لئے اس میں شہد یا براؤن شوگر بھی شامل فرمالیں۔ بڑوں کیلئے آدھا گلاس صبح اور آدھا گلاس شام، بچّوں کو دن میں تین یا چار مرتبہ تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ شفایابی تک استعمال جاری رکھیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خون کی کمی کے ساتھ ساتھ جگر کے افعال کو بھی درست کرے گا۔(3) ریوند چینی: 12 گرام، ریوند خطائی: 12 گرام، کُشتۂ فولاد: 6 گرام۔ زیرہ سفید: 12 گرام۔ تمام دوائیں اچھی طرح صاف کرکے پیس لیجئے۔ کھانے کے بعد صبح و شام انار کے جوس یا سادہ پانی سے آدھی آدھی چمچ کھائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جسم میں نیا خون پیدا کرے گا۔ چھوٹے بچّوں کو دوا کی مِقدار آدھی یا عُمْر کے مطابق اس سے بھی کم دیجئے۔ حصولِ شفا تک استعمال جاری رکھیں۔ **خون کی کمی کا روحانی علاج** **درودِ شفائے امراض:** اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَآئِهَا وَ عَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَآئِهَا وَ نُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِيَآئِهَا وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ یہ درودِ پاک زعفران یا زرد ے کے رنگ سے باوضو مریض کو لکھ کر دیں کہ زبان سے چاٹے یا پانی میں گھول کر پلادیں۔ شفا حاصل ہونے تک یہ عمل برابر کرتے رہیں، بِاِذْنِ اللہ موت کے سوا ہر مرض کیلئے مُفید ہے۔ **مدنی پھول** خون کی کمی اگر کسی بیماری کے سبب ہے تو اس کا عِلاج کئے بغیر خون کی کمی ختم نہیں ہوگی۔

اے ہمارے پیارے اللہ پاک! ہمیں خون کی کمی سمیت تمام امراض سے محفوظ فرما اور تیری عِبادت کیلئے صحت کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

لیموں کے حیرت انگیز فوائد

محمد عمر فیاض عطاری مدنی*

لیموں (Lemon) قدرت کا ایک حسین تحفہ ہے۔ اس کا تعلّق تُرش ذائقہ پھلوں کے خاندان سے ہے۔ (اُردو لغت، 5 / 122) اسے عُموماً (Generally) سبزیوں کی فہرست میں شامل کیا جاتا ہے۔ چھوٹا سا نظر آنے والا یہ پھل بے شمار طِبّی فوائد سے مالامال ہے جن میں سے کچھ فوائد پیشِ خدمت ہیں:

لیموں کا مزاج خشک اور سرد ہوتا ہے۔ اس میں وٹامنز B،A، کیلشیم، فولاد، فاسفورس اور سٹرک ایسڈ کا خزانہ ہے۔ کاغذی لیموں کا رس اگر دن میں چند بار پیا جائے تو ملیریا کا حملہ نہیں ہوگا۔ (جنتی زیور، ص565) لیموں چہرے پر ملنے اور پھر صابن سے دھو لینے سے، چند دِنوں میں کیل مُہاسے (Pimples) دور ہو جاتے ہیں۔ (جنتی زیور، ص 566 ماخوذاً) پاؤ بھر گرم پانی میں ایک لیموں نچوڑ کر دن میں تین بار کُلّیاں کرنے سے منہ کے چھالے دور ہوتے ہیں۔ (گھریلو علاج، ص 61 مفہوماً) دانتوں کا خون بند کرنے کیلئے لیموں کا رَس مَسُوڑوں پر ملئے۔ (ایضاً، ص68) لیموں کا رس، تِل کا تیل اور نمک ملا کر دانتوں پر ملنے سے دانتوں کا پیلا پن دُور اور دانتوں سے خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ (ایضاً) لیموں کے سُوکھے ہوئے چھلکے پیس کر اُس میں نمک ملا کر دانت مانجھنے سے چمکدار ہو جائیں گے۔ (ایضاً) قے کی صورت میں آدھا کپ پانی میں ایک لیموں نچوڑ کر پینا یا لیموں کاٹ کر پسی ہوئی کالی مرچ اور نمک چھڑک کر چُوسنا مفید ہے۔ (ایضاً، ص93) نکسیر پُھوٹ جانے کی صورت میں لیموں کا رس کپڑے میں چھان کر ڈراپر (Dropper) سے ناک میں قطرہ قطرہ ڈالئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ خون بند ہو جائے گا۔ (40 روحانی علاج مع طبّی علاج، ص 15) کپڑوں اور کتابوں میں اگر کیڑا لگ جاتا ہو تو لیموں کے چھلکے کپڑوں اور کتابوں میں رکھ دیں۔ کپڑے اور کتابیں کیڑوں کے کھانے سے محفوظ رہیں گی۔ (جنتی زیور، ص568) خلافِ معمول نیند آتی ہو تو لیموں والے پانی میں شہد (Honey) کا ایک چمچ ملا کر نَہار منہ استعمال کریں۔ گرمی اور لُو چل رہی ہو تو سکنجبین (یعنی پانی میں لیموں کا رس ملا کر) پینا فرحت بخش بھی ہے اور طِبّی لحاظ سے مفید بھی۔ لیموں غِذا کو جلد ہضم کرتا، سینے کی جَلن دور کرتا، موٹاپے کو کم کرتا اور خون صاف کرتا ہے۔

لیموں کا رس زیادہ اور آسانی سے نکالنے کا طریقہ لیموں کو اگر بُھوبَل (گرم راکھ) میں گرم کر کے نچوڑیں تو عرق آسانی کے ساتھ نکلے گا۔ (جنتی زیور، ص 566) لیموں کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اچّھی طرح سے رگڑیں تو نرم ہو جائے گا اب نچوڑنے پر اس کا رس بھی زیادہ نکلے گا۔

نوٹ: کسی بھی نسخے کے استعمال سے پہلے اپنے طبیب (ڈاکٹر) سے ضرور مشورہ کیجئے۔ (یہ مضمون ایک ماہر حکیم صاحب سے بھی چیک کروایا گیا ہے)

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات (اقتباسات)

(1) مفتی محمد عبدالرزاق گولڑوی صاحب (مدرّس مدرسہ غوثیہ جامع العلوم، مرکزی عید گاہ، خانیوال): ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ انتہائی قابلِ داد کاوش ہے، اس کے مضامین مختصر، عام فہم، سادہ انداز مگر دلائل سے پُر اور اثر انگیز الفاظ سے معمور ہوتے ہیں۔ اللہ کریم مزید ترقیوں سے نوازے اور اس فیضان کو جاری رکھے۔ اٰمین

(2) مفتی محمد رفاقت علی جلالی صاحب (فاضل و مدرّس جامعہ غوثیہ رضویہ، اسلام آباد): ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ دعوتِ اسلامی کی قابلِ تحسین کاوش ہے۔ اس کے تمام مضامین اور سلسلے اپنے اندر ایک خاص جدّت سموئے ہوئے ہیں، یہ شرعی و روحانی مسائل کے ساتھ ساتھ طبّی مسائل میں بھی راہنمائی کا ذریعہ ہے، حسنِ طباعت و اشاعت، جمع و ترتیب اور حسنِ مواد سے مزیّن یہ ماہنامہ عوام وخواص کے لیے بیش بہا ذخیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مزید برکات عطا فرمائے۔ اٰمین

(3) ابوعاطف عطّاری مدنی (دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی): ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ رجب المرجب 1439ھ کا مضمون ”داماد کو کیسا ہونا چاہیے؟“ پڑھنے کا موقع ملا، مَاشَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بہت اچھا، دلچسپ اور جاندار مضمون ہے۔ اللہ پاک لکھنے والے کے قلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمین

اسلامی بھائیوں کے تأثرات (اقتباسات)

(4) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ بہت اچّھا لگا۔ اس سے بہت معلومات حاصل ہوئی۔ (احمد خان عطاری، میر پور خاص)

(5) مجھے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ بہت اچّھا لگتا ہے۔ جب اسلامی ماہ شروع ہوتا ہے تو اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ پڑھ نہ لوں۔ (محمد سلطان فضل عطاری، گوجر خان، پاکستان)

(6) مَاشَآءَاللہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا ہر جُز معلومات کا ذریعہ ہے۔ (عبد الکریم، باب المدینہ کراچی)

(7) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ پڑھنے کا موقع ملا، مَاشَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کئی موضوعات کا مجموعہ ہے گویا کہ طرح طرح کے پھولوں سے ایک گلدستہ تیار کر دیا گیا ہے، اللہ کریم لکھنے اور پڑھنے والے سبھی مسلمانوں کی خیر فرمائے۔

(واصف علی، جڑانوالہ، پنجاب)

(8) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ مختلف ماہنامے دیکھتا ہوں، ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ سب میں الگ ہی مقام رکھتا ہے، موضوعات کا تنوع، ڈیزائننگ اور اختصار اس کی اہم خصوصیات ہیں، اللہ ربّ العزّت اس کا فیض ہر عام وخاص تک پہنچائے۔ (کاشف رضا، اسلام آباد)

مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کے تأثرات (اقتباسات)

(9) میں سب سے پہلے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی تصاویر دیکھتا ہوں کیونکہ یہ اچّھی ہوتی ہیں۔

(محمد ماجد رضا عطاری، اے ون سینٹر پیر کالونی، باب المدینہ کراچی)

(10) میں ہر مہینے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا مضمون ”روشن مستقبل“ پڑھتا ہوں، مجھے یہ سلسلہ بہت اچھا لگتا ہے۔

(حسین عطاری، مدرسۃ المدینہ سردار آباد)

(11) میں نے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ پڑھا اسے پڑھ کر بہت کچھ علمِ دین سیکھنے کو ملا، میں نیّت کرتی ہوں کہ 12 ماہ تک اس کو پڑھنے کی ترکیب کروں گی۔ (بنتِ تنویر، نیو کراچی، باب المدینہ کراچی)

(12) ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا سلسلہ ”جانوروں کی سبق آموز کہانیاں“ بہت اچھا لگتا ہے، شعبان المعظم کے ماہنامے کا مضمون ”شبِ براءت اور پٹاخے“ بھی بہت اچھا لگا۔

(ہادیہ عطاریہ، مدرسۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

اسلامی بہنوں کے تأثرات (اقتباسات)

(13) مارچ 2018ء (جمادی الاخری 1439ھ) کا شمارہ ہمیشہ کی طرح لاجواب ہے۔ سلسلہ ”نوجوانوں کے مسائل“ بہت اچھا لگا۔ سلسلہ ”کتب کا تعارف“ میں کتاب ”اللہ والوں کی باتیں“ کے بارے میں پڑھ کر اِسے پڑھنے کا ذہن بنا۔ مضمون ”فریاد“ میں بچّوں کی مدنی تربیَت سے متعلق بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔

(بنتِ محمد شریف، شاہ فیصل کالونی، کراچی)

(14) ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ مجھے بہت اچھا لگتا ہے، اسے پڑھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ ہر ماہ اس کا شدّت سے انتِظار رہتا ہے۔ اللہ پاک ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی مجلس کو برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمین

(بنتِ اسلم، سلطان پور، ضلع جہلم، پاکستان)

ایک قبر میں زیادہ مُردوں کو دفنانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ کیا مُتعدّد لاشوں کو بیک وقت ایک بڑی قبر میں دفن کیا جاسکتا ہے؟

سائل: ماہنامہ فیضان مدینہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر کسی حادثہ کے سبب کثیر اموات و شہادتیں ہوگئی ہوں تب بھی حکم یہی ہے ہر ایک لاش کو الگ الگ قبر میں دفن کیا جائے۔ بلا ضرورت ایک قبر میں مُتعدّد لاشیں دفن کرنا جائز نہیں۔ البتّہ فقہاءِ کرام نے ضَرورت کی بناء پر ایک قبر میں متعدد میّتوں کو دفن کرنے کا جواز بھی ارشاد فرمایا ہے وہ ضرورتیں درج ذیل ہیں:

(1) لاشیں زیادہ ہوں اور دفن کرنے والے کم ہوں۔
(2) تدفین کرنے والے ضعیف افراد ہوں کہ ہر ایک کے لئے الگ الگ قبر نہیں کھود سکتے کمزوری اور بڑھ جائے گی۔
(3) تدفین کرنے والے اس سے بھی زیادہ ضروری کام مثلاً جنگی حالات میں جہاد وغیرہ میں مصروف ہوں تو اس طرح کے ضرورت کے مواقع پر مجبوراً ایک ہی قبر میں ایک سے زیادہ میّتوں کو دفن کرسکتے ہیں۔

اس کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ جانبِ قبلہ میّتوں میں جو افضل ہو اس کو رکھیں گے جب کہ سب مرد یا سب عورتیں ہوں اور مرد عورت بچوں کی میّتیں ہوں تو جانب قبلہ مرد کو رکھیں گے پھر لڑکے کو پھر عورت کو پھر نابالغہ بچّی کو اور ہر ایک کے درمیان مٹی وغیرہ سے آڑ کردیں گے۔

البتہ اپنے مرحوم عزیز کی قبر یا اس کے برابر والی کسی مسلمان کی قبر کو کھود کر اس میں نئے مردے کی تدفین کرنا جائز نہیں کہ کسی بھی مسلمان کی قبر کو بلاضَرورتِ شَرْعیہ کھولنا حرام ہے۔ اور اَقرِبا یعنی رشتے داروں کی قبروں کا ایک جگہ ہونا کوئی ضرورتِ شرعیہ نہیں کہ جس کے باعث کسی مسلمان کی قبر کھولنا جائز ہو جائے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیۡب	مُصَدِّق
ابو الحسن جمیل احمد غوری عطاری	عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفا عنہ الباری

دعوتِ اسلامی
تری دھوم مچی ہے

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) کی مدنی خبریں شعبان المعظم 1439ھ کی دوسری شب یومِ امام اعظم کی مناسبت سے جلوسِ حنفیہ کا سلسلہ ہوا اور امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، نے مدنی مذاکرہ بھی فرمایا 15 شعبان المعظم 1439ھ کو بھی شبِ براءت کے سلسلے میں اجتماعِ ذکر و نعت کا سلسلہ ہوا، جس میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے سنتوں بھرا بیان کیا اور مدنی مذاکرہ فرمایا۔ مجلس ڈاکٹرز کے تحت سنتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا، جس میں باب المدینہ کراچی کے مختلف اسپتالوں کے ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل اسٹاف کے ممبرز اور دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اراکینِ شوریٰ حاجی محمد امین عطّاری اور حاجی محمد علی عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ **مختلف مجالس کی مدنی خبریں** مجلس کارکردگی کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردار آباد (فیصل آباد) میں مدنی حلقہ ہوا۔ نگران مجلس کارکردگی پاکستان نے اسلامی بھائیوں کو مدنی پھول دیئے مجلس جامعۃ المدینہ کے تحت مبلغِ دعوتِ اسلامی مفتی علی اصغر عطّاری مدنی نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ گوجرانوالہ میں قائم جامعۃ المدینہ میں دورۂ حدیث شریف کے درجے کا افتتاح کیا اور طلبہ کو مدنی پھول بھی ارشاد فرمائے۔ مرکزالاولیاء لاہور میں ایک اور جامعۃالمدینہ کا آغاز ہوا۔ خوشی کے اس موقع پر رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری نے سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ مجلس خدّام المساجد کے تحت اصحابی کابینات (ٹھٹھہ و اطراف باب الاسلام سندھ) کے ذمہ داران کا مدنی حلقہ ہوا جس میں رکنِ شوریٰ سیّد لقمان عطّاری نے مدنی پھول ارشاد فرمائے۔ منوّرہ (باب المدینہ کراچی) میں جامع مسجد "فیضانِ جمالِ مصطفٰی" کا افتتاح ہوا۔ **تقسیم اسناد اجتماعات** مجلس مدرسۃ المدینہ کے تحت ڈیرہ اسماعیل خان خیبر پختونخواہ میں تقسیمِ اسناد اجتماع میں رکنِ شوریٰ حاجی رفیع عطّاری نے سنتوں بھرا بیان کیا اور مدنی منّوں میں اسناد و تحائف تقسیم فرمائے۔ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ تلونڈی بھنڈراں ضلع نارووال پنجاب میں بھی تقسیم اسناد اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ **اعراسِ بزرگانِ دین پر مجلسِ مزاراتِ اولیا کے مدنی کام** مجلس مزاراتِ اَوْلیا کے تحت پاکستان میں حضرت سیّدنا لعل شہباز قلندر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر (سیہون شریف) اور بنگلہ دیش میں شیرِ بنگلہ حضرت علّامہ غازی عزیزُ الحق امام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے عرس کے موقع پر اسلامی بھائیوں نے مزار شریف پر حاضری دی، جبکہ قراٰن خوانی، اجتماعِ ذکر و نعت اور فاتحہ کا سلسلہ بھی ہوا۔ **شعبۂ تعلیم کے مدنی کام** شعبۂ تعلیم کے تحت پنجاب یونیورسٹی (گوجرانوالہ)، گورنمنٹ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (نارووال کیمپس)، گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (منڈی بہاؤالدین)، یونیورسٹی آف مینیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی (ضیاکوٹ، سیالکوٹ)، مرکزالاولیاء لاہور، سبزپور (ہری پور K.P.K)، رحمت آباد (ایبٹ آباد K.P.K)، ظفروال اور نارووال میں سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا۔ کثیر تعداد میں M.B.B.S اور P.H.D ڈاکٹرز، پروفیسرز، لیکچرارز اور یونیورسٹیز کے اسٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ میٹرک کے امتحانات سے فارغ ہونے والے طلبہ کے لئے پاکستان بھر میں 300 سے زائد مقامات پر "26 روزہ فیضانِ قراٰن و حدیث کورس" ہوئے جن میں تجوید کے ساتھ قراٰنِ پاک، نماز، وضو، غسل اور دیگر فرض علوم سکھانے کا سلسلہ ہوا۔ **مجلس تقسیمِ رسائل** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی

کی مجلس تقسیمِ رسائل کے تحت شبِ معراج کے مختلف اجتماعات میں مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ کم و بیش 11751 رسائل اور محدّثِ اعظم پاکستان سردار احمد چشتی قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کے عرس کے موقع پر 1200 رسائل تقسیم کئے گئے جبکہ کئی مارکیٹوں میں نیکی کی دعوت اور رسائل بکس رکھوانے کا سلسلہ ہوا۔ **مجلس وُکلا کے مدنی کام** مجلس وُکلا کے تحت پنجاب بار کونسل سے ملحق فین روڈ مسجد میں وُکلا اور اسٹاف کے درمیان "فیضانِ نماز کورس" کا سلسلہ ہوا۔ مرکز الاولیاء لاہور میں ہائی کورٹ کے اطراف چیمبرز میں وُکلا کے مدرسۃ المدینہ بالغان کا سلسلہ بھی جاری ہے جس میں وُکلا درست تلفّظ کے ساتھ قراٰنِ پاک پڑھنا سیکھ رہے ہیں۔ **دعوتِ اسلامی کی مختلف مجالس کے تحت سنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی حلقے** مجلس رابطہ برائے تاجران کے تحت چیمبر آف کامرس مرکزالاولیاء لاہور میں رکنِ شوریٰ حاجی عبدالحبیب عطّاری مجلس مدنی انعامات کے تحت صحرائے مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد علی عطّاری مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن مرکز الاولیاء لاہور میں رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری مجلس خدّام المساجد کے تحت بلدیہ ٹاؤن، صحرائے مدینہ (باب المدینہ کراچی) اور دیگر مقامات پر رکنِ شوریٰ سیّد لقمان عطّاری نے مدنی حلقے میں شرکت فرمائی۔ مجلس شعبۂ تعلیم کے تحت مرکز الاولیاء لاہور میں انجینئرز اسلامی بھائیوں کے درمیان مدنی چینل ڈسٹری بیوشن مجلس کے تحت کراچی ایکسپورٹ پروسیسنگ زون لانڈھی انڈسٹریل ایریا کی ایک فیکٹری میں مجلس مدرسۃ المدینہ للبنین کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن زم زم نگر حیدرآباد میں مجلس خصوصی اسلامی بھائی کے تحت بلوچستان کے شہر ڈیرہ اللہ یار میں مجلس تاجران کے تحت لطیف آباد نمبر 12 زم زم نگر حیدرآباد کے ایک بازار میں سنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا۔ وزارتِ مذہبی امور کی جانب سے رحیم یار خان پنجاب میں حج تربیتی اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں مجلسِ حج و عمرہ کے تحت مبلغِ دعوتِ اسلامی نے عازمینِ حج کو احکاماتِ حج سے آگاہ کیا۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام کی مدنی بہاریں

افریقہ کے علاقے لوڈئم (Laudium) سے پولوکوانے (Polokwane) جاتے ہوئے ایک غیر مسلم نے نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ یوگنڈا اور ہانگ کانگ میں مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش کی برکت سے 2 غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا جن کا اسلامی نام **محمد عیسیٰ اور محمد ثاقب رکھا گیا اور اسلامی تربیت کا بھی اہتمام کیا گیا۔**

نگرانِ شوریٰ کا سفرِ افریقہ 8 تا 19 اپریل 2018ء دعوتِ اسلامی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے ایسٹ افریقہ (یوگنڈا، کینیا، تنزانیہ) ویسٹ افریقہ (ملاوی، زمبابوے) کا سفر فرمایا جہاں مختلف شہروں ہرارے (Harare)، لمبی (Limbi)، کمپالا (Kampala)، ممباسا (Mombasa)، لیلونگوے (Lilongwe)، نیروبی (Nairobi)، زینزبر (Zanzibar)، دارالسلام (Dar es Salaam) میں مختلف

سنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی حلقوں، ذمہ داران کے مدنی مشوروں، مختلف شہروں کے مدنی مراکز کے مدنی دوروں کا سلسلہ رہا۔ 20 اپریل کو موزمبیق کے شہر ماپوتو (Maputo) میں نمازِ جمعہ سے قبل نگرانِ شوریٰ نے سنّتوں بھرا بیان اور نمازِ جمعہ کی امامت فرمائی۔ فیضانِ مدینہ ماپوتو میں ایک مدنی حلقے میں شرکا کو مدنی پھولوں سے نوازا نیز یہاں قائم جامعۃ المدینہ اور مکتبۃ المدینہ کا دورہ فرمایا۔ 20 اپریل تا 29 اپریل 2018 نگرانِ شوریٰ نے ساؤتھ افریقہ کا سفر فرمایا 26 اپریل 2018ء کو پولوکوانے (Polokwane) میں ایک مسجد کے افتتاح کے موقع پر اجتماعِ ذکر و نعت میں سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ 29 اپریل کو لین ایشیا (Lenasia) میں ملکی سطح کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں ساؤتھ افریقہ کے مختلف شہروں سے ہزاروں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ نگرانِ شوریٰ نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور شرکا کو دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا تعارف بھی پیش کیا ساؤتھ افریقہ کے مختلف شہروں ڈربن (Durban)، جوہانسبرگ (Johannesburg)، تھویانڈو (Thohoyandou) میں مدنی حلقوں اور ذمہ داران کے سنتوں بھرے اجتماعات کا سلسلہ رہا۔ **رکنِ شوریٰ محمد بلال عطاری کا بیرونِ ملک سفر** رکنِ شوریٰ محمد بلال رضا عطاری نے 11 اپریل 2018ء کو سنّتوں کی خدمت کے لئے بحرین کا سفر فرمایا۔ 12 اپریل کو بحرین کے شہر منامہ (Manama) میں ہونے والے اجتماعِ ذکر و نعت بسلسلۂ شبِ معراج میں سنّتوں بھرا بیان فرمایا، اس سفر میں مختلف مقامات پر مدنی حلقوں اور ذمہ داران کے مدنی مشوروں کا سلسلہ رہا۔ 20 اپریل تا 11 مئی 2018 رکنِ شوریٰ مختلف مدنی کاموں کے سلسلے میں قادری ممالک کینیڈا کے سفر پر رہے جہاں مختلف شہروں کیلگری (Calgary)، ٹورنٹو (Toronto)، وینکوور (Vancouver)، ریجائنہ (Regina)، مونٹریال (Montreal)، ونی پیگ (Winnipeg)، ہیملٹن (Hamilton) ایڈمونٹن (Edmonten)، وکٹوریا (Victoria)، اسکاربراوٹ (Scarborough)، اٹوبکک (Etobicoke) میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی حلقوں اور ذمہ داران کے سنتوں بھرے اجتماعات میں مدنی پھول پیش کئے نیز کینیڈا کے شہر کیلگری (Calgary) میں ہونے والے اجتماعِ ذکر و نعت بسلسلۂ شبِ براءت میں سنّتوں بھرا بیان بھی فرمایا۔ **رکنِ شوریٰ حاجی عبدالحبیب عطاری کا سفر** **رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطاری** نے 24 اپریل 2018ء کو یوکے (UK) کا سفر فرمایا جہاں مختلف شہروں بولٹن (Bolton)، ڈربی (Derby)، لندن (London)، سلاؤ (Slough)، برمنگھم (Birmingham)، ایکرنگٹن (Accrington)، لیسٹر (Leicester) میں سنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی حلقوں، ذمہ داران کے سنّتوں بھرے اجتماعات اور مدنی مشوروں کی ترکیب ہوئی نیز رکنِ شوریٰ نے یوکے کی مختلف کابینات کے مدنی کاموں کا جائزہ بھی لیا اور آئندہ مدنی کاموں کے حوالے سے ترغیب دلائی۔ یکم مئی 2018ء کو یوکے کے شہر بولٹن (Bolton) میں بسلسلۂ شبِ براءت ہونے والے اجتماعِ ذکر و نعت میں سنّتوں بھرا بیان بھی کیا اور دعا بھی کروائی۔ **مدنی قافلے کا سفر** اپریل 2018 یوکے کی چشتی کابینات سے 3 اور شاڑلی کابینات سے 1 مدنی قافلے نے یورپ کے مختلف ممالک کا سفر کیا۔ ہانگ کانگ اور سری لنکا سے مبلغین دعوتِ اسلامی کا سنگاپور میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے سفر ہوا۔ **سنتوں بھرے اجتماعات** 22 اپریل تا 29 اپریل 2018 بیرونِ ملک میں 22 مختلف ممالک میں بذریعہ ویڈیو / آڈیو لنک 110 مقامات پر ذمہ داران کے سنتوں بھرے اجتماعات کا سلسلہ ہوا جس میں سینکڑوں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی، جن میں اراکینِ شوریٰ و دیگر مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے سنتوں بھرے بیانات فرمائے۔ **فیضانِ نماز کورس** یکم اپریل 2018 سے چشتی کابینات میں 1 اور شاڑلی کابینات میں 2 فیضانِ نماز کورس ہوئے۔ **خوشخبری** اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ 10 شوال المکرم 1439ھ / جون 2018ء سے ہوسٹن (Texas USA) میں جامعۃ المدینہ (للبنین) کا آغاز ہو رہا ہے۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہیں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بہنوں کیلئے 17 رجب المرجب 1439ھ کو بابُ المدینہ کراچی میں واقع اسلامی بہنوں کی مدنی تربیت گاہ میں **"12 دن کا خصوصی اسلامی بہن کورس"** ہوا 17 رجب المرجب 1439ھ ہی کو دارالحکومت اسلام آباد، زم زم نگر حیدر آباد، مدینۃ الاولیاء ملتان، سردار آباد (فیصل آباد)، گلزارِ طیبہ (سرگودھا) اور گجرات میں **"12 دن کا فیضانِ نماز کورس"** ہوا یکم شعبان المعظم 1439ھ کو انہیں مقامات سمیت بابُ المدینہ کراچی میں **"12 دن کا اصلاحِ اعمال کورس"** ہوا۔ان مدنی کورسز میں تقریباً 358 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مجلسِ رابطہ کے مدنی کام** **مجلسِ رابطہ (اسلامی بہنیں)** کے تحت بابُ المدینہ کراچی میں ایک بیوٹی پارلر اور سلائی سینٹر میں نیکی کی دعوت کا سلسلہ ہوا، جس میں رکنِ عالمی مجلسِ مشاورت اسلامی بہن نے بھی شرکت کی مٹھیاں کینٹ ڈیفنس میں اجتماعِ ذکر و نعت منعقد کیا گیا، جس میں ذمّہ دار اسلامی بہنوں کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں وَرکنگ وُومین اور خواتین سیاسی شخصیات بھی شریک تھیں۔ **شعبۂ تعلیم کے مدنی کاموں کا اجمالی جائزہ** **شعبۂ تعلیم (اسلامی بہنیں)** کے تحت 667 اداروں میں درس اجتماعات ہوئے 191 خواتین شخصیات کی جامعۃ المدینہ للبنات، مدرستہ المدینہ للبنات اور دارالمدینہ للبنات آمد ہوئی تعلیمی اداروں سے وابستہ 1949 خواتین شخصیات تک مدنی رسائل پہنچائے گئے تعلیمی اداروں سے وابستہ 1199 خواتین شخصیات نے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک (overseas) کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام 28 فروری 2018ء کو یوگنڈا کے شہر کمپالا (Kampala) میں ایک غیر مسلم خاتون اور 26 مارچ 2018ء کو کینیا کے شہر ممباسا (Mombasa) میں ایک غیر مسلم خاتون نے اسلام قبول کیا۔ان کا اسلامی نام عائشہ اور زینب رکھا گیا اور ان کی اسلامی تربیت کا بھی اہتمام کیا گیا۔

مختلف مدنی کورسز **مجلسِ مختصر کورسز (اسلامی بہنیں)** کے تحت 1، 2، 3 اپریل 2018ء کو اٹلی جبکہ 12، 13، 14 اپریل 2018ء کو چٹاگانگ (Chittagong بنگلہ دیش) میں **"3 دن کا مدنی کام کورس"** ہوا۔ اسی طرح اسپین کے شہر بارسلونا (Barcelona) میں **"3 دن کا مدنی کام کورس"** ہوا جبکہ تنزانیہ میں **"3 دن کا تربیتِ اولاد کورس"** ہوا۔ مختلف ممالک میں 31 مقامات پر ذمّہ داران اسلامی بہنوں کے لئے 1 گھنٹہ 26 منٹ پر مشتمل **"3 دن کا فیضانِ زکوٰۃ کورس"** منعقد کیا گیا۔ ان مدنی کورسز میں 371 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مدنی انعامات کی مدنی خبریں** **مجلس مدنی انعامات (اسلامی بہنیں)** کے تحت یوکے کے مختلف مقامات اور ہند کے شہر اٹاوہ (Etawah)، جسونت نگر (Jaswantnagar)، حیات نگر (Hayattnagar) اور مرزا پور (Mirzapur) میں ذمّہ داران اسلامی بہنوں کے لئے **"3 گھنٹے کا مدنی انعامات کورس"** ہوا، جن میں تقریباً 749 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ **مدرسۃ المدینہ للبنات کا آغاز** ٹاٹا جمشید پور تاج نگر کپالی ہند میں اپریل 2018ء سے مدرسۃ المدینہ للبنات کا آغاز ہوا۔ **متفرق مدنی خبریں** یوگنڈا، کینیا، تنزانیہ میں شخصیات مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا نیز ان تینوں ممالک اور اسپین میں تجہیز و تکفین اجتماعات بھی منعقد کئے گئے جن میں اسلامی بہنوں کو شریعت و سنّت کے مطابق تجہیز و تکفین کا طریقہ سکھایا گیا۔ **مجلسِ رابطہ (اسلامی بہنیں)** کے تحت لندن یوکے میں ایک خاتون جج کے گھر مدنی حلقہ لگایا گیا جس میں اسکول، یونیورسٹی کی طالبات نے بھی شرکت کی۔

شخصیات کی مدنی خبریں

عُلَمائے کِرام سے ملاقاتیں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ بالعلماء و المشائخ اور دیگر ذِمّہ داران نے ماہِ اپریل میں ان عُلَماو شخصیات سے ملاقات کی: ● مولانا محمد نورُ الہدیٰ مصباحی رضوی صاحب (مہتمم مدرسہ امام احمد رضا، سیتا مڑھی بہار قاضی، ہند) ● مفتی آلِ مصطفیٰ مصباحی اشرفی صاحب (جامعہ رضویہ امجدیہ گھوسی، اتر پردیش، ہند) ● مولانا سیّد ساجد صِدّیق شاہ صاحب (سجادہ نشین دربارِ حضرت پیر سیّد ملّا قائد شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ڈیرہ غازی خان) ● مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب (باب المدینہ کراچی) ● مولانا نَذر محمد قادری قلندری صاحب (امام و خطیب درگاہ حضرت لعل شہباز شاہ قلندر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر سیہون شریف) ● مولانا ممتاز علی صاحب (امام و خطیب درگاہ عبداللہ شاہ اصحابی، مَکلی ٹھٹھہ) ● مفتی عبدالحلیم صاحب (مہتمم مدرسہ فخر العلوم، سیہون شریف) ● باباجی حضرت علامہ مولانا منظور احمد شاہ صاحب (بانی و مہتمم جامعہ فریدیہ، ساہیوال) ● ڈاکٹر محمد مظہر فرید شاہ صاحب (شیخ الحدیث جامعہ فریدیہ، ساہیوال) ● مفتی عبد الواحد صاحب (مُدرِّس و خطیب جامعہ جنیدیہ غفوریہ، پشاور) ● مفتی مختیار عالَم باروی صاحب (مہتمم جامعہ نورُ الہدیٰ) ● مفتی عبدالحی نقشبندی صاحب (سیہون شریف) ● مولانا طفیل احمد ٹھٹھوی صاحب (ٹھٹھہ، باب الاسلام سندھ) ● قاری عبدالباسط صِدّیقی (خطیب شاہجہان مسجد، ٹھٹھہ) ● مولانا محمود قادری (مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ، زم زم نگر حیدرآباد) ● صوفی رضا محمد عبّاسی (زم زم نگر حیدرآباد) ● قاری جمال دین صاحب (امام و خطیب یادگار مسجد، زَم زَم نگر حیدرآباد) ● مفتی نذیر احمد عبّاسی صاحب (مہتمم جامعہ امام نورانی، مَری) ● مولانا حمید الدّین برکتی صاحب (جامعہ برکاتیہ اسلامیہ مظفرآباد)

عُلَمائے کِرام کی مَدَنی مراکز آمد ● علّامہ رسول بخش سعیدی صاحب نے فیضانِ مدینہ برمنگھم یوکے کا دورہ فرمایا، ساؤتھ افریقہ کے مفتی عبدالنبی حمیدی صاحب بھی ہمراہ تھے ● شیخ الحدیث مفتی اصغر علی سیالوی صاحب (صدر مدرّس و رئیس دارالافتاء جامعہ نوشاہیہ نوشہ پور کشمیر کالونی، جہلم) نے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ، جامعۃ المدینہ اور دیگر شعبہ جات کا دورہ فرمایا، دعوتِ اسلامی کی دینی و علمی خدمات کو خوب سراہا اور امیرِ اہلِ سنت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی سے ملاقات بھی کی۔ ● سری لنکا سے تشریف لائے ہوئے شافعی عالِمِ دین حضرت شیخ عبدالرّحمٰن شریف قادری حسینی صاحب مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں مختلف شعبہ جات کا دورہ کیا اور عالمی سطح پر ہونے والی خدماتِ دعوتِ

جواب دیجئے! شَوّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۳۹ھ

سوال (1) کونسے صحابی، ایک تابعی کے ہاتھ پر اسلام لائے؟

سوال (2) روضۂ رسول کے گرد سیسہ پلائی دیوار کس نے بنوائی؟

☆جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ☆یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734 جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

اسلامی کو سراہتے ہوئے دعاؤں سے نوازا۔ جبکہ ● مولانا مفتی عبدالحمید چشتی صاحب کی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ خانیوال اور ● مفتی اسماعیل نورانی صاحب کی مدرسۃ المدینہ آن لائن زم زم نگر حیدرآباد آمد ہوئی۔

شخصیات اجتماعات

● دعوتِ اسلامی کے تحت 29اپریل 2018ء کو مرکز الاولیاء لاہور کے ایک مقامی ہال میں شخصیات اجتماع ہوا، جس میں رُکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ ● گوجر خان پنجاب پاکستان میں بھی شخصیات اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں پاکستان کے سابق وزیرِ اعظم راجہ پرویز اشرف سمیت بڑی تعداد میں شخصیات و دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ ● شعبان المعظم کی 15ویں رات گلزارِ طیبہ سرگودھا میں شبِ براءت کے سلسلے میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں رکنِ شوریٰ حاجی وقارالمدینہ نے سنّتوں بھرا بیان کیا، جس میں میاں یاسر ظفر سندھو(ایم پی اے)، رانا منور غوث خاں(ایم پی اے)، چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں(ایم پی اے)، ملک صدام حسین اعوان(چیئرمین یوتھ پنجاب)، ملک شاہد لطیف اعوان (سپریڈنٹ ریونیو)، مہر منصور حیات، میاں شہزاد احمد قریشی اور دیگر اہم شخصیات نے بھی شرکت کی۔

شخصیات سے ملاقاتیں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ اور دیگر ذمّہ داران نے اپریل 2018ء میں ان شخصیات سے ملاقات کی: ● سردار ایّاز صادِق (اسپیکر قومی اسمبلی) ● جاوید ہاشمی (سابقہ ایم این اے) ● سُہیل وڑائچ (صحافی دنیا نیوز) ● کامران خان (صحافی دنیا نیوز) ● صدّیق الفاروق (ایم این اے) ● رؤوف کلاسرا (صحافی) ● بلال یٰسین (ایم پی اے مِنسٹر خوراک) ● خورشید تنولی (جنرل سیکرٹری اخبار مارکیٹ) ● مبشر (لارڈ میئر لاہور کرنل(ر)) ● خورشید شاہ (قائدِ حزبِ اختلاف) ● اطہر اسماعیل (C.P.O فیصل آباد) ● سلمان غنی (D.C فیصل آباد) ● محمد عمران (اسٹیبلشمنٹ برانچ فیصل آباد) ● قیصر جاوید (اسپیشل مجسٹریٹ فیصل آباد) ● عامر جاوید (اسسٹنٹ ڈائریکٹر فیصل آباد) ● احمد محی الدین (S.P لال پور ٹاؤن فیصل آباد) ● قمر ضیا (P.A ٹو S.S.P فیصل آباد) ● عبدالغفّار (ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر دارالسلام ٹوبہ) ● محمد عرفان سعید ملک (ایڈووکیٹ ہائیکورٹ فیصل آباد) ● محمد اکمل (D.S.P فیصل آباد) ● مہدی احمد (سیکورٹی آفیسر S.P فیصل آباد) ● میاں جمیل (ایڈیشنل کمشنر ساہیوال) ● شیخ محمد چوہان (سابقہ M.P.A ساہیوال) ● محمد اسلم پرویز ہوتیانہ (وائس چیئرمین ضلعی کونسل پاکپتن شریف) ● شکیل انجم منہاس (سی ایم پی چیف) ● جواد کامران (اسسٹنٹ ڈائریکٹر) ● سید ندیم زیدی (اسسٹنٹ ڈائریکٹر) ● محمد سلیمان (اسسٹنٹ ڈائریکٹر پلاننگ) ● اظہر علی (اسسٹنٹ ڈائریکٹر) ● سہیل جنجوعہ (اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایڈورٹائزنگ اینڈ میڈیا افیرز) ● محمد انوار (پی ایس او ٹو سیکرٹری ہاؤسنگ) ● شہباز گُھرکی (اسسٹنٹ ڈائریکٹر اسٹیٹ) ● محمد وسیم صاحب(ڈپٹی سیکرٹری) ● محمد شہزاد (صدر امن کمیٹی پنجاب) ● اسدالرحمٰن(ایس پی اقبال ٹاؤن) ● شیخ روحیل اصغر(ایم این اے) ● پرویز ملک(ایم این اے) ● چوہدری شہباز(ایم پی اے) ● چوہدری اختر علی (ایم پی اے)

جواب یہاں لکھئے شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۴۳۹ھ

جواب(1): ________________________

جواب(2): ________________________

نام: ____________ ولد: ____________

مکمل پتہ: ________________________

____

فون نمبر: ________________________

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

علمِ دین کی دولت پانے کا ایک طریقہ
اچھی کتابوں کا مطالعہ بھی ہے۔ پیاری پیاری
دینی کتابوں کے مطالعے کے لئے دعوتِ اسلامی
کے تحت قائم "المدینہ لائبریری" میں تشریف لائیے:

دوپہر 2:00pm تا رات 8:00pm
عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ باب المدینہ (کراچی)

دوپہر 2:00pm تا رات 8:00pm
مدنی مرکز فیضان مدینہ شاہ رکن عالم کالونی، مدینۃ الاولیاء (ملتان)

شام 4:00pm تا رات 9:00pm
مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن زم زم نگر، (حیدر آباد)

دوپہر 3:00pm تا رات 8:00pm
مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ڈڈیال (کشمیر)

دوپہر 12:00pm تا رات 8:00pm
مدنی مرکز فیضانِ مدینہ سردار آباد (فیصل آباد)
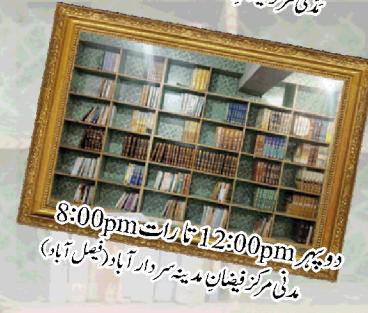
Prayer Times موبائل ایپلی کیشن

اس ایپلی کیشن میں شامل:

- نمازِ پنجگانہ کے اوقات کی آگاہی
- دورانِ نماز موبائل کو سائیلنٹ رکھنے کی سہولت
- اپنے شہر کے درست اوقاتِ نماز جاننے کا آپشن
- درست سمتِ قبلہ جاننے کا آپشن
- مزید اس ایپ میں 40 روحانی علاج ایپ بھی شامل کردی گئی ہے
- نمازوں اور سحری و افطاری کے درست اوقات کے لیے Prayer Times

موبائل ایپلی کیشن ڈاؤن لوڈ کیجئے اور دوسروں کو ترغیب دلائیے۔

خون ٹیسٹ کروالیجئے

از: شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

صحت مند کو ہر 6 ماہ بعد اور مریض کو ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق کچھ ٹیسٹ (Test) کرواتے رہنا چاہئیں۔ یہ سوچ کر ٹیسٹ نہ کروانا کہ اگر کچھ نکلا تو علاج اور پرہیز کرنا پڑے گا دانشمندی نہیں کیونکہ بیماری سے لاپرواہی برتنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ **خون کے یہ ٹیسٹ کروانے مناسب ہیں:** (1) لپڈ پروفائل (Lipid Profile) ٹیسٹ (اس میں (Cholesterol) بھی شامل ہے اِس ٹیسٹ کے لئے 12 تا 14 گھنٹے خالی پیٹ ہونا ضروری ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے روزہ رکھ کر نمازِ عصر کے بعد Test کروالیجئے، ورنہ رات جلدی کھانا کھالیجئے اور صبح ناشتہ سے قبل کروالیجئے۔) (2) شوگر (Glucose) (3) یورِک ایسڈ (Uric Acid) (4) Serum Urea Creatinine (اس سے گردہ میں اگر کسی قسم کی خرابی یا فیل ہونے کا خطرہ شروع ہو رہا ہو تو معلوم ہو سکتا ہے اور بروقت علاج کی ترکیب بن سکتی ہے اِس پر نظر رکھنا ضروری ہے کیوں کہ آج کل ہمارے یہاں گردے فیل ہونے کے واقعات بڑھتے جا رہے ہیں) (5) Urine DR (یہ بھی گردوں کا اہم ٹیسٹ ہے) (6) Blood CP (یہ خون کا بنیادی ٹیسٹ ہے) (7) SGPT (جگر کے حوالے سے اہم اور ابتدائی ٹیسٹ ہے) رپورٹ (Report) ڈاکٹر کو دکھا دیجئے۔ رپورٹ خراب آئے تو ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق عمل کیجئے۔ **وزن کتنا ہونا چاہئے؟** قد کے مطابق مرد کیلئے فی انچ (Inch) ایک کلو (1kg) وزن مُناسب ہے۔ مثلاً: ساڑھے پانچ فِٹ کے مرد کا وزن تقریباً 66 کلو جبکہ سوا پانچ فِٹ کی عورت کا وزن تقریباً 59 کلو ہونا چاہئے۔ **مدنی پھول:** سَو (100) دوا کی اِک دَوا **پرہیز** ہے۔

(تفصیلی معلومات کے لئے "فیضانِ سنّت" (جلد اوّل) کے باب "آدابِ طعام" کے صفحہ 619 تا 625 کا مطالعہ کیجئے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اِسلامی تقریباً دُنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اِسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔